

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



مِنْ مِلَّةِ اللَّهِ الْمُبِينَةِ



در وقت کلاهی
 سو و دها که سودا را اینر گوید
 الله درین زمان نشسته کردن دکانها را
 هست تا آنکه بیاید الله بسیار بزرگوار است
 چون بسیار مشغول و بسیار غنی است
 که چهار بار در این ریخته در این مشغول است
 و مستقل است بسیار غنی است
 در این مشغول است
 مستحکم غنی است
 آن فرموده که اجماع است
 کرده ضابطه است
 با هم گشتن دوباره ای و ضابطه است



۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]



تهدید در چنانچه بیامی مزار که حرف ورق گیر کسی نشاند اما خود را پر دانه نهر بران بهینه سخن خواند
 سخته قلمش در دانه دار و گفته زبانش شنیدی که میرزا فیض سودا اشعارے بود و از لکات
 سخن ماهر و دانش آراسته و پیراسته بصفت باطن ظاهر و فطن ذکا و طبع ارجمند و فکر سا
 و خیال بلند بیای نام دوید و میرفت و آهوی مازده را نمیکفت اصنام غیر که آراست کار بست
 آن بزرگوار بود و در پی خستیدم خورده شتافتن حوصله بنای روزگار و پوشتان که ترا زوی نظم می افروختند از
 و غرضه شایین نگامش از دست انداختند اما که خود را من ترا و سخن میگفتند چنان از پیش خصمت
 کرد که سخن ترا و زدن ترا و زدن از من فراموش کردند هر اسکی که می که همان آن فارس حکیم معنی
 فرسایند بفرغ از دهن سخن خویش فعل ترا و خواند بزرگ نادهای طبع و الایش از نظم با سخنان سوت تناسخ
 پوشیدند و چون عمر طمیت از نام آیدین کرد و با کرده رسیدند محمد حسین خان صاحب طبع مصطفی که توانا
 فرزایست و یگانه مانده با تفان حکیم محمد رحیم خان صاحب و دیگر صاحبان که نظم بر طبع او شان قلم خور طبع
 بطبعش نهاد و واد حق پر دبی و او غلط را که بوجه کنگلی تاشاخ گاو زمین رشیه و دامیده بود از پانداخت
 و حکیم حشری از صرف زردیده و زردیده بطبع کلیات پر دخت چون قلت ششی حریف کثرت مشتریان
 نگردید با ناک بهای موی محمودان در طبع او ده اخبار رسید مالک مطبع یعنی منشی نوک نشور که در لایع کرایا
 واصل فرغ از تمام شش انواع احسان گیتی خدیو و دو انعام است جهان سالار نوال اکر ارم صیت بوش
 اکناف عالم فر گرفته و آوازه همت او بالای آسمان رفته گرامی دانش بستوده کاری موصوف
 صفت یکتا نمیش در ربع مسکون معروف القطع این نسخه در طبع کا پیور که از شمشیر طبع و اخبار
 است تجویز فرمودند و با منتظاش مولوی محمد اسمعیل را که آن کارخانه بسر کردی اما آن نام خود ند
 در نگارش حال این بزرگ قلم رو و بنام خدا بر خود کتاب گیر تیار شود الله تعالی مرسته می یاده کنا و مودع را
 قادر او است بر طبع کتاب و بطرز دیباچه بر شون خلط خورش کاشته ام درین که در لای شایست با وجود خوشی ۲۳

۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰



[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

مفتی محمد رفیع

محرم دوسرے
میں
بعض عتقا کا جو پر پروردہ سے ہے کبابی
اتنے سے پسندی کے جانی ہی میں قرن پر
ازدوی ثواب و داد سے زال
کھینچے ہیں کہ جو اس نعم و ناسن کے ہیں کبابی
پھر اس پر پروردہ کے کہ کبابی پر شہدار

Δ

مصنف

7

اے مخلصین کی بات ہے کہ اگر وہ جاگیر
 کی بڑی فصاحت اور فصاحت کی بڑی فصاحت
 اور ادا کا کوئی علم ہے میں اس کے لئے
 غلام بن گیا ہوں کہ اس کے لئے میں
 جو حق کی بات ہے اس کے لئے میں
 جو علم علی کو بھی پوچھتا ہوں کہ
 وہ حق کی بات ہے اس کے لئے میں

سودا کے مضامین کا چاروں طرف سے
 انکی بابت نہیں رہی ہے بلکہ
 انکا سودا کی اور ان کی بابت
 ایک ہی جگہ سے لیا گیا ہے
 ان کی بابت نہیں رہی ہے بلکہ
 انکا سودا کی اور ان کی بابت
 ایک ہی جگہ سے لیا گیا ہے

صورت کشی معنی جو مضمون میں تشریح
 کیٹوہ زبان سے تو کرتا ہے یہ تقریر
 باریکی مضمون کی دیکھو اسکی تصاویر
 اور کیسی صفائی سے ہے اون چوڑی تحریر
 تصویر بھی ہے دیکھ کے غرق خوبی تصویر
 مرگان کی کجی دیکھ کر کہنے نہ چلے تیر
 کی کیہ ہو کھینچ مین او سننے نہ تقصیر
 سوراخ ہے جتے حکر عاشق دیکھ
 گل ڈالے ہے غیرت سے گریبان تین چیر
 مرغول کیے زلف سے منسل ہے برنجیر
 دکھلا خرد و موش کو کرتے ہیں وہ تسخیر
 ہر عضو مین او سکے ہے بھری او سے یوقیر
 حیران کھڑا سر وہ ہے شمشاد زمین گیر
 کھینچ مین نگاران معانی کی تصاویر
 جو کھینچ نہ پرداز کو اور جانے نہ تحریر
 تب کھینچ گیا حسن معانی کی تصاویر
 واقف نہیں کیا جانیکا تو کھینچ کے تصویر
 گردے کی سخن کے نہیں آتی تجھے تدبیر
 یہ رنگ گراتی نہیں ہرگز تجھے تقطیر

جوانی و بہار سے لکھتا ہے زیادہ
 مضمون و معانی سے نہیں بہرہ کچھ کو
 رکھ چشم حاکت پہ ذرا عقل کی عینک
 پردا معانی کے مین کس رنگ سے چہرہ
 انداز رقم چہرہ کی اون حور و شون کے
 خم کھولے گمان دیکھ گراون کا خرم ابرو
 ابرو قرہ چشم و نامہ ناز و کشر
 چشم او کی مین او ستارے لکھتا ہے غیرہ
 رنار مین اونکے وہ بھرا رنگ کہ جسکے
 خوبی خط اونکے سے بنفشہ کو ہے سودا
 زیندہ کی زلف و فریندہ کی خیال
 محبوبی و انداز و ادا خوبی و مشوخی
 دیکھ اونکی قد و قامت و رستار کا عالم
 بہر از سخن تھا و جب اسطر سے او سے
 ہیں تجھ سے ہزاروں جہان چیت لگاڑو
 تسلیم سخن مین تھا وہ بہر از کا استاد
 روغن سے معانی کے قوار رنگ سخن سے
 طراچی تقریر کو سمجھے گا نہ ہرگز
 الموان معانی سے تو آگاہ ہو کیونکر

اسکو فقیہ جان لکھتا ہے سودا
 اسکو فقیہ جان لکھتا ہے سودا
 اسکو فقیہ جان لکھتا ہے سودا
 اسکو فقیہ جان لکھتا ہے سودا
 اسکو فقیہ جان لکھتا ہے سودا
 اسکو فقیہ جان لکھتا ہے سودا
 اسکو فقیہ جان لکھتا ہے سودا
 اسکو فقیہ جان لکھتا ہے سودا

کلید سودا
 اس پر تو فخر شہد کی طاعت نہیں
 بہر طلب فائدہ خوش گوئی سودا
 تو غور سے کر دیکھتا ہے حسن کی تصویر
 اندازہ نہیں مین ہی طبع کا چوڑی
 کرنا نہ کھینچے مین ہی طبع کی تصویر
 پوریت نشہ آن جو کھو کھینچ چو
 فرصت نہ دیا ایک کج بختار
 حسن و لطف بیان بسے واسیون چو

منہ
 سچ چھوٹا سودا کی فقط صاف باج
 مضمون نہیں کیا شاد زہار و قور
 اس شاعر کی کہیں مین تو یہ ہے
 سچ تو ہے حاکت کی دلیل بھی تقدیر
 سودا کے سخن کے نہیں آتی تجھے تدبیر
 یہ رنگ گراتی نہیں ہرگز تجھے تقطیر
 سودا کے سخن کے نہیں آتی تجھے تدبیر
 یہ رنگ گراتی نہیں ہرگز تجھے تقطیر

فغان کی نغمہ سحر جانی کو چھوڑ کر
 بون بون کی نغمہ سحر جانی کو چھوڑ کر
 بون بون کی نغمہ سحر جانی کو چھوڑ کر
 بون بون کی نغمہ سحر جانی کو چھوڑ کر

اب تک ہے اسی بات کا یہ سلسلہ جاری
 تو اوکو کہے صاف زبان دیکھ کے جسکی
 کیا پہل سمجھتا ہے تو اس صاف زبان کو
 ویسا نہو یک لفظ زبان سے تیرے جاری
 یہ شعر جو بے معنی تو ابھی تو بکا ہے
 سوا میں بھی تو غور سے دیکھے تو بہت جا
 معنی ستم لفظ سے فریاد کنان ہے
 اتنا تجھے سوچھانے یہ کرتا ہوں میں جسکے
 عالم کی جہان میں صفحات دل و جان پر
 سوو ا کے سخن کو وہ دیا حسن خدا نے
 تو بد ہے جو اس طرح سے بد گوئی کرے ہے
 اوس انوری منہ نے دیوان میں اپنے

مضمون

میں سب ہوئے استا و متقدم و تاخیر
 فغانی کو ہے خاک بہ کردہ تصویر
 گرسات جنم لہو سے تو بالفرض زرقدیر
 پیدا کرے ہرگز نہ تیرا نطق و توقیر
 اس طرح کیا مصرعون کو او سکے میں خبر
 یوں مصرع اول کو تو لایا ہے یہ تقدیر
 اور مصرع ثانی میں یہ مضمون ہے گرہ گیر
 نطق سخن و شاعری و شعر کی تحقیر
 نقش حجر آسرخن او سکے کی ہے تحریر
 سکر جے تحسین کو دشمن نکرے دیر
 سوو ا کے سخن سخی کی لے مایہ تذویر
 ایک شعر کیا ہے اسی مضمون کا تاخیر

سوو ۱

ہے میری صفائی سخن آئینہ کے مانند
 موند آنکھوں کو اس طرح جو تھمے تو نہ دیکھوں
 بکتا ہے تو جس سخن اچا دے کے حق میں
 یہ شعر تیرے جو سنے گا ہجو میں او سکے
 میں تجھے یہ پوچھوں ہوں تبا کیا ہو وہ
 کس شخص میں ہیں او سکے سے لفظ و جانی

جو بد ہے لگا دیکھ او سے بد کرنے وہ تغیر
 اس حرف کا سمجھانے تو آتے ازبر و زہیر
 او سکے سخن و شعر کا آفت ہے تسخیر
 بد کہن میں ہرگز نہ کرے گا تیرے تاخیر
 جو ہے ستم لفظ سے فراوی و دلگیر
 شاعر جہان جتنے ہیں گمنام و مشاہیر

اندر میں ایک اور دو جہان کی سی ہے
 وہ جہان میں ہے جہان کی سی ہے
 وہ جہان میں ہے جہان کی سی ہے
 وہ جہان میں ہے جہان کی سی ہے

حیات سودا

کون تھا جو اس کوئی وہ گلزاری نشہ
 اشعار میں اوستا وہ مضمون ہیں انکے
 کب سیر گلستان کی خوش آویز و دلکش
 دیوان کو سودا کے نظریاتی کی جو زیر
 وہ فتنہ طرز کہ اس پر زور ہے
 لکھنے غرض اس کی ہے عافیت پر
 رنگ سخن رکھنے کرتا ہے عافیت پر
 اب نادسی کا رنگ سخن اس کے
 وہ نادسی کا رنگ سخن اس کے
 وہ نادسی کا رنگ سخن اس کے

نورانی کی انکساری کی انکساری
 نورانی کی انکساری کی انکساری
 نورانی کی انکساری کی انکساری
 نورانی کی انکساری کی انکساری

زود آوری شام کی سنتھے اقد سے جلد کا
 اس شام کے مصنفون کوئی طرح سے
 آجین نہ کہین مجھے فن شام میں
 جو طرح فن شامی بین سودا میں
 لکھا ہے وہ میر کو سننے کو
 اول تو سنتھے میر کے یہ

۴

جانب سے چاہا تا کہ اس کوئی زود بخیرین
برباد نہ آئے و دنیا کی طرف سے

[illegible]

[illegible]

ہوا کوئی استاد نہ اس طرح کہ فطرت
 سے نہ سیکھتا نہ سیکھتا نہ سیکھتا
 ہوا کوئی استاد نہ اس طرح کہ فطرت
 سے نہ سیکھتا نہ سیکھتا نہ سیکھتا

جس شخص کی تعلیم الہی کرے تکمیل
 اے مدنی ان بیوتوں میں خود کشی کی گئے
 روکش جہو اوکے کرے اپنے تئیں تشریف
 پہلی ہی تیری صورت و سیرت کی وہ تصویر

از سودا

پکڑی جو لٹو رے نے کہیں کھیتی سے چڑیا
 یا شب کو جاگھو سلی میں جگنو کو لا کر
 یہ بات جدی ہے کہ وہ مہر آگے تہجے
 سمجھا کہ نہیں باز کوئی مجھسا کھان گیا
 جانے یہ دل اپنے میں کیا ماہ کو تہخیر
 دھر کاک شب تاب کی چکے چشب فیر

مصنف

تھاب یہ قصید و نئے تیرے نئے قصید
 تا اسکے معانی کو سنیں اہل معانی
 گل کترے ہیں جو تو نے ہر ایک شعر میں اوکے
 اس واسطے اشار کیے اسکے میں تشریر
 اور دیکھیں بلاغت تیری لے بہیدہ تقریر
 دیکھ کر انھیں دنگ رہے گلشن کشمیر

منہ

گر باز معانی کا میرے ہووے ہوا گیسر
 پیدا کرین احرار ہوا حکم عصافیسر
 پیداکرین احرار ہوا حکم عصافیسر

مصنف

کیا باز معانی سے تیرا خوف سے جسکے
 احرار و معانی کو کیا تو نے ہے ایک جا
 گذرے میں جو کامل سخن اوکے قدموں پر
 بے وغدغہ پہونچے ہے وہ نامنزل معنی
 پیرو تو ہوا کون سے گمراہ کا جسے
 پیداکرین احرار ہوا حکم عصافیسر
 ہرگز کسی استاد کو سوچھی نہ یہ تدبیر
 جو کوئی چلا جائے ہے منزل کا ہو رگبر
 اس خوبی سے سطح کہ پہونچے بہت تیر
 پانوں میں تیرے والی ضلالت کی یہ رنجیر

لیا ہوا کان فکر کی جب تھو میں
 کیا ہوا کان فکر کی جب تھو میں
 لیا ہوا کان فکر کی جب تھو میں
 کیا ہوا کان فکر کی جب تھو میں

اس کا ہوا کان فکر کی جب تھو میں
 کیا ہوا کان فکر کی جب تھو میں
 اس کا ہوا کان فکر کی جب تھو میں
 کیا ہوا کان فکر کی جب تھو میں

دستور ہے شاعر کے لئے کا جان بین
 شاعر کا ہونا چاہیے طبیعت کے
 شاعر کا ہونا چاہیے طبیعت کے
 شاعر کا ہونا چاہیے طبیعت کے

پشہ کے معانی کی اوکھڑتی نہیں ایک سچا
 کی تو نے ان الفاظ کی موزونی پر تخواہ

اور باندھوں ہوں جب شست نشانہ پہنوں
 یہ شست نشانہ پہ باندھے ہے سخن کے
 اس مصرع بے ربط کے معنی نہیں سمجھے
 زہ گیر کے ٹکڑے دیکھ کے رہ جانے سیرے
 بہتر تھا کہ دیکھا کر ارادے کی تو اپنے
 وہ شخص جو کوئی تھے اس اندیشہ کے مالک
 ہے چشم حقیقت میں اس اندیشہ کے آگے
 کہتے جو معانی سے یہ الفاظ غلط تھے
 وہ چھوڑ بجاتے انھیں ہرگز تیرخی سطر
 ملک دیکھ تو واسطہ کے مضمون کا نقشہ

تیراونکے کرے فکر سا کا او سے غبار
 بد فکر کے جبکہ تو شرمندہ انھوں کے
 جو تو نے ارادہ کیا سو شعر کے تیرے
 شاگرد خدا جانے کس الوکا ہو تو
 سچا زور لہو ارادہ کہ تعلیم سے جسکے

مضمون جو چھپے کوہ میں ہو صورت پتھر
 ایضاً ارادہ سے ہے غور شد کی تیر
 الفاظ میں آیا نہ رہا دل میں گرہ گیس
 بتلائی تجھے شاعری میں جسے یہ تغیر
 مٹی سے رہا باز تو عتفا پہ ہوا شیر

منہ
 دکان کا تو نہیں
 دکان کا تو نہیں
 دکان کا تو نہیں

دکان کا تو نہیں
 دکان کا تو نہیں
 دکان کا تو نہیں

تو اب مصنف
 تو اب مصنف
 تو اب مصنف

جو نرمی زبان سے سوز زبان نری باب
 کئی ہے اور اگر سخن سوجھ کی تقصیر
 اس پر نکتے ہے فارسی معنی کا بھی
 کیا باب زبان سے ہو ترس مخمونی
 پھر فارسی کوئی ہو ترس مخمونی
 کہہ کہہ کے جواب ایسوں کے کہ یہ اور
 جلسہ سخن و شعر بین یہ مرتبہ یہ جز
 جو ترس کی نفس سے اندر نظر ی
 صاف ہنسی آن تک اس کی تقصیر
 یا باب کی نظری کی کچھ روح مقدس

کلیات سودا

[illegible]

میں نے اپنے لئے کئی چیزیں چھوڑ دی ہیں
اور فارسی کے فن میں مصطفیٰ نے
اس کے نصرت میں اس کی ہے جا
وہ جس کی چیز ہے اس کے کاموں پر
وہ جس کی چیز ہے اس کے کاموں پر
وہ جس کی چیز ہے اس کے کاموں پر

دیوان کو میرے نہ لگا ہاتھ کہ نادان
ہر صفحہ کا غدیہ ہے یہاں شیر کی تصویر

[illegible]

لفظوں کو کیا جمع معانی کو نہ سوچا
ان شیروں کو وہ مارتے ہیں دمار کے اوپر
وہ ہاتھ لگا دے نہ انھیں جو تیری صورت
پھبتا نہیں ان شیروں پہ کرنا تجھے یہ ناز
تصویر کی بھی شیر میں ہے شیر کی صورت
اس شعر میں الفاظ کی تصویر تو کھینچی
صفحہ پہ نزاکت کے قصہ نے لکھی ہے
کہتے ہیں بھی چہرے کی تصویر کا لکھنا
اس طرح سنا کہ کہ تصور کے تئیں کو
اس شعر کو اس رنگ سے اس وقت کو کہتا
ہر چند تصور نے گل دلالہ کا لے رنگ
بانے کو رہِ راست کی تقریر بیان کے
پر دیکھنے دیتا نہیں تجھ کو طرف اوسکے
اس رنگ کی تصویر سی تصویر کا تو رنگ
سودا کا قصیدہ وہ کہ جو شعر ہے اوسکا
یہ تیری زبان سے جواوا ہوئے نہ ہرگز

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

ہر جا پہ جہدی رنگ سے کیا صرف کی کسیر
 اردو کی فقط صاف زبان اس کی ہے تقریر
 گہ کھایا عبت تو نے یہ لے مرد کی بے پیر
 اور نکلے تین تو یوں کہے جملی ہے یہ تقریر
 مضمون معانی کی تو اونکے کرے تحقیر
 رحمت تجھے اور اسکو جو کوئی ہے تیرا پیر
 صافی سخن اس کی سے ہے نور کی تقطیر
 رنگینی تحسیر دگر ہار ہی تقریر
 جتنے کہ مشاہیر ہیں اور غیب مشاہیر
 ہر صرح اشعار بشم خسرو و پیر
 اپنے لیے پیدا کرونگا عزت و توقیر
 توقیر پر ماننے کے لیے کی تھی یہ تدبیر
 آیا ہے نہ آویگا تو کتنی کرے تحقیر
 اور اپنے تئیں تو نے کیا خلق میں تشہیر
 کرنا نہ تو ہوتا تھا تیرا کون گلو گیسر
 کی اس نے بھلا ایسی تیری کوئی نصیب
 وعدہ عداوت تو ہے نزدیک تکفیر
 ننگ اس کے غلاموں کی ہے تیری ہے جو توقیر

مصنف

استاد کو منظور جو کسیر پہ تھی چوٹ
 دیکھ اسکو ہے استاد کی تقریر کا یہ طور
 کبار ربط ہے سودا کے تجھے طرز سخن سے
 مضمون و معانی سے نہیں بہرہ کچھ اسکو
 عجز تراوش کرے ہے نطق سے جبکہ
 اور فرخون اپنے کو سمجھتا ہے معانی
 دیکھ اسکو کے ذرا جلوہ تقریر و بیان کو
 در ریزی الفاظ و اداس بند ہی معنی
 پائے گا تو ایسی نہ کسی اہل سخن میں
 سودا کا ہے سلاک در شہوار سے بہتر
 سمجھا تو یہ گرجو میں سودا کے سخن کے
 کہ ہر سخن اس کے کو برا تو نے تو اپنی
 ایک شتم کی عزت میں فرق اس کے سخن کے
 اوکھڑی سخن اس کے کی نہ ایک جہان بھی ہے
 اے مغربی سودا کا اگر توبہ بدی ذکر
 سو اسطے تو ٹوٹ پڑا اس کی بدی پر
 کچھ باب کا تیرے وہ نہ تھا قتل کا باعث
 ظاہر ہیں اگر اس کے تجھے کبے مقابل

ہر جا پہ جہدی رنگ سے کیا صرف کی کسیر
 اردو کی فقط صاف زبان اس کی ہے تقریر
 گہ کھایا عبت تو نے یہ لے مرد کی بے پیر
 اور نکلے تین تو یوں کہے جملی ہے یہ تقریر
 مضمون معانی کی تو اونکے کرے تحقیر
 رحمت تجھے اور اسکو جو کوئی ہے تیرا پیر
 صافی سخن اس کی سے ہے نور کی تقطیر
 رنگینی تحسیر دگر ہار ہی تقریر
 جتنے کہ مشاہیر ہیں اور غیب مشاہیر
 ہر صرح اشعار بشم خسرو و پیر
 اپنے لیے پیدا کرونگا عزت و توقیر
 توقیر پر ماننے کے لیے کی تھی یہ تدبیر
 آیا ہے نہ آویگا تو کتنی کرے تحقیر
 اور اپنے تئیں تو نے کیا خلق میں تشہیر
 کرنا نہ تو ہوتا تھا تیرا کون گلو گیسر
 کی اس نے بھلا ایسی تیری کوئی نصیب
 وعدہ عداوت تو ہے نزدیک تکفیر
 ننگ اس کے غلاموں کی ہے تیری ہے جو توقیر

کلیات سودا
 ۱۵

ہر جا پہ جہدی رنگ سے کیا صرف کی کسیر
 اردو کی فقط صاف زبان اس کی ہے تقریر
 گہ کھایا عبت تو نے یہ لے مرد کی بے پیر
 اور نکلے تین تو یوں کہے جملی ہے یہ تقریر
 مضمون معانی کی تو اونکے کرے تحقیر
 رحمت تجھے اور اسکو جو کوئی ہے تیرا پیر
 صافی سخن اس کی سے ہے نور کی تقطیر
 رنگینی تحسیر دگر ہار ہی تقریر
 جتنے کہ مشاہیر ہیں اور غیب مشاہیر
 ہر صرح اشعار بشم خسرو و پیر
 اپنے لیے پیدا کرونگا عزت و توقیر
 توقیر پر ماننے کے لیے کی تھی یہ تدبیر
 آیا ہے نہ آویگا تو کتنی کرے تحقیر
 اور اپنے تئیں تو نے کیا خلق میں تشہیر
 کرنا نہ تو ہوتا تھا تیرا کون گلو گیسر
 کی اس نے بھلا ایسی تیری کوئی نصیب
 وعدہ عداوت تو ہے نزدیک تکفیر
 ننگ اس کے غلاموں کی ہے تیری ہے جو توقیر

سودا کی غزل گوئی کا اس طرح جو مذکور
اس سوج مین اور فکر مین رہتا ہوں کیا کہنا
منظور غزل اور کسی جو رکھتا نہیں شاعر
سودا سے بڑا شاعری مین تا بقیامت
ہے شاعری مین او سے بڑا نام خدا کا
جو شاعری مین او سے بڑا ہو وہ مجتہد
شاعر جو یہ موجود ہیں انہیں سے کسی کے
کس فہم و فراست پہ یہ ہو کر کے مجتہد
اس فکر مین تھا میں کہ کہا پیر خرد نے
دون طبعی زنا فہمی و بد فکری کے باعث
اس واسطے جان اجنبی او س طرز روش کو
ہر چہ کہ نقد ورنہیں ایک بھی مہرِ اع
اس پر بھی یہ نادان بہ تقاضا سے سفاہت
اور او کی غزل کی کہ نظیری کی غزل سے
ہے سچ میں عقل کو جاتے ہی ہر ایک شخص
لیکن سمجھتا ہے حماقت پہ دلالت
وانا جو ہیں کرتے نہیں دانائی کا اقرار
کیسی ہی بنایا کرے یا تین کوئی نادان
منظور جو کہتے نہیں سودا کی غزل کو

سُنتا ہوں توجہ اپنی نہیں جن صورت تصویر
 چون غنچہ گرہ خاطر و شگفتہ و دل سیم
 اوستے بھی بُرا ہو گا وہ زیر فلک پیر
 ممکن ہی نہیں یہ کہ کسی کو کسے تقدیر
 اوسکے سخن و شعر کو دی جن نے یہ توقیر
 گر ہووے سخن کا تو سچا اوسکی ہے تقریر
 سودا کی سی ہرگز ہے نہ تقریر نہ تحریر
 سودا کی غزل سبھی کی اب کرتے ہیں تحقیر
 تو کیوں متروک ہے یہ ہی انکی ہے تحقیر
 اوس رتبہ تک اٹھو جو نہیں لگی تفسیر
 بد کہتے ہیں یہ اوسکے نہیں کرتے ہیں تاخیر
 کہہ کرین سودا کے یہ تقریر میں تحریر
 طرز غزل اپنی کئی بُری جانے ہیں توقیر
 ہم پہلو دہم رتبہ ہے کرتے ہیں تحقیر
 ہر ایک کو وہ سیر بھر اور اپنی سوا سیر
 یہ خط نہ دے کسی خاطر میں گر گیسر
 دانائی کی گواہ اوسکے مرقعہ دین جا سیر
 داناؤ نہیں ہوگی نہ سخن اوسکے کو تو سیر
 کرتا ہوں انھوں کی یہ تشفی کو میں تحریر

[illegible][illegible]

1906

[illegible]

لیکن ہے بڑی خوشنودی کی اور یہی
 عین ہر شے کی بڑی خوشنودی ہے
 لیکن ہے بڑی خوشنودی کی اور یہی
 عین ہر شے کی بڑی خوشنودی ہے

میں نے جو کچھ کہنا چاہا تھا وہ سب کہہ دیا ہے اور اب اس کے لئے کوئی اور کلمہ نہیں ہے
 اور اب اس کے لئے کوئی اور کلمہ نہیں ہے اور اب اس کے لئے کوئی اور کلمہ نہیں ہے
 اور اب اس کے لئے کوئی اور کلمہ نہیں ہے اور اب اس کے لئے کوئی اور کلمہ نہیں ہے
 اور اب اس کے لئے کوئی اور کلمہ نہیں ہے اور اب اس کے لئے کوئی اور کلمہ نہیں ہے

جو شہر ہو چپت اوہین کرے صاودہ اوہین
 دکھلا باجب اوس تذکرہ کو خان نے مکین کو
 تصدیق رکھی اوسکی کئی شرط یہ ہو تو ف
 جسدم نکلی اون شرطوں کی اشرف علیخان نے
 بات اپنے سے ایک بندہ کا کھانے وہ ٹھہر
 پھر اوسنے کہا کچھ مھر اپنی اب اس پر پ
 اصلاح کی لکھوا سند اشرف علیخان سے
 اس طرح ہوا تذکرہ اوہین متوجہ
 ابکار مضامین معانی کے سب اوہین
 تن پر رکھا ایک کے سرواٹین سے اوسنے
 آئے وہ سب اس طرح بزرگم اوہین
 پہونچتی یہ خبر جسکے می اشرف علیخان کو
 اوس حال سے آئے جو انا قیدین میں جلد
 احوال کو خان کے جو وہ دیکھا متعجب
 پاس اوسکے سے قصہ ہ پیش آئے شونت
 لاگھو میں جو اوس تذکرے کے حال کو دیکھا
 اس ظلم کا انصاف کر دو میری تم داو
 سودا نے کہا خان سے کہ انصاف کے خواہش
 انصاف طلب ہوئے اون شخص سے جاکر

اور سست کے احوال کو دوسرے نہ وہ تفریر
 تب عذر دماغ اپنا بیان کروہ مت کر
 جو جو اوسے منظر تھا لا اوس کو مت کر
 لایا جو تذکرہ وہ انبال میں تاخیر
 جو باتیں کہ پائین تھیں قرار اوسکی بندہ
 تاہو وے باسناد مزین بہ سخا ویر
 وہ سیکھے مسند تعلیم جامہ
 کرتی ہے زبان جسکے بیان کہ نہیں تھامیر
 تھی زاوہ طبع اوسکی جو گز سے ہین شامیر
 لی ہاتھ بولا اوسنے قلم اپنے کی شمشیر
 جون فوج گہنگاروں کی آئے تہ شمشیر
 سن اوسکے اس احوال کو حالت ہوئی تغیر
 پاس اوسکے سر اسیمہ و مضطر گئے جون تیر
 تاویر تبسم سے رہا غنچہ کے تصور
 اوس تذکرہ کو لائے اوسھا سخت ہو لکیر
 سودا کے لایا اوسکو لگی کرنے یہ تغیر
 میں ورنہ گریبان کو ڈالو لگا بھی پیر
 امیسی ہے اگر آپ کو تو کچھ مست ویر
 جو فارسی گوئی میں میں ہاں فعل مشامیر

میں نے جو کچھ کہنا چاہا تھا وہ سب کہہ دیا ہے اور اب اس کے لئے کوئی اور کلمہ نہیں ہے
 اور اب اس کے لئے کوئی اور کلمہ نہیں ہے اور اب اس کے لئے کوئی اور کلمہ نہیں ہے
 اور اب اس کے لئے کوئی اور کلمہ نہیں ہے اور اب اس کے لئے کوئی اور کلمہ نہیں ہے
 اور اب اس کے لئے کوئی اور کلمہ نہیں ہے اور اب اس کے لئے کوئی اور کلمہ نہیں ہے

حیات سودا

۱۷

میں نے جو کچھ کہنا چاہا تھا وہ سب کہہ دیا ہے اور اب اس کے لئے کوئی اور کلمہ نہیں ہے
 اور اب اس کے لئے کوئی اور کلمہ نہیں ہے اور اب اس کے لئے کوئی اور کلمہ نہیں ہے
 اور اب اس کے لئے کوئی اور کلمہ نہیں ہے اور اب اس کے لئے کوئی اور کلمہ نہیں ہے
 اور اب اس کے لئے کوئی اور کلمہ نہیں ہے اور اب اس کے لئے کوئی اور کلمہ نہیں ہے

میں نے جو کچھ کہنا چاہا تھا وہ سب کہہ دیا ہے اور اب اس کے لئے کوئی اور کلمہ نہیں ہے
 اور اب اس کے لئے کوئی اور کلمہ نہیں ہے اور اب اس کے لئے کوئی اور کلمہ نہیں ہے
 اور اب اس کے لئے کوئی اور کلمہ نہیں ہے اور اب اس کے لئے کوئی اور کلمہ نہیں ہے
 اور اب اس کے لئے کوئی اور کلمہ نہیں ہے اور اب اس کے لئے کوئی اور کلمہ نہیں ہے

[illegible]

[illegible]

عقل اولیٰ جس روزی تقدیر سے ہوئی
ہرگز نہ ہٹے گی اس سے ایک ایک
اوس شخص سے خاندان کی ہم جی ہستہ ہزاروں
بے لکھ جو موت دار ہیں کوئی یہ خوش
لاو سے نہ وہ ہرگز عقلی طبع میں
کوسا سے ہے وہ ہرگز عقلی طبع میں
اول او سمن جو بہتان کا اوست یہ تو ہے
اول نہ رسالہ کی طلب میں کہے تا فرود
پھر اوس کو فتح ہے کہ نقیب کو او سمن
بڑھتے ہیں نہ ایک حرف نہ اوس کے
اول سے نہ ایک حرف نہ اوس کے

ہیں فارسی کے تذکرہ و بحید و نہایت
العبقہ کہ سب ایک سے مراد ہیں گئے نہ شاعر
لازم ہے سخن کے تین لپستی و ملتبی
پر ثبت کیا اونہیں ہے جن جگہ سخن کو
وہ کون ہے جس شخص کے احوال کو تو نے
اس تذکرہ میں تیرے کسی شخص کے حق میں
معلوم ہوا ہے کہ تھک تھک جو مین منظور
جس جگہ بھرا ہے حسد و کین تیرے دل میں
ماہر کے لکھا حق میں کہ وہ بخیر سے
اور میں وہ خود را جو اس سے تھکے نزدیک
یعنی کہ میں گو صحبت سودا میں نہ پہنچا
تھکے اپنے سے جو چاہے سو بک نہ لکھو
تھک کر اس سید پاکیزہ نسب کے
ایک میں کہوں تھکے سخن واقعی تیرا
نے دوستی سودا سے ہے نہ دشمنی تھکے
ساری یہ زبردستی خوبی سخن ہے
جو گذرے میں مقبول خدا و نیکو سخن کے
مقبولی و مردودی طرف سے ہے خدا
کو کیا کہے گا اور کہے گا کوئی کب اور

[illegible]

کی حالت دیکھ کر اس کا دل بے رحم ہو گیا اور اس نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر اس کے دل کو تسکین دینا شروع کیا۔ اس نے کہا: "میرے دل میں اتنی باتیں ہیں کہ ان کو کہنے سے میری زبان ٹوٹ جائے گی۔" اس نے کہا: "میرے دل میں اتنی باتیں ہیں کہ ان کو کہنے سے میری زبان ٹوٹ جائے گی۔" اس نے کہا: "میرے دل میں اتنی باتیں ہیں کہ ان کو کہنے سے میری زبان ٹوٹ جائے گی۔"

<p> تو نصرت سے تیرے نہ اوسے جو دلی توفیق تا خوب تر از خوب نہولانہ تجھ سے ہو یہ حرکت کر کے تو نہ ہار نہ تشہیر جو کوئی مرید اس کا ہے شیطان کا ہے وہیر شان اپنی بڑھاتے ہیں وہ کو غیر کی تحقیر اور دن کے نہر کی کرے میں عیب سے تفر رہتے ہیں بدل ڈھونڈنے کے وہ بے تقصیر ہیں گروچہ سر تا بقدم عیب کی تصویر میں اپنے معایب کے وہ بر آن خبر گیر سن گوشت دل و جان ذرہ تو یہ تقیر مردوں کی نگر قدم ہونے میں تقصیر آتش ہے تو پہونچا تو ہم آپ کی تاثیر اور تیری حماقت کے مخالف ہے تیر تب جان ناسنے کے فہم یوں کا مجھے پیر ایک حرف نے کی تب تو میرے دل میں تاثیر تھی اوسکے مجھے میں میری فہم کی تقصیر ہوتا نہیں اس جرم سے تو واجب تعذیر کرنے کے بد و نیک کے مختار ہے تقدیر تنگی کو ہے صفحہ بھولانی تحیر </p>	<p> اور ہے وہ اگر پوچھ و پوچھاجی وہ بے ربط تو نصرت نکر ملک سخن کے تہن کر خوب منہ پر تیرے تحسین کہیں پیچھے تیرے نعرین تبعیت نفس اپنی حماقت سے نکر تو بدعت و نفس جو کوئی ہیں جہان میں رکھتے نہیں زہار خبر عیب سے اپنے نعر و ازل میں سو وہ او دن کی ہمیشہ صورت میں نہر کی وہ نظر میں حمق کے جو واقعی میں مرو ہیں اونکا ہے یہ احوال کہتا ہوں میں تجھے زہرہ پند و نصیحت اکسیر بنا چاہے اگر غر و شرف کے گریا دے کہ خاصیت خاک تو پیدا ہر چند تیری طبع کی بالند میں یہ باتیں پر فہم سے شاید بھولت کرے پیدا دل اپنے میں کر سوچ کے گا تو کہ جسکے پر ہر سخن اوس کا تھا یہ از گو ہر شہوار اور ایسا ہی حق جو رہا تا بد م زلیست کسو اسطے مجبور رشت اپنی سے ہے تو اے ناطقہ اب او ہم خامہ کی عنان لے </p>	<p> اس کا دل بے رحم ہو گیا اور اس نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر اس کے دل کو تسکین دینا شروع کیا۔ اس نے کہا: "میرے دل میں اتنی باتیں ہیں کہ ان کو کہنے سے میری زبان ٹوٹ جائے گی۔" اس نے کہا: "میرے دل میں اتنی باتیں ہیں کہ ان کو کہنے سے میری زبان ٹوٹ جائے گی۔" اس نے کہا: "میرے دل میں اتنی باتیں ہیں کہ ان کو کہنے سے میری زبان ٹوٹ جائے گی۔" </p>
---	---	---

شمس
 ۲۲

اس کا دل بے رحم ہو گیا اور اس نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر اس کے دل کو تسکین دینا شروع کیا۔ اس نے کہا: "میرے دل میں اتنی باتیں ہیں کہ ان کو کہنے سے میری زبان ٹوٹ جائے گی۔" اس نے کہا: "میرے دل میں اتنی باتیں ہیں کہ ان کو کہنے سے میری زبان ٹوٹ جائے گی۔" اس نے کہا: "میرے دل میں اتنی باتیں ہیں کہ ان کو کہنے سے میری زبان ٹوٹ جائے گی۔"

وَاللّٰهُ الْعَاقِبُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
فَرَحُ شَدِيدٌ بِدِيَارِ بَاجَانِشِ اِسْمَادِ
بِسُوءِ اَلْمَوَدَّةِ بِصِفَتِ اِسْمَادِ
تَهْنِئَتِ بِمِزَانِ اَفْرِخِ اِسْمَادِ
وَالْاِجَابِ اَلْمَدِيحِ اِلَى اَصْحَابِ اَلْمَدِينِ
اَلْمُتَخَلِّصِ بِسُوءِ اَبَانَامِ اَلْمَغْلِبِ
اَلْمُكَلِّ دُشْمَنِ مِزَانِ اَعْدَا
شَا اَلْمَدِيحِ اِلَى اَصْحَابِ اَلْمَدِينِ

[illegible]

و این است که در این کتاب
 در بیان اشعار آمده که هر یک از
 او را که در این کتاب
 در بیان اشعار آمده که هر یک از

حقیقت اید خرم

فردین غنی و من عاشق و دانه زود
 قدیم الصافیده درین مکان دارد
 قدیم الصافیده درین مکان دارد
 قدیم الصافیده درین مکان دارد

بعد از خواندن شعر فرمودند که مگر صاحب را خبر نیست این نامه برده بار که بخاطر آن آرد هرگاه گرد
 بر آفتاب تابان انداخته در حق شمس الدین نقیر چنین میفرمایند که در رساله عرض آنچه و شش جا
 غلط فاش بر آورده ام و بر اشعار شیخ آیت الله تصحیح اعتراضات دارند و اشعار نور العین واقف را
 اکثر جا اصلاح مینمایند و اشعار صانع و دیگران را سهل انگاشته میفرمایند که دیده و نادیده خط کشیدن
 بر اشعار ایشان موقوف نموده چون خانوصوف چنین فرمودند بنده بر شتی التماس نمود
 عجب حال است هرگاه پیش میرزا بچو کسان اعتبار ندارند تا بمن پیچان چیرسد طلب انصاف
 از بنده دور از دانی صاحب است غرض با وصف اینهمه فهمیدن آن اجزای قلم خورده را
 بجز آنکه پیش از آنکه انداخته بکیده خاطر بر جاسته بخانه خود تشریف بردند چنانچه درین ایام
 گاه بگیا که این عاصی سیر این ابیات نموده در دفع اکثر اشعار شیخ سعدی و اخیر سر و ولوی
 و مولوی روم و مولوی جامی و غیره اسانده قدیم و جدید که نخب و برگزیده عالم مذلم خورده و نظر
 در آمده و بسبب نارسائی فهم ناقص خود قبح این ابیات مطلقاً بخاطر زسید دلائل بنفید
 دانست البته که از چنین صاحب کمالی که بکمال خود دعوی دارد بچو کار سهل آمد بچو بخوابد بود
 فی الواقع مرتبه میرزا درین فن بجایست که ستر و او را مردم اگر بر بیاض دیده بنویسند جادو و گو
 مثل من پیچان بکنند او پس بزد لیکن از دانی میرزا صاحب بعید بود که چنین حرکت بجا آورده
 روکش وضع و تشریف گشتند خدا نخواست که بر یک از معتقدان شراس مذکور شکوک نمودن
 این اشعار سوال نمایند بقیه ایشان بهم رسانیدن جواب بنحوی عرف شود که جای دم زدن نباشد
 علی الخصوص و حرکت بسیار قبیح از ایشان بعمل آمده که خط کشیدن بر اشعار صحیح استادان
 مشتمل القیوت و دیگر از جهان گذرندگان را بخوبی یاد نکردن برین هر دو چیز تصحیح تذکره موقوف
 نبود و عالم سخن هزار رنگ است و هر یک برنگی الوف چه لازم بود که شعر دیگر را که مرغوب طبع

کلیات سودا
 ۲۸

و این است که در این کتاب
 در بیان اشعار آمده که هر یک از
 او را که در این کتاب
 در بیان اشعار آمده که هر یک از

و این است که در این کتاب
 در بیان اشعار آمده که هر یک از
 او را که در این کتاب
 در بیان اشعار آمده که هر یک از

عالم گشت این دولت جاست ز تو
 زان بد و وصل پیش بود اگر ندانم
 کلام و دوان من زبده بود اگر ندانم
 در تو هم گئی که طوفان شدان و درخت
 زین پیش طاق و راه چستان و درخت
 تا چرخ خون توان گرداندل که بدارم
 یک نه شناسه باغ و در و گلزارم
 بتقریب عجب بودم در خون محبت غری

حکیم شیخ حسین شہرت

نه خطت این نمایان گشته از طریق بناگوشش
 ترک عجب و کبر کن تا قبله عالم شوی *
 که کام عاشق ناکام میستواند داد *
 هرگز نبوده است باین رتبه حسن خط
 که بشوئی از دود سه حرفی چه بشود
 آنکه دارو عیاد خیرگی بر چشم خویش

نشد ہرگز کے محمود من از مردم دنیا
سوداے بار محنت وصل تو در گرفت
بہ پیش چون خودی ہنگام عرض عاظم
بر رنگ موی صینی میدہم جاو دل خویش
گدا کی را بہ سخت میکشد امروذر و لیسان
پریشانست بوسے نافہ ہر جامیر دم شہرت
گر تو بم بوسہ از لعل لبش دشنام میخو اہم
نام صاحب جوہران از کار و نماند بلند
عشق چون کامل عیار افتد کند ایجاد حسن
شہرت از فرزندی آوتم گردی خوش شانس
دنیا سے سفلی پرور نگرفت دست مروی

کتابت مسودہ

۱۰
 کہے کیا راج سے تاناخانہ غدار بنیو
 از دلف دل گرفتہ بنیو بنیو
 اعلیٰ چہیز است جسے از کف ہا مانو
 سکاں بنو ابی رخ و کبر خے مانو
 اگر ماند جسے مانو دل نہ روز را
 دیند زلف تا کران دل نہ روز را
 شامے غیب میں اب دیکھ روز را
 محمد علی دیکھ دیکھ
 زمین از دوستی

۱- من و تو را
 ۲- من و تو را
 ۳- من و تو را
 ۴- من و تو را
 ۵- من و تو را
 ۶- من و تو را
 ۷- من و تو را
 ۸- من و تو را
 ۹- من و تو را
 ۱۰- من و تو را

سنت را بخت گشت که چشم تو باز
دارد خفا گشت که چشم تو باز
نزدیکان از نظر یکدیگر جدا گشت
نزدیکان از نظر یکدیگر جدا گشت

ز رفتن نشسته باز پس نشسته ماند
نوبت روی و دین یکدیگر نشسته ماند
جلیل خلیلین در دین نشسته ماند
در دین نشسته ماند

نزدیکان از نظر یکدیگر جدا گشت
نزدیکان از نظر یکدیگر جدا گشت
نزدیکان از نظر یکدیگر جدا گشت
نزدیکان از نظر یکدیگر جدا گشت

رسید کابجائے زعاشقی مارا
از گرفتاری سپر انالم سلیم
ز تاز و غمزه دران چشم هر چه خواهی هست
گرم آتش بازی ام چون دید در طفلی پد
گرفتم اینکه دهد وعده شاید اسید
آن لب سلیم آب بقدر اشهید کرد
دارد اید دست ز تو شکوه بسیار سلیم
حسن و عشق از یک نگاه گرم یار هم شوند
و آس بر کنه کند توبه نهنگام بهار
گرم بوصل رساند سلیم نیست عجب
تن کجا و سوز از کوسه خرابات سلیم
بره گذار نظر در زهرنی و دچار شدم
چو بسوی صید گاه آید ز ذوق او غزلان
ز بوسه پیرین بر دهن لچا آسپندان غمت
بیان میرود آن شاخ گل سلیم دگر چه
گلر خان بیند هر که بر اسیر یکدگر
رسوا س عالمی شدی از دست گلر خان
سلیم رفت ز کفخت خست یار ما بیرون
در باغ ز سامان گل و لاله کمی نیست

که در قبیله ما هر که بود مجنون شد
فکر آزادی چو در اندیشه نیست
شله چه سود اسیران نگاه میخواستند
گفت این بد بخت مشق عشق بازی میکنند
دماغ کو که کس صرف انتظار کند
خونهای خلق که نه شد این سخن تازه است
آه اگر مهر غموشی ز دمان برخیزد
چون دهم شهری که در غربت دوچار شوم
این گناهیست که سبب بخت بدین نیست
که هر چه گوئی ازین روزگار س می آید
چه توان کرد چو تقدیر آهی باشد
خبر ز دیده بدل نارسیده کارم شد
صدائی خنده زخم از سر یک تیر می آید
که چون برگ گل هر جانیسی دید میلزد
بهار و چین امروز میهان گل است
آفرین گویند بر هر زخم تیر یکدگر
صد بار گفتند که سلیم نجیبین بهاش
نصیحت من دیوانه بعد ازین عبت است
چیزیکه درین فصل ضرور است دماغ است

نزدیکان از نظر یکدیگر جدا گشت
نزدیکان از نظر یکدیگر جدا گشت
نزدیکان از نظر یکدیگر جدا گشت
نزدیکان از نظر یکدیگر جدا گشت

اسرار حیات

نزدیکان از نظر یکدیگر جدا گشت
نزدیکان از نظر یکدیگر جدا گشت
نزدیکان از نظر یکدیگر جدا گشت
نزدیکان از نظر یکدیگر جدا گشت

نزدیکان از نظر یکدیگر جدا گشت
نزدیکان از نظر یکدیگر جدا گشت
نزدیکان از نظر یکدیگر جدا گشت
نزدیکان از نظر یکدیگر جدا گشت

نزدیکان از نظر یکدیگر جدا گشت
نزدیکان از نظر یکدیگر جدا گشت
نزدیکان از نظر یکدیگر جدا گشت
نزدیکان از نظر یکدیگر جدا گشت

عجب جلد عاشق بنی سیرایان
 دل کردی به گنج در دشت عشق
 چو کدو زشت حسن بنده بر حسن
 شاه داری
 محسن سیرانی
 معاذ الله که این ارباب طوفان را با کلبه
 چو نرنگی در مقام ناز سیدار و شاد

محسن سیرانی

دل محمود شد سیرایان
 ز پریدن کبوتر مهتر در اضطراب
 کار خود کرد عشق مبنده نواز
 که گجانشسته باشد کجای رسیده باشد

ساک قزوینی

زان لب که مرده نفسش آب زندگی است
 حسرت مرا که جنت که چون جذبه وفا
 دلم سدا زلف بر نسیب دارد و نه
 از پئے قتل چون منی وعده چه میکنی مکن
 بختاب لب تشو در مان که خوانی شد
 به چو دو افتاده ناگه بیار خود رسد
 پروانه مزان لاف محبت که نداری
 دشنام خشک هم بدعا گوئی رسد
 دست سپر گرفته بدست پدر و پدر
 این طاسم شکسته چون بستند
 بند قبائے خویش را خاطر خود که فرن
 که در هر گوشه از چشم تو افتاد است بیکار
 دست تا در گردن من که تو غیش خون گریست
 آن سوز که بے منت پرواز توان داشت

میر سیادت لاهوری

چو آفتاب لب بام آخر عمر است
 رسید بر سر ناخن حسنه عشرت من

سرخوش

حال دلم بگوش تو غافل چنان رسید
 چشم او آبرو میسکده ریخت
 گفتم پیام شوق تو قاصد ز خویش رفت
 می بکشتی نشسته می آید

سری شهدی

خوشتن را میگوید بے ذوق عشق کار نیست
 از هوس پهلو خور و عشق که با در زان نیست

سخنور

چون نیانم در مقام ناز سیدار و شاد
 به نزار از ترس باز سیدار و شاد
 شریعت تبریزی
 دست نو چون بگردن قائل نرسد
 دست نیم شکسته طعیدین چه فائده
 شرف جهان
 شکر سینه بسید چاک زنج ستم دار
 ۳۳
 حکایت سحر
 بیرون نشد از سینه صد چاک غم دار
 میر شای
 ز بهایان نذارم که جز از تو الفت
 تو هم از در برائی سر بیکسی سلامت
 شرف جهان
 سبک گویش اگر در دما ز نو شکست رخسار
 میان هفت شبان گفتو بسیار می باشد
 شایع
 لکن سبک شایع از نزار و نفس گفتگو
 این سخن با تو می رازد و کافری یکند
 شایع
 نگویم ناز دلبران چنانکه
 نگویم ناز عاشقانه افتاده است
 چادر شکلی
 ز کاش نه با ندانه است که
 بلوئیم بسیار باب گفتند
 شقایق

کلیات سودا
 ۴۳
 این ننگ بخوبی بول و انواع شب
 رباعی
 لایان سوسے نظر تن و دانند
 در معبد شوق نیستی فانیانند
 لب ره فر از آتش کاف زده گیر
 سوختگان چو سجده کمره دانند
 رباعی
 پیدل سجود بندگی تو ام باش
 بار نفس پوش واری هم باش
 زین غره که در کار گری طغیبت
 ارشدن تو ان می

میرزا صاحب نے جو شعر کہا ہے وہ درج ذیل ہے
 میرزا صاحب نے جو شعر کہا ہے وہ درج ذیل ہے
 میرزا صاحب نے جو شعر کہا ہے وہ درج ذیل ہے

میرزا صاحب نے جو شعر کہا ہے وہ درج ذیل ہے
 میرزا صاحب نے جو شعر کہا ہے وہ درج ذیل ہے
 میرزا صاحب نے جو شعر کہا ہے وہ درج ذیل ہے

ساغر خور و عشرت کن اقبال طلب		مہمان کریم رافضولی ہند است
رباعی		
بیدل عمریت کز طلب در بدر ایم	در ہستی تحقیق مہمان بنے خبر ہم	
صد پر وہ شکا فتم و چہیزے نکشود	اکدن برخیز تا گریبان بدریم	
شوکت بخاری		
خطے کہ یا قوت تو نظر رہ پسند است	اگر دلیست کہ از آمدن خندہ بلند است	
کے بود طاقت آغوش من اندام ترا	میگذارد و چو شکر آب نگین نام ترا	
کسے مے سجد آن ندان یا قوت لب اورا	کہ از شبنم بود سنگ زبر گل ترا ویش	
خان آرزو در اول مصرع این بیت چنین دخل کردہ اند *		
نہ سجد گوہر و ندان و یا قوت لبش نکس	کہ از شبنم بود سنگ زبر گل ترا ویش	
میرزا صاحب بعد از خط کشیدن و تذکرہ مذکور بہ خط خاص نوشتہ اند و ہر دو صورت معنی دارد		
و ہر باب فہم روشن است کہ ہر دو صورت ہدی معنی ندارد و در دخل خان آرزو ترقی معنی است		
غنی بیگ قبول		
بے اصل ہر کہ دید بسائے زمانہ را	آئینہ وار ساخت ز یک خشت خانہ را	
نیت در سفر فکر و زمی صاحب شیر را	باشد از ناخن کلید رزق و رکعت شیر را	
تیغ ہندی کشیدہ مے آید *	واسے بر عاشقی کہ بے جگر است	
گر بہ بند رخ زیبائے ترا *	گل فرستد بہ محمد صلوات *	
در شیشہ لبور مے جان فنا قبول	ہر کس کہ دید گفت کہ روح جہنم است	
قبول اسبکہ کنی خویش را بوصلش گم	ترا شستہ بہ پہلو سے یار نہ توان دید	

۳۵ کلیات سعدا

میرزا صاحب نے جو شعر کہا ہے وہ درج ذیل ہے
 میرزا صاحب نے جو شعر کہا ہے وہ درج ذیل ہے
 میرزا صاحب نے جو شعر کہا ہے وہ درج ذیل ہے

میرزا صاحب نے جو شعر کہا ہے وہ درج ذیل ہے
 میرزا صاحب نے جو شعر کہا ہے وہ درج ذیل ہے
 میرزا صاحب نے جو شعر کہا ہے وہ درج ذیل ہے

این همت را بنامش تکیه بر بازو س کس
 خیمه افلاک بی یثوب طغاب ستاده است
 مژگان افروخته بیدار است بر خط خاص در تکرار
 نام علی علیه السلام بر اقیاس مصرع اول
 اگر بجای این همت سر بلند ان می گشت
 باوصی افلاک بود افروز بنظر الانصاف
 باوصی که موجب گفتن حسن مطلع ملاحظه
 نموده مصرع اول ششما و بیست
 انکاش شده باصلاح بود خسته حاضر جوابی ادرا
 خالک سیم برابر ساخته و لیکن مدحانم در خسته
 مدحی را که خونی میان کرده اند
 نظر در نظر الانصاف
 مژگان زست

[illegible]

ان نونین کب دلد و مضمون ناانہ است
 غلغٹہ ساخت لیل من بکار است

دلد نونین کب دلد و مضمون ناانہ است
 غلغٹہ ساخت لیل من بکار است

بلاست نمودند و بکار کب دلد و مضمون ناانہ است
 غلغٹہ ساخت لیل من بکار است

برآرد چنانچہ تشبیہ کاشی میگوید:	در رقصائے یار تشبیہ حصول مدعا است
کام دل حاصل شود خاطر بدست آورده را	ولہ یار و غیر چشم من کردند با من اختلاط
آفتاب وزرہ و دروزن بدست آید مرا	بہر چند آفتاب و وزرہ در وزن یکجا بدست
آوردن خالی از خروج عادت نیست تا ہم لطف معنی سوائے لطف و نشر مرتب این شعر	
مفہوم معلوم نمئے شود: ولہ:	یار بہر جانب نہادم در شہادت گاہ عشق
از تو شمشیر و خود کردن بدست آمد مرا	آراہہ میسر از چیز دیگر نخواہد بود کہ بفہم
ناقص میرسد و معنی تحت لفظی نیست کہ میرزا در شہادت گاہ عشق بہر جانب کہ یا نہادن در شہادت گاہ چپین پیدا است کہ چپین شمشیر و چپین گردن بدست آمدند و نداشتند کہ انجبا لفظ بدست آمدن موقع نیست محل قطع آمدنست طہ	
گفته بود درین بزم چون قدح لیل من	شگفتہ روی صہب شگفتہ کرد مرا
عاصی گوید اگر در اصل قدح صورت گرفتگی میداشت گرفتگی دل را با تشبیہ میدادند	
نزد بخنوران قدح را با گل تشبیہ است و گل را با قدح و غنچہ را با صراحی و صراحی را با غنچہ و ماورائے این میرزا صاحب را بر دو انمین استادان عبور بسیار است ظاہر اصل قدح را	
بگرفتگی بستہ دیدہ باشند و اگر این شعر مازول را سند نوشته اند و حجت پیدا شد مازول	
چہ فشا طبادہ بخشد بہ من خراب بے تو	بدل گرفته ماند قدح شراب بے تو
ماں ازین شعر مبالفہ است یعنی با و صغیکہ قدح بہر صورت شگفتہ است تا ہم بدون تو بدل گرفته میماند و احیاناً اگر ارادہ میرزا چنین باشد گرفت بود دل من درین بزم و شگفتہ روی صہب مانند قدح اورا شگفتہ ساخت و بہر صورت لفظ مرا بیکار است و اگر ارادہ مطلب رن ذات خود است یعنی شگفتہ روی صہب چون قدح مرا	

تکلیف سودا ۲۲

و کہ یکین

عاصی میگوید

آن راہ بیچی میداشت و اطلاع میداد کہ در آن وقت

عاصی گوید
 طریقت ابل خرابات و خافہ میکبت
 دغاوہ کہ بی بیان خادہ را میکبت

دوست این باشد هیچ قول و فعل او
 به گفت نیست که ماند و از دست او
 گفت اندیشه در دست گفتن راقی
 مشقش را به اطفال فرموده این بیت
 دل عاشقین غم است که در غم غزل
 که دارد گفت اما حرف میگوید در دست
 راه بود و این دوست
 دوست این باشد هیچ قول و فعل او

دست پس کس که اینهمه طفل قرار داده اند و در مصرع ثانی اظهار نادانی او نموده اند که بسبب کمی
 سن خاطر آزدون و دل شکستن نمیدانند که صیت تول و فعل او درست چه قسم خواهد بود و همچو
 مضامین را سابق برین هم اوستادان بسته اند لکن باین صورت شاپور

نهادت از آن بهتر است که این
 کند و می بیند که این
 نطقش در مصراع اول و دوم
 کار و طول با جمله نطقش در مصراع اول و دوم
 در مقام غرض زاید و بیست و یک
 در مقام غرض زاید و بیست و یک
 در مقام غرض زاید و بیست و یک

دست پس کس که اینهمه طفل قرار داده اند و در مصرع ثانی اظهار نادانی او نموده اند که بسبب کمی سن خاطر آزدون و دل شکستن نمیدانند که صیت تول و فعل او درست چه قسم خواهد بود و همچو مضامین را سابق برین هم اوستادان بسته اند لکن باین صورت شاپور	طفل است و عاشق روشن است نداند	صد همان اگر از کس طلب نیست نداند
دلدار نداند دل مازول اغیار	داند که دل است این دل کیت نداند	
شاپور به شرح حساب است کتاب است	با هیچدانی که ده از بیت نداند	

ه

دل اگر میگویم از طفلی نمیدانی که صیت	آنچه روز اول از ما برده آرزو بدو
--------------------------------------	----------------------------------

مکین فاخر

از کس بخود نیافته ام هیچ تاب رخ	ای صفت تو خدا میوزن متیاب رخ
لفظ تو و خدا میوزن این بندش نبود و این لفظ مصرف گواه گرفتن است یا کس	که بر کس تهمت کاری بندد و او چنین گوید تو خدا میوزن که این کار از من بوقوع آمده

مصرع

هر سخن جالب و نه گفته مکانی دارد	و ما در این قباح است که عاشق
در در سبیده میگوید من از کس و هیچ باب رو نگردانیده ام تو هم از من رو گردان و	شاعر بر گز مال حسنی خود پی نه برده هر چه بخاطر میرسد العیاذ بالله فاخر مکین
قصیر صیت مشت مزین پیچیده ام هیچ	قریان شوم بزور ازین ناتوان مریخ

مست زدن و پیچیده شدن کار پهلوان است کار معشوق ناز و ادا و غمزه خود را با ریش
 نمودن تا دل عاشق بسیار فریفته شود و به جاشغی که ناتوان باشد قوی بکلی اگر شسته

در مقام غرض زاید و بیست و یک
 در مقام غرض زاید و بیست و یک
 در مقام غرض زاید و بیست و یک
 در مقام غرض زاید و بیست و یک
 در مقام غرض زاید و بیست و یک

کلیات سودا

در مقام غرض زاید و بیست و یک
 در مقام غرض زاید و بیست و یک
 در مقام غرض زاید و بیست و یک
 در مقام غرض زاید و بیست و یک
 در مقام غرض زاید و بیست و یک

در مقام غرض زاید و بیست و یک
 در مقام غرض زاید و بیست و یک
 در مقام غرض زاید و بیست و یک
 در مقام غرض زاید و بیست و یک
 در مقام غرض زاید و بیست و یک

اوت او لوت سکه کندین کار خلق این معنی
 بیاد او دارد و این معنی
 نامزد میگوید هرگاه آهنگار
 او میشود و بهانه می آید
 نیکو را می بیند و میگوید
 نیکو را می بیند و میگوید
 معلوم می شود که عالم عشق
 در قیاس که ام است این کیم
 هر نفس میزند و درنگ
 درنگ و درنگ

۱۶
۴۸
مستوف را سر و مهر بی چشم
غافل اندوختند ز غافل
خاطر مستوف نمی بیند اندوه
خاطر مستوف مسلم را بیب نظافت
و از کی خاطر مستوفین آفریده اند
پرتاب کرد و چو ششیدن
کو می بینی ندارد و کین
چو جابجایی کس عشق آن
مردان شاد ازین بیست قطع
اراده شاعر ازین بیست قطع
از غیر اگر بداد بر عاشق
رسوایی بافرزاد رسوایی
لاکن مستوف را کس رسوایی
و رسوایی رسوایی رسوایی
و رسوایی رسوایی رسوایی

کیمیا بر روی سحر و جادو است
 و کیمیا بر روی علم و معرفت است
 و کیمیا بر روی عشق و محبت است
 و کیمیا بر روی خرد و دانایی است
 و کیمیا بر روی قدرت و عظمت است
 و کیمیا بر روی کرم و فروتنی است
 و کیمیا بر روی شکر و سپاس است
 و کیمیا بر روی صبر و استقامت است
 و کیمیا بر روی امید و اراده است
 و کیمیا بر روی شجاعت و دلیری است
 و کیمیا بر روی خیر و نیکی است
 و کیمیا بر روی راستی و عدل است
 و کیمیا بر روی پاکیزگی و پارسایی است
 و کیمیا بر روی صلح و دوستی است
 و کیمیا بر روی آرامش و سکین است
 و کیمیا بر روی شادی و خوشحالی است
 و کیمیا بر روی بهشت و سعادت است
 و کیمیا بر روی خداوند و اله است

اعفانی دایم فرج مسکون
 میرزا محمد رفیع توفیق حشر
 نه از بام بخت کبر خفته بران گلزارش
 صد داد و دهان لازم افتاده بر
 نباشد جانیان گلزارش
 بزرگوار گشتن چرخ حسین
 گلزار کلامم شبیه عاشقانه اش
 بیزان دارا شفا متصل حشر
 دو دوسوز گلزارش خفا
 مضامین معانی در کان الفاظ
 معدن معدن و گلزار کون

فصلت سودا

شکفته و رنگین در میان فاش چمن چمن
زبان ما از شیرینی گفتارش چاشنی
و دیده ما از مشاهده اشعارش چاشنی
سو داس زلف بسین آسای سخن سوزان
طبعش دوسر و سودا کار سایه واران
خود از آسای لعل روانی از روی سخن
تو را هر محال تا دلش از سخن
یاقوت این گنجینه تنگام از رخسار
عجب کلب بیان بهیچ کلام از دل
نگار و هر تریش شاه بیت و دهان
در قطعه اش قطعه بهشت بلاغت
از آسای لعل قطعه بهشت بلاغت
هر تریش و لعل از آسای لعل
یاقوت این گنجینه تنگام از رخسار

بسم الله الرحمن الرحيم

رسیع ترین کلامی که فحش و بیاجنبی تواند شد حمد عبدلیست که باین شرح کاف
 ونون رنگ تکوین نقوش گوناگون کلیات و جزئیات و ممکنات را در صفحه هستی
 ریخته و نه تر جیع بند افلاک نه گانه ثمن هشت بهشت و سبعة علقه هفت آسمان و هفت بند
 سبعة ستاره سدس جهات سته و مخمس حواس خمسہ رباعی ارکان اربعه مثلث احوال
 ثلاثه و شغوی روز و شب و فرزند رتبه آفتاب و قصیده کهکشان و قطرهها سابر و
 مصرع حربه تهریق بنظم آورده و ذات فصاحت آیات سرور انبیا سالار صفیا
 مطلع نور هذا مهر سپهر مصفا حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه و آله و سلم که نور العرش فاع
 مصحف نبوت و پیکر اظهرش خاتمه رساله رسالت بیت القصیده نبوت گردانیده
 و ذات بلاغت سماء فضل اوصیا ابو الایمه الهدی امیر المؤمنین علی مرتضی
 را که سلیم الله قرآن و صامیت است مطلع غنزل امامت ساخته و زیارات مقدسه باقی
 حضرت معصومین صلوات الله علیهم جمعین را که هر یک از ایشان از کمال علیت
 و صفی روزگار خود فرزند است و شاه بیت دیوان احباب اهل بیت الله واقع است انتخاب

[illegible]

زنگ که ده خاقان
 کتا بدو صد اسب
 یزدان است
 موافق
 بنین غلام
 غلام
 کزین
 کون

بہن عزیز ہو کوئی توفیق ہے وہ دشمن عالی
 کس سے جب تک ہے دشمنی تو کس کا
 کذب و زور نیست ظالموں پر اتر رہا روزِ پو
 علو ہر پیمان ہر سر ہے صفائی
 کوں کا جو غزل گراں بین مطلق
 مطلق

۵۲

نہانی
کے اسرار و اسرار

نہاوان میں خیریت ہے

بہارِ نبویؐ کی جامعیت اور جامعیت کی جامعیت

میں نے اپنے
دشمنوں کو
آپ کی طرف سے
کے لئے ایک
نیا راستہ
تیار کیا ہے

خون کی گھونٹ کا ایک شہسوار
 خون کی گھونٹ کا ایک شہسوار
 خون کی گھونٹ کا ایک شہسوار
 خون کی گھونٹ کا ایک شہسوار

سوسے ناخن دہشت فدا میرے دل سے ہزار بار گزرتا ہے
 علاج پہنچا ہے قتل میں جا بجا میرے دل سے ہزار بار گزرتا ہے
 سوسے ناخن دہشت فدا میرے دل سے ہزار بار گزرتا ہے
 علاج پہنچا ہے قتل میں جا بجا میرے دل سے ہزار بار گزرتا ہے

اوس کے طواف روضہ کو پہنچے پہنچے جیل
 سوسے ناخن دہشت فدا میرے دل سے ہزار بار گزرتا ہے
 علاج پہنچا ہے قتل میں جا بجا میرے دل سے ہزار بار گزرتا ہے
 سوسے ناخن دہشت فدا میرے دل سے ہزار بار گزرتا ہے
 علاج پہنچا ہے قتل میں جا بجا میرے دل سے ہزار بار گزرتا ہے

سوسے ناخن دہشت فدا میرے دل سے ہزار بار گزرتا ہے
 علاج پہنچا ہے قتل میں جا بجا میرے دل سے ہزار بار گزرتا ہے
 سوسے ناخن دہشت فدا میرے دل سے ہزار بار گزرتا ہے
 علاج پہنچا ہے قتل میں جا بجا میرے دل سے ہزار بار گزرتا ہے

۵
 کلمات سہو

قصیدہ در منقبت شیر مہینہ شجاعت میر میراں سخاوت حیدر گرام صاحب القضا
 بسان دانہ روئیدہ ایک بار گزرتا ہے
 معقد اتنی ہے خاطر میری کہ جا بجا میرے دل سے ہزار بار گزرتا ہے
 عجیب نہیں عوض اشک چشم سے میرے
 نہ لٹ دہوئیں کی سیار بنائے زلف مجھ کو
 کھلے نہ تجھ پہ تناسل دل کی میری بات

سوسے ناخن دہشت فدا میرے دل سے ہزار بار گزرتا ہے
 علاج پہنچا ہے قتل میں جا بجا میرے دل سے ہزار بار گزرتا ہے
 سوسے ناخن دہشت فدا میرے دل سے ہزار بار گزرتا ہے
 علاج پہنچا ہے قتل میں جا بجا میرے دل سے ہزار بار گزرتا ہے

سوسے ناخن دہشت فدا میرے دل سے ہزار بار گزرتا ہے
 علاج پہنچا ہے قتل میں جا بجا میرے دل سے ہزار بار گزرتا ہے
 سوسے ناخن دہشت فدا میرے دل سے ہزار بار گزرتا ہے
 علاج پہنچا ہے قتل میں جا بجا میرے دل سے ہزار بار گزرتا ہے

۱۰
 باہر چھان گئے تھے کہ بہترین ڈور سے بندھے ہوئے ایک
 ماہ نوشت فلک پر پوس قوس پر چڑھ کر چلے گئے تھے
 دشمن و دوست بد پیش کر ماردون ایک
 ہونے غصہ نہ ہوئی کہ ایک زانے کے چہرے
 شاہ مودان مری غفلت جو مری غفلت
 ہوئے کہ تھے بین یک ایک
 کاغذ و دست نہ ہوئے کہ ایک ایک
 ہر کچھ بار نہ ہوئے کہ ایک ایک

۱۱۱

[illegible]

توتیزہ باز کو تر کی طرح سے ہر دم
زبس رواج تیرے عہد میں بخشش کا
گدلے دے تیرے ہر کے تین زر سرخ
شہا میں کیا کہوں انگشت دستے اس کے
کبھو نہ کھل سکے مرضی سوا تیرے تقدیر
خصوص میں کہ معتقد ہے یہ میری خاطر
پس اب بتا کہ اس اوچھیر کی سوا تیرے
وہ تیری ذات ہے مشکل کشا کہ جو کھوئے
امید مجھ کو بھی ہے تیرے حوالہ قوت سے
سپند گرجی آتش سے جون گریزاں ہو
کروں مہون ختم دعائیہ پر سخن کہ ادب
موالیا کی دلون کی شگفتگی کے ساتھ
برائے خاطر اعدا زمانہ ہر ایک آن

<p>قصیدہ در منقبت حضرت امیر المومنین اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب ہاں کتان بلبل پر و آنہ یہ ہم چاروں ایک اگر تہ و نالہ دل و دیدہ ہم چاروں ایک خلوت و شمع دل و دماغ الم چاروں ایک غمخوار و ناز واداعشوہ صدم چاروں ایک خوتیری خلق ہوئی ہو کے ہم چاروں ایک</p>	<p>یار و ہمتاب و گل و شمع ہم چاروں ایک ہے مجھے ابر و مہو اشد شہ و جام کب ہوئی یار اگر کلبہ احزان میں نہ ہو و سے تو ہمیں آہ کس کس سے بچے دل کہ ہوئے ہیں تیرے باد تہذ و شر و برق خوش و خار لے یار</p>
--	---

[illegible]

[illegible]

ارضی حق بڑی ارضی سے ہے غلط کامین بہرے جو ہم خود
 اس بھین بین نہ لگان کہ اس کے زہار غل
 علم بر انہیں کہ عیسیٰ کا داد اس کے ختم
 اس بھین بین نہ لگان کہ اس کے زہار غل
 علم بر انہیں کہ عیسیٰ کا داد اس کے ختم

ارضی حق بڑی ارضی سے ہے غلط کامین بہرے جو ہم خود
 اس بھین بین نہ لگان کہ اس کے زہار غل
 علم بر انہیں کہ عیسیٰ کا داد اس کے ختم
 اس بھین بین نہ لگان کہ اس کے زہار غل
 علم بر انہیں کہ عیسیٰ کا داد اس کے ختم

کلکات سودا

فائدہ بڑو جان بھرتیوں دوسری ہیں
 ساری بین دست کہ مہرے پھینک دے
 دولت بڑو جان سے کہیں وہ چلی
 دین دنیا کی ہے ایشا ہے بھگت
 بودے جو شے ترے ایشا میں ہے
 جگہ بڑو جان تیرے جسے ایل دول
 اس کے درگاہ پہنچے جسے فیض
 ایشا شش نبی نبی نبی نبی
 سدا تدا ہے تھی اردن باریا
 وصف تجھ فتح دوسرے مبارک تیرا
 دل غنمی جو بیدار کے سوا اور
 اس کے فیضے جو بیدار کے سوا اور
 زمین دین غنمی کے سوا اور
 وصف تجھ فتح دوسرے مبارک تیرا

گل کو دیکھو تو گمہ جاسے سنبل پھیل
 پانور کھتی ہے صبا سخن میں گلشن کے سنبل
 جو غم شاخ سے اوترا سو گرا سر کے بل
 شہد شیکے جو لگے زشت تر زبور عسل
 سبز ومان دانہ شبنم سے ہوا ہے جنگل
 گرتے گرتے زمین برگ ورا آتا ہے نخل
 خواہ ہو شیخ سپر خواہ ہو سرزند نخل
 آگیا نعل و زمرہ دے پر کھنے میں خلل
 انگرا ز فیض ہوا سبز شود در منقل
 ہے فضا او سکے تو دو چار ہی دھنن فصل
 ہے گاسنہ ہر جمع و ہر یک و نگل
 جلوہ رنگ چمن جادو لگا ایک آن میں ہل
 یک طرف نار گلستان میں ہے کیسو حنظل
 مصرعہ سرو سے پایا ہے کیسے بھی پھل
 نہ قصیدہ نہ مخمس نہ رباعی نہ غزل
 ذات پر جسکے مہر بن گنہ عز وجل
 روسیہ کینے سے جسکے رہے مانند جل
 سو کو جب سے ملے جسکے یوں کاسائل
 فرس گلزار زمین حق نے سمجھ ستمل

برگ برگ چمن ایسی ہی صفار کہتا ہے
 اگر کھڑاتی مہوی پھرتی ہے خیابان میں سیم
 اتنی ہے کثرت لغزش زمین ہر باغ
 فیض تاثیر مہویا ہے کہ اب حنظل سے
 دانہ جس شور زمین سے نہ چلا درمقان
 گشت کرتے ہیں ہر ایک تخم سے از فیض ہوا
 سبز خام اندون آتا ہے نظر ہر گل و
 جو ہری کو چنستان جہان میں اس فصل
 تاکجا شرح کرو زمین کہ بقول عرفی
 نسبت اس فصل کو پر کیا ہے سخن سے میر
 اور میر اس سخن آفاق میں تا یوم قسام
 تا بد طرز سخن کی ہے میری یگنی
 نام تلخی نہیں مجھ لفظ میں جز شیرینی
 ہیں برومند سخنور میر سے ہر مصرعہ سے
 ہو جان کے شعر کا میر سے آگے سر سبز
 ہے مجھے فیض سخن اوسکے ہی مداحی کا
 مہر سے جسکے منور ہے دل جو نور شید
 بغض جسکا کرے چون ہو سلیما کو ضعیف
 جاے وصلت پہ ہے جسکو نہ ہے غرازش

ارضی حق بڑی ارضی سے ہے غلط کامین بہرے جو ہم خود
 اس بھین بین نہ لگان کہ اس کے زہار غل
 علم بر انہیں کہ عیسیٰ کا داد اس کے ختم
 اس بھین بین نہ لگان کہ اس کے زہار غل
 علم بر انہیں کہ عیسیٰ کا داد اس کے ختم

[illegible]

کتابت سودا

[illegible]

اس سترگہ سے جب نہ دیر یہ کچھ بچا
تب میں بنا جا کہی شکوہ میں اسکے یہ غزل

وا کو کسکے فلک پہونچے کہ از روز ازل
 سامنے او سکے اوٹھے دستِ ظلم او سکا
 خود یہ ظالم ہے ظلم یہ کرے کسکے نظر
 راست کیشون سے کجی اتنی ہے اس ملعون کو
 سات یہ فتنہ مین کہتے مین جب ہفت فلک
 مین جو دیکھانہ کہ از نخل حیات انسان
 ہے کہ مین مھو کہ مین کین جو اکو عالم سے
 اس شکر کے تلون سے یہ عالم ہرگز
 سینہ کوٹے ہے نکلتی ہے وہ دروازے پر
 حلقہ مارے یہ وہ افھی ہے محیط عالم
 نبی الحقیقت مین یہ سب آبلہ اختر نہ سمجھ
 ہر اپنے کو جو تیت سے تیرے یا حیدر
 کر کے دریافت اس احوال کو اب یا مولیٰ
 یہ نہ کر مجھ پہ گوارا کہ گزند اسکے سے
 بلبہ پہونچا زمین بخت اس عامی مومن
 یہاں معاش اپنی نہ سمجھو نون مین اپنی معاد

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

[illegible]

۱۵۰

45

ترقی یافتہ تہذیبوں کے لیے ایک نیا راستہ
 تلاش کرنے کی ضرورت ہے۔ یہاں پر
 جب تک کہ ہم اپنے اندر کے
 تاریکیوں کو دھکیل دیتے ہیں
 تو ہم اپنے لیے ایک نیا
 راستہ تلاش کر سکتے ہیں۔
 یہاں پر ہمیں اپنے
 اندر کے تاریکیوں کو
 دھکیل دینا ہے۔
 یہاں پر ہمیں اپنے
 اندر کے تاریکیوں کو
 دھکیل دینا ہے۔
 یہاں پر ہمیں اپنے
 اندر کے تاریکیوں کو
 دھکیل دینا ہے۔

اور سکے خوش فاجو پوچھا خانی سے صوف جمال
پڑھ کے مطلع کہا مغدور معون امیران

باغ میں سوسن نہیں کر سکتی باغچین بان
 باج دیو میں باج دم کو زلف و جھوٹاں
 کیا چرتا ہے بجائے کاہ کشت زعفران
 جاے زین ہے گیریاں و نفل کے دریاں
 جلد کے نیچے سے ہر قطرہ ہو کاہ عیاں
 دین غزالان حرم تک نعلبندی کے دوان
 دیکھے سو جانے سنے سے کسکے جھوٹاں
 لالہ زار اوپر جو بنیم حبطح گو ہر فشان
 جون پون پہنچے سے لہر اتا ہو سر و بوستان
 صدقے کرتے ہیں سدائے ناز اپنا دایران
 اس طرح اوڑھا ہے جون چہر سے زنگار فشان
 ڈانٹتے اوسکو تو پہونچے پیش از آواز دوان
 صفحہ روی زمین کا اس قدر عرصہ کہاں
 حکم اوسے راکب کہے تباہی تھکے سیکان
 پہونچے ہے یہ بادِ جہاں سے دوان و آستان
 جزر و دواو سکی شنا میں کیا کہے میری زبان
 اوسکے راکب کے ثنا و دج اور تیرا دوان

حسنِ لطفِ آشنائی کا جسکے کانوں کا بیان
دینِ خراجِ آنکھوں کا جسکے چشمِ خوبانِ عرب
اوسکے پتھے کو سمجھا کہ تہِ قبا کہتی ہے خلق
خوش کرنا کہ جونِ پیوستہ ابرو میں ہوا خال
خوش بدن از بسکہ ہے جونِ اخترِ حرجِ کبود
نقشِ سمِ حشرِ مشتِ پراوسکے ہوجبتِ و خیر کا
گرم ہو دے وہ پری پیکرِ توادوسکا حسنِ لطف
ہر گلِ رنگِ خارِ پیونِ عرقِ نئے ہے بہار
بے چلا دے مینِ ایروس گلابوں کے دمِ درِ لطف
جب قدم رکھتا ہے وہ محبوبِ تبِ ہر گام پر
ٹھک اوچک جاوے عنانِ ہمیں قاشِ زین سے
گر صفتِ اعدا پسیدھا ہو تو جونِ تیرِ تنگ
پر غلط ہے یہ کوئی اوسکو ڈھنڈاوی کس جگہ
ہوا اگر یہ شرقِ مین اور سامنے ہاؤسکے غرب
یہو نیچے پاوے ہوائے نئے تھمتے تالاب
پس جو ایسا ہو تو کر سکتا ہے کوئی اوسکا وصف
سُن چکا سو دوا زبانِ سمیری اوسکے کچھ وصف

[illegible]

دل کو اب غنیمت جان
 دل کو اب غنیمت جان
 دل کو اب غنیمت جان
 دل کو اب غنیمت جان
 دل کو اب غنیمت جان
 دل کو اب غنیمت جان
 دل کو اب غنیمت جان
 دل کو اب غنیمت جان
 دل کو اب غنیمت جان
 دل کو اب غنیمت جان

<p>چاہے جو طوطی کا پر اوسکو ملے ہندوستان تیری ہمت کے سوا فاقہ تو میں کبھی نہ ہوں ایک مٹھی بچ کر دیوے مجھے دونو جہان واسطے جیت لکھن کے تیری خال آستان سرفرو لاؤں نہ میں پیش درنواب خان چڑکیا ہے مایہ دنیا یہ پیش عاقلان گو خطاب اسکو دیا ہے تو نے بھیکران منہ جیب تک ہے اجڑے زمین آسمان خاک دولت میں رہیں کیان ہمیشہ دشمنان</p>	<p>مانگے جو زیر یکا دانہ پاوے وہ کرانکا ملک ایسی بخشش کی کہیں جہد میسے برآتا ہونین بان گریون ہو کہ تیرا چہرہ سحر طراز اور بعد از مرگ ہو یا شاہ دین مہشت عبیر پر میرا مطلب تو یہ کچھ ہے کہ تیرے درسوا اس سوا اور کیا تمنا ہے کرو نہیں جسکو عرض کر تو سوا اب قصیدہ کو دعائے یہ ختم تاکہ ہمیت کو زمانے کی ہے یا مولانا قرار دوستوں کو تیرے منت اوج سعادت ہو نصیب</p>
--	---

قصیدہ منقبت گل گلزار آتنا نور دیدہ رسول خدا و سیدنا علی مرتضیٰ اباعبدالله محمد صلی اللہ علیہ وسلم

<p>کہ سر نوشت لکھی ہے میری بھٹ عجب اگر نہ رودے میرے روزگار پر شب تار زمانہ سنگ ملا مت سے توڑتا ہے ہمار زبیں خوشی نے میرے دسے اب کیا ہو کنار صدائے نالہ دل ہے مجھے ترا نہ یار منت اوٹھ کے سنگ سے اس سر کا توڑنا غبار شکست سے نہیں دیتا ہے ایک آن قرار بجائے اشک میں آنکھوں سے پوچھتا ہوں غبار کہ جسکے بخت کی سو گند کھائے ہے اوبار</p>	<p>سواے خاک نہ کیچون کا منت دستار چمن زمانہ کا شبنم سے بھی ہے محروم کروں ہوں تیر میں دندان اشتہا ہر صبح عجب نہیں ہے کہ جاتی رہی ہو دنیا سے شراب خون جگر ہے مجھے گز دل خویش ہے نہ شیشہ صحبت کے بچ کی کیفیت زمانہ دل کو میرے اور عہد یار کو اب زبیکہ دل ہے مگر میرا زمانہ سے کہان تلک ہ کرے روزگار کا شکوہ</p>
---	--

خداوند
 خداوند
 خداوند
 خداوند
 خداوند
 خداوند
 خداوند
 خداوند
 خداوند
 خداوند

دل کو اب غنیمت جان
 دل کو اب غنیمت جان
 دل کو اب غنیمت جان
 دل کو اب غنیمت جان
 دل کو اب غنیمت جان
 دل کو اب غنیمت جان
 دل کو اب غنیمت جان
 دل کو اب غنیمت جان
 دل کو اب غنیمت جان
 دل کو اب غنیمت جان

کلیات سودا
 ۶۴
 کہان منی و مطلب کہ ہے سناخ تار
 خاک سے باقی ہے اتنی چھٹی دار
 کہ خوب رہے دل سے ہوں ہواستار
 شکستگی ہے مجھے دیکھو بے سار
 خاک سے گوشہ خاطر کو بھی بے سار
 کہ اچھے ہے اسو کاو دیکھے آزار
 کہ سو طرح سے خصوصاً عداوت قلبی
 کہ ہے مجھے شیکے اپنے دل میں آزار
 خیال فام کو یوں شیکے اپنے دل میں آزار
 کہ خاک کے لئے نہ ہیں بنان کا پوار
 چرخ تکرار و خشت خراب کیا ہے پیر
 کہ بھلائے سوا کے اب وہ یوں کہ پیر
 کہ بھلائے سوا کے اب وہ یوں کہ پیر
 کہ بھلائے سوا کے اب وہ یوں کہ پیر

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي هدانا لهذا
الذي كنا لنهتدي لہ
لو انزلنا القرآن في
السجدة لكان لغوا
والله اعلم بالصواب

بجائے دل سے خدا نہیں چھٹا
شکست دے دے پائمال کیوں نہ
دل کے لئے خدا کیوں نہ
دل کے لئے خدا کیوں نہ

اگر عدم سے نہ ہوساتھ فکر روزی کا
نہیں مین طالب رزق آسمان سے کہ مجھے
شکل وطن سے ہے غربت میں نہ کیفیت
مہنہ کو مفلسی ہرگز ضرر نہیں کہ نہیں
بلند ہمت اگر ہو یہ نہ زیر چرخ ضعیف
جو ناتوان نکرین دستگیری دشمن
قتادگی میں یہ عزت ہے دیکھ لے سرکش
نہو سکین میری اشکون کی سدرہ مہرگان
ہو ایوں بزم جہان میں ہلاک غیرت شمع
لکھوئی جو کرے دنیا میں ہو دے وہ پامال
بنے گی زینت دنیا سے جس شکل تیری
کلام شیریں بہت جیا تو اہل دنیا کے
کشندہ تر ہے مرض سے مجھے عیادت غیر
خاکارے ہے دل انا میں بیٹھت الکر
جہان کے غمیں جو شاخ بے ثمر بنے
لیا عزیز بہت جتنے دیکھ کر مجھ کو
چٹون میں کب براسید غسل دہرتے
جناے دہر کرے سنگدل کو نازک دل

[illegible]

[illegible]

گدا و عشق ہوں اتنا کہ چپ قطرہ شکر
 غرض کہ میکہ وہ آب شغف سے لہتے ہیں
 دے لگا جو کہ تاہوں میکہ وہ کی طرف
 کہ مست چاک گریبان و جام حشیم پر آب
 یہ حال دیکھ کے دانا کا خرد سے چھپا میں
 دیا جواب خرد نے مجھے کہ لے نا دان
 نہیں ہے امن کہ میں نہ پر آسان ہرگز
 نہ ہے زمین کہ شاداب استقدار حسین
 شرف یہ کیوں نڈے او سے نہیں کو بہر کیم
 رخصاے جسکی و دہی ہے جو کچھ ضامن حق
 جدی ہو موج بھی پانی سے جو ہر آئینہ سے
 عجب نکرتا اسی و طیب ستر و علن
 شفا کو بر طرف آہر سے کرے نہ اجل
 جو طشت شمع نہواو سکے روضہ بین جاگر
 زبے وہ گنبد زرین کہ جب کا ہے یہ شکوہ
 کہ کہنہ جانکی مجھ کو جناب اقدس نے
 شعاع نور سے خورشید جسکے قبتے کی
 زبس کیا ہے مرصع او سے جو اہر سے
 اگر نہا دے یہ کہ باب و بان کے مصروف

مطلب
جو سرسبز و گریبان سے کر زبان پیدا
نہوں شامین جو چتری زمین کے کسود سے
وہ سرسبز و گریبان جو نہ خاک سے اولیٰ
گہبان زبان کو ہے طاقت ابریاں بیج

تعلقات سودا

ن

تر سے دیا کے چوٹی کا حد استغنا
وہ اپنے ایک شہر کے بارگاہ
میں ایک بیان کو کر کے شہر
میں اگر رو کے
کھا نہ تھا ہے دعا
جو کھانے کے پوچھے پائے
یاں تک پوچھے پائے
دل سے وہ مطلب نہیں کرے
اگر زمین پر
قطرہ کوہ پر
تجدد رفیع سے
جاسے اندازت سے
در کا نہیں نقش اپنے سما
سجاد سجاد کو دانتے قص
راہ خضر بن الرضا ہے
نہو دے یہ کچھ ہے
کیا ہے

[illegible]

جرس کی بھی کوئی فریاد سن نہیں سکتا
 سقر شرابے تیری غضب کے آتش کا
 گچھل کے آب ہوں کہہا خشک ہو دریا
 شہا اس عہد میں تیرے غضب کے موت
 صدائے رفتہ سے کہتی ہے کہ اچھپ
 کہا نے لائے یہ طاقت جو ہوسکے سیدھا
 بغیر خم کیے پشت اپنی سر اوٹھانہ چلا
 تیرے عدو میں یہ توت ہی مینے فرض کیا
 صفائے شست تیرا اوکو نیچے دکھلا
 اوسی صفائے نکل جائے تیر بھی تیرا
 تیرے عدو کو نہریت سے شوق ہوتا
 تو روح او کی پکارے کہ پہلے پاؤ بنا
 کرے وہ خون میں اعدا کے روز رزم شنا
 ملے جو کوہ کو گر خچہ غضب تیرا
 بجائے ہر بن موہو زبان نہو دے ادا
 کہ دو جہانیں جسامی رکھوں بیونچھسا
 کہ جان بلب ہوٹے جی نہیں نکل سکتا
 جو گھر کرے ہے میرے تن کے بیچ تیر بلا
 غبار غم میرے چہرہ پہ اس قدر چھپایا

فہیات سودا

[illegible]

۱۔ ملک حق سے ہے
 ۲۔ ملک حق سے ہے
 ۳۔ ملک حق سے ہے
 ۴۔ ملک حق سے ہے
 ۵۔ ملک حق سے ہے
 ۶۔ ملک حق سے ہے
 ۷۔ ملک حق سے ہے
 ۸۔ ملک حق سے ہے
 ۹۔ ملک حق سے ہے
 ۱۰۔ ملک حق سے ہے

[illegible]

تہذیب و سواد
۷۲
زاد کیا جان
نفس قدیم ہو
مومن تصور بنو
مقبول نہ ادا
عدل اور سکے
عہد اور سکے
میں باج و
میں شہنشاہ
ہیبت سے اور
منفق و عداوت
خدا دین کو
تو عدسے
کے ایسے
مجاہدین

[illegible]

لاہ قصبہ سکین سو او دھم یون او سیکار تھکے
 دود اور دود یون او سیکار تھکے
 لاہ قصبہ سکین سو او دھم یون او سیکار تھکے
 دود اور دود یون او سیکار تھکے
 لاہ قصبہ سکین سو او دھم یون او سیکار تھکے
 دود اور دود یون او سیکار تھکے
 لاہ قصبہ سکین سو او دھم یون او سیکار تھکے
 دود اور دود یون او سیکار تھکے

عرش کے دامن پر گریختین تو اونکا تنگ ہے
 جسکی میزان عدالت اتنی بے باںگ ہے
 گاہ کو باور تو رکنا کوہ سے ہمنگ ہے
 باز کا چڑیا کی خسا اوشیانہ چنگ ہے
 گلشن انصاف پر و سکے یک و رنگ ہے
 پردہ پوشی پر جواو سکے عالم کا آہنگ ہے
 خشک مان دریا میں پانی کوہی ہانگ ہے
 بسکہ منہیات پر عرصہ جہان کا تنگ ہے
 گلرخان کے خط نہیں آتش کے اوپر رنگ ہے
 روز و شب ہر ایکٹ مولک کے تلپن سرخنگ ہے
 زیر چوٹ سنگت اٹھہ روسیہ مردنگ ہے
 اوکی ہے یگنگ جو اونین لہج و لنگ ہے
 پیش ارباب ہم یہ دست زیر سنگ ہے
 کچھ سوا گل اشرفی کے سبز کرنا تنگ ہے
 یک قدم اناعد و کو راہ سو فر سنگ ہے
 خود و قاش زین و حصہ تاجد سے تنگ ہے
 بلک یہ تعریف تو اوکی برش کا تنگ ہے
 استخوان گو کیجیہ او کو تو ایک چورنگ ہے
 جس جگہ ہر سرد گرم کاوے پر تیرا شرننگ ہے

خاک در ایک ایسے کے ہون تیری سندھو کیا
 قبلہ دینا و دین سینے امام محسری
 ایک پلہ میں ہو کاہ مور و سکے لین کوہ
 پشت خارا آہوے صواہو وے پنجہ شیر کا
 ہے جاب اور آب شرمین بظان و مجرغ
 روی کار حشر سے پردہ کا اوٹھنا ہر محال
 ہے سموم قہر کا جس بر و بحر او پر خیال
 نہی سے تجھ امر کے اب یا امام المتقین
 چشم خواب میں شرب آتی ہے لینے کو پناہ
 مطرب اپنی آخرت کر یا دنا لان ہے سدا
 استخوان و پوست سے کھینچ ہی کھتا ہر باب
 میں گد لوگ تیرے در کے کہوں ہمت سو کیا
 کہہ سلیمان سے نگین اپنے پہ تو نازان ہنو
 اوس زمین کو جس پر و سکاوست سیا فگن
 منہ پتہ برق دم الماس پیکر کے تیرے
 گر میر خوشن یہ ہو مید انہن و سایہ فگن
 پر نہیں یہ صفت او سکے جویان میں کیلئے
 آسمان سے تازمین اور گا و سے ہی تلک
 لیتے ہی تعلیم و مان ہر روز آ کر گرد باد

قصبہ
 درمیت حلیہ سالار حسن امام ہمدانی

کلیات سودا

آخر از زبان صلوات اللہ علیہ
 چون غنچہ چمن سے تھکے ہر خوش
 دی سوزان و دین میں دیکھن جویاں
 جگر کسی کو کہے کیجیہ جیش
 مارا آسمان کے کجیہ ناخن لال
 اجڑا سے کار بند عالم کا او
 جیشیم عاشقان میں جباری باتصال
 روشن ہے شمع کشتہ کی چور جلال
 رشتہ کہ بعد میں تیرے چور جلال
 لاشیں طبعیوں سے تیرے چور جلال
 کھانے پر غور کو چون تیرے چور جلال
 جو کھانے پر غور کو چون تیرے چور جلال

لاہ قصبہ سکین سو او دھم یون او سیکار تھکے
 دود اور دود یون او سیکار تھکے
 لاہ قصبہ سکین سو او دھم یون او سیکار تھکے
 دود اور دود یون او سیکار تھکے
 لاہ قصبہ سکین سو او دھم یون او سیکار تھکے
 دود اور دود یون او سیکار تھکے
 لاہ قصبہ سکین سو او دھم یون او سیکار تھکے
 دود اور دود یون او سیکار تھکے

اس کا دل ان کو چھوڑ دے اور اس کا دل اس کے لئے رہے
 اس کا دل ان کو چھوڑ دے اور اس کا دل اس کے لئے رہے
 اس کا دل ان کو چھوڑ دے اور اس کا دل اس کے لئے رہے
 اس کا دل ان کو چھوڑ دے اور اس کا دل اس کے لئے رہے

<p>وہ چاہتی ہے جا ناز تلے زابد و کا عیب ہم پر سدا رکھے تے گلزارت کو سرام ہر روز اوٹھ کے غنچہ گل کو کرے سہ تنگ وجہ او سکے ہاتھ سے دل نہ رشت فارخار ایدل غرض کیوں نہ دے چین آسمان حامل نہو سوائے شفقت کے اور کچھ ہم پست فطرتوں پہ چلی کتب تیغ چرخ</p>	<p>دیتا ہے راز عشق کو پردہ سے یہ نکال خون بہا تیغ خزان پر کرے حلال ہر شب کھے ہے خاطر بلبل کو پر طال گر سخت سخت ہے جگر گوہ کو خیال شکوہ نہ کر تو اس سے کہ ناحق ہے جدال آہن کو سرد کو ٹپتے کرتا ہزار سال دوری او دوری اب جد ہر روز ہیں چال</p>
---	--

گر ہو شعور اس سے سچا میں کشاد کار
 اس مطلع دوم کو پڑھیں جسکے حبال

<p>گردون سے کار بستہ کھلے کیونکہ ہر محال پس کیسے ضرور تھا جو کیا شکوہ سپہر خواہش ہے دو جہان کی اگر تو زبان سے جہدی ہادی وہ کہ گراؤ سکا نہ ہو سے حفظ کھل جائے سب میں کی گرہ آب میں ابھی جسکے قدم سے گلشن دنیائے یہ شرف شبنم نہیں کہ چہرہ گل پر ہر ایک رات میں قدم سے اسکے جہان میں خوشی تہ ممکن نہیں کہ رات کو شاخ درخت پر او سکا قدم نہ ہو سے جہان کے جو زمین</p>	<p>ہرگز نہیں ہے عقدہ کشا ناخن ہلال ایدل تو ہر زہ کوئی سے اپنی زبان سجال جزمج شاہ ستر و عین مست سخن نکال مرکز کو خاک کے تو قوسی ہے یہ احتمال نے شرق تا مغرب جنوب او تا شمال پایا کہ وہ سمانہ سکے عرش کا حیاں کرتا ہے عرش سے عرق شرم انفعال نازل ہوئی ہے اسقدر بصورت ملال رکھتا ہو مرغ سر کے تئیں اپنے زیر بال کب چاہے عنصر و زمین ہے جد اعتدال</p>
--	--

اس کا دل ان کو چھوڑ دے اور اس کا دل اس کے لئے رہے
 اس کا دل ان کو چھوڑ دے اور اس کا دل اس کے لئے رہے
 اس کا دل ان کو چھوڑ دے اور اس کا دل اس کے لئے رہے
 اس کا دل ان کو چھوڑ دے اور اس کا دل اس کے لئے رہے

۵۷
 حیات سودا
 اس کا دل ان کو چھوڑ دے اور اس کا دل اس کے لئے رہے
 اس کا دل ان کو چھوڑ دے اور اس کا دل اس کے لئے رہے
 اس کا دل ان کو چھوڑ دے اور اس کا دل اس کے لئے رہے
 اس کا دل ان کو چھوڑ دے اور اس کا دل اس کے لئے رہے

اس کا دل ان کو چھوڑ دے اور اس کا دل اس کے لئے رہے
 اس کا دل ان کو چھوڑ دے اور اس کا دل اس کے لئے رہے
 اس کا دل ان کو چھوڑ دے اور اس کا دل اس کے لئے رہے
 اس کا دل ان کو چھوڑ دے اور اس کا دل اس کے لئے رہے

بسم الله الرحمن الرحيم

[illegible]

در سالین
فصلی که در این ماه شاه غازی
بنامش پدید آمد
بجای آنکه در این ماه
بجای آنکه در این ماه
بجای آنکه در این ماه

فلک بارگاہ عالم پر بادشاہ غازی
 قصیدہ در شای شاہ جہاں خسرو
 اہل عالم کی تعظیم اور دنیا کی تائید
 اہل عالم کی تعظیم اور دنیا کی تائید

بساں شستہ کہ دانوں میں سب کے ہوئے
 یہ نام پاک کہ کہتے ہیں جسکو عالم گیر
 سجا ہے شجہ سلیمان جلال گریسے
 علم مرتبہ تیرا نظر کرے جو کوئی
 شہا جو نسب تیرا آفتاب کو پہونچا
 نہیں کلف یہ فلک سیر کا تیرے لیکر
 کرے جب آئینکا تو عزم پشت پر او سکے
 جدھر کو ہو تو جلو ریز پھر تیرے آگے
 جہاں پناہ تیرے درگاہ عدالت میں
 جلے جو شام کو پروانہ بزم میں تیرے
 شرار شک سے خاشاک کو چوہو پیچھے ضر
 کرم بھی اتنا ہی تیرا ہے خلق کے اوپر
 اسبہ رغو تیرا اگر نہ بیچ ضامن ہو
 جوش فیض تو کھوئے کسی پیش منہ
 کرے ہے عرض یہ سودا اجناس میں
 تہجہ آستان پہلے اب مدد طالع کے
 بس اب جہان میں کوئی خوش نصیب مجھسا
 کیا میں عرض کہ آنے سے زیر پاں ہما
 پراونکو اوج سعادت سے میر کیا نسبت

تیرے دلا کو ہے اس طرح دلونین راہ
 خدا ہمیشہ رکھے زریب وزینت اقواہ
 کہ ہے وزیر کا تیرے خطاب آصف جاہ
 ہے فلک ہی کو اواد سکے بزرگ شمع نگاہ
 ہر آسمان نے پھینکی ہے آسمان پہ کلاہ
 بغل میں غاشیہ اپنے چلے ہے شرب ماہ
 رکاب داب کے اقبال بولی لبم اللہ
 ظفر جو طر قوبولے تو فتح پیش نگاہ
 کیو دیو سے اذیت کوئی معاذ اللہ
 تو صبح شمع کے آتا ہے سر پہ روز سیاہ
 لے آوے کھینچ کے دیوان میں کوہ کویر کاہ
 کاب و فور سے خالق ہی جسکے ہے آگاہ
 کوئی نکر کے ہرگز کسی طرح کا گتہ
 تو موج آب گہر سے وہ نکلے کر کے شنہ
 زمانہ چاہے تھا مجھ کو رکھے بحال تبہ
 ہوا ہے آن کے حاضر یہ بندہ درگاہ
 امید جسکی برائی ہوا تیری خاطر خواہ
 جنھیں حصول جو بشید کسی شوکت و جاہ
 وہ پہونچے غفلت بہا تک میں تا بطل اللہ

فلک بارگاہ عالم پر بادشاہ غازی
 قصیدہ در شای شاہ جہاں خسرو
 اہل عالم کی تعظیم اور دنیا کی تائید
 اہل عالم کی تعظیم اور دنیا کی تائید

کلمات سودا
 مسرت از دست اسمن جوا سجا
 بعدل ہے تیرا تو ہی کو خضعت
 کرنے سے اب غدی سے تاج
 خنجر کے گلے پہنچے عجب
 بگیرین گاہی عود سار میں ایک
 پہونچا نہیں ہے عود سار میں ایک
 از دست غلب کوئی آہا ہے سجا
 عیت سے کا پٹی ہے سجا
 پہونچا نہیں ہے سجا
 سامان تیرے روزی ہے سجا
 پہونچا نہیں ہے سجا
 سامان تیرے روزی ہے سجا

رانوں میں اسکو صورت سجا
 گلگون

[illegible]

ہرگز نہ ہو کہ اس کی طرف سے کوئی چیز نہ آئے
 ہرگز نہ ہو کہ اس کی طرف سے کوئی چیز نہ آئے
 ہرگز نہ ہو کہ اس کی طرف سے کوئی چیز نہ آئے
 ہرگز نہ ہو کہ اس کی طرف سے کوئی چیز نہ آئے
 ہرگز نہ ہو کہ اس کی طرف سے کوئی چیز نہ آئے
 ہرگز نہ ہو کہ اس کی طرف سے کوئی چیز نہ آئے
 ہرگز نہ ہو کہ اس کی طرف سے کوئی چیز نہ آئے
 ہرگز نہ ہو کہ اس کی طرف سے کوئی چیز نہ آئے
 ہرگز نہ ہو کہ اس کی طرف سے کوئی چیز نہ آئے
 ہرگز نہ ہو کہ اس کی طرف سے کوئی چیز نہ آئے

یہی چاہے کہ کچھ پاس سے اوسکے نہ سرک
 لنگ کے دل میں آجائے کہ لڑجھاگ و چک
 و لغشیں یوں ہوا میرے کہ بلاشبہ شک
 لنگ کے چھاتی سے صفا کے سبب ہے ٹھلک
 تھی وہ ایک آہوے دیکھ لیے چیتے کی لپک
 یوں حیا کو ہتی ہے مجھ سے کہیں ایسا نہ بک
 اوس سے بھی چھوٹے ہے آنکھ آنسے اگر عجب لنگ
 جلوے شمع کا پامال حسد ہو دسے نمک
 خون تر دسدا شیریں سے چاہے وہ گنگ
 سر سے لے اوس قدر عیا کی گئی پانوں لنگ
 سرور کی بیخ سے پھولا گل اور نگ اتنگ
 لنگ آجائے قیامت تو یہ بولے کہ سرک
 موجب شور ہو غلغل کی پاؤں کی چٹنگ
 موج دریا بھی اوسے دیکھے تورہ جاکو ٹنگ
 کو تو بجلی کی کہوں یا کہوں شعلہ کی چک
 ویسی ہی عطی کی بودی ہی سوند ہی کی جک
 کسیکو ہشت کہہ دو ٹھنڈا کسیکو دوست و دیک
 بادہ جون ساغر کبریت سے جاتا ہے چھلک
 کہ میں دلی طرف دیکھ کے اللہ معک

پیاری پیاری وہ لکھنؤ نہیں ایسی نگاہ
 بچ قصد کے ڈال سے تو ہاتھ ان پر
 ناف کے حسن کو اوسکے جو کیا سینے قیاس
 نرگسی چشم کوئی ہو گا کہ جسکی یہ آنکھ
 کہ اوسکی بین نہ بھی کہہ دوں اوسکا وصف
 آگے تو کہہ نہیں سکتا میں کچھ اور تعریف
 پس میں زانو کو ہوں کیا کہہ دوں ہن آئینہ
 آہ جس بزم میں اوس سابق بلورین کا ذکر
 بہشت پاچھینے رہے ایسی سے مجھ کو نکل
 وقت نظارہ میری جب نگہ دیدہ غور
 فراق پا لگی کہنے کہ نہ کھیا ہو گا
 قیامت ایسا ہے کہ ہنگام خرام اوسکے اگر
 قدم اس درج سے رکھے ہے کہ سہ عالم کا
 کج و کج چلے جطرح ہو اٹھیلی سے
 زرق برق ایسی ہے پوشاک میں اوسکے کہ جسے
 جیسی سج سے تھی گھٹیا حامل گل کی
 کیفی یہاں تک کہ یہ انداز سخن میں اوسکے
 بات اس لطیف سے بہت تھی دہن اوسکے
 غرض اس شکل سے آئی جو نظر وہ کافر

یہی چاہے کہ کچھ پاس سے اوسکے نہ سرک
 لنگ کے دل میں آجائے کہ لڑجھاگ و چک
 و لغشیں یوں ہوا میرے کہ بلاشبہ شک
 لنگ کے چھاتی سے صفا کے سبب ہے ٹھلک
 تھی وہ ایک آہوے دیکھ لیے چیتے کی لپک
 یوں حیا کو ہتی ہے مجھ سے کہیں ایسا نہ بک
 اوس سے بھی چھوٹے ہے آنکھ آنسے اگر عجب لنگ
 جلوے شمع کا پامال حسد ہو دسے نمک
 خون تر دسدا شیریں سے چاہے وہ گنگ
 سر سے لے اوس قدر عیا کی گئی پانوں لنگ
 سرور کی بیخ سے پھولا گل اور نگ اتنگ
 لنگ آجائے قیامت تو یہ بولے کہ سرک
 موجب شور ہو غلغل کی پاؤں کی چٹنگ
 موج دریا بھی اوسے دیکھے تورہ جاکو ٹنگ
 کو تو بجلی کی کہوں یا کہوں شعلہ کی چک
 ویسی ہی عطی کی بودی ہی سوند ہی کی جک
 کسیکو ہشت کہہ دو ٹھنڈا کسیکو دوست و دیک
 بادہ جون ساغر کبریت سے جاتا ہے چھلک
 کہ میں دلی طرف دیکھ کے اللہ معک

یہی چاہے کہ کچھ پاس سے اوسکے نہ سرک
 لنگ کے دل میں آجائے کہ لڑجھاگ و چک
 و لغشیں یوں ہوا میرے کہ بلاشبہ شک
 لنگ کے چھاتی سے صفا کے سبب ہے ٹھلک
 تھی وہ ایک آہوے دیکھ لیے چیتے کی لپک
 یوں حیا کو ہتی ہے مجھ سے کہیں ایسا نہ بک
 اوس سے بھی چھوٹے ہے آنکھ آنسے اگر عجب لنگ
 جلوے شمع کا پامال حسد ہو دسے نمک
 خون تر دسدا شیریں سے چاہے وہ گنگ
 سر سے لے اوس قدر عیا کی گئی پانوں لنگ
 سرور کی بیخ سے پھولا گل اور نگ اتنگ
 لنگ آجائے قیامت تو یہ بولے کہ سرک
 موجب شور ہو غلغل کی پاؤں کی چٹنگ
 موج دریا بھی اوسے دیکھے تورہ جاکو ٹنگ
 کو تو بجلی کی کہوں یا کہوں شعلہ کی چک
 ویسی ہی عطی کی بودی ہی سوند ہی کی جک
 کسیکو ہشت کہہ دو ٹھنڈا کسیکو دوست و دیک
 بادہ جون ساغر کبریت سے جاتا ہے چھلک
 کہ میں دلی طرف دیکھ کے اللہ معک

یہی چاہے کہ کچھ پاس سے اوسکے نہ سرک
 لنگ کے دل میں آجائے کہ لڑجھاگ و چک
 و لغشیں یوں ہوا میرے کہ بلاشبہ شک
 لنگ کے چھاتی سے صفا کے سبب ہے ٹھلک
 تھی وہ ایک آہوے دیکھ لیے چیتے کی لپک
 یوں حیا کو ہتی ہے مجھ سے کہیں ایسا نہ بک
 اوس سے بھی چھوٹے ہے آنکھ آنسے اگر عجب لنگ
 جلوے شمع کا پامال حسد ہو دسے نمک
 خون تر دسدا شیریں سے چاہے وہ گنگ
 سر سے لے اوس قدر عیا کی گئی پانوں لنگ
 سرور کی بیخ سے پھولا گل اور نگ اتنگ
 لنگ آجائے قیامت تو یہ بولے کہ سرک
 موجب شور ہو غلغل کی پاؤں کی چٹنگ
 موج دریا بھی اوسے دیکھے تورہ جاکو ٹنگ
 کو تو بجلی کی کہوں یا کہوں شعلہ کی چک
 ویسی ہی عطی کی بودی ہی سوند ہی کی جک
 کسیکو ہشت کہہ دو ٹھنڈا کسیکو دوست و دیک
 بادہ جون ساغر کبریت سے جاتا ہے چھلک
 کہ میں دلی طرف دیکھ کے اللہ معک

چنانچہ اس نے اپنے دوستوں کو بلوایا اور ان سے کہا کہ میں نے ایک نیا کام سوچا ہے جس سے ہم سب کو فائدہ ہوگا۔
 اس نے کہا کہ میں نے ایک نیا کام سوچا ہے جس سے ہم سب کو فائدہ ہوگا۔
 اس نے کہا کہ میں نے ایک نیا کام سوچا ہے جس سے ہم سب کو فائدہ ہوگا۔

بہت اوسکی نظر کیجے تو ایک آن کے پچ
 ویسی پہونچو ہے دو صد بار بیطلع لبتیک

مطلع

تجھے ممنون فقط روئے زمین پر ہر یک
 ہوگا ہر ہاتھ آگے جو صاحب نیاں
 آگے تجھے جو کرم کے صدق پر گو ہر
 چل سکے ہے نہ کسی امر میں تدبیر حکیم
 حلم تیرے کے جو ہر وزن فلک کے کچھ شے
 ہاتھ جام میں ہے یہ کہ تیرے وقت خرام
 صد مہ ایسا کہ گام زمین کو پہونچے
 دست دوران سے الیا کا یہ رشتہ کار
 پیل دنیا نہیں کچھ پیل کا لپٹہ کو کام
 تیکو ملک کے میدان میں صفت مردان
 وہ جوان تو ہے کہ لگے سے تیرے رستم بھی
 اور شہرے بھی کوئی آن تو حق نے دی ہے
 اوسکے مرکب سے ملا کر وہیں مرکب اپنا
 مدی جب زور سے دی چرخ زمین پر تو اسے
 کوہ ہر ایک اچھل کر جو زمین پر بیٹھے
 کیوں نہ کوں لمن الملک تو مارے ہر دم

بار حسان سے تیرے جے روتا پشت فلک
 برق ہو کر بنسم او سے مارے جھلک
 مٹھی اوسکی ہے جسے سنگے بند چپک
 مھر سے اس کے تیرے وہ نہ لے تا دستک
 ڈال دیو سے زرہ ہو خطا کوئی ملک
 ہووے درجہ بھی اگر مرکز خالی کو دھمک
 شاذین برجہ وہ کچھ اسے تو کھلی نہ سک
 نعرہ تہ کی سمیت سے ترے ہا پٹھانک
 حول قوت سے تیرے چاہئے ملک سا کو لک
 سامنے آنے تیرے کون ہے ایسا مردک
 گھاو سر مار نعل جاسے بے پانو کھسک
 دست و بازو میں تیرے قوت و قدرت یہاں تک
 ہاتھ شکے میں ہے اور زمین کے خانہ سی اوچک
 کمر دائرہ خاک میں آوے یہ لچک
 توڑ کر دے سا چو کرے پشت سک
 جب تیری تیغ میں ہو جو ہر برش یہاں تک

مطلع

اوسکے گنگا کی اندر سے چپک
 کشتان میں ہے وہ کوہ اور خطے میں چل رہا
 شیشے میں ہے او خطے میں چل رہا
 عرش رفت میں ہے او خطے میں چل رہا

حیات سورا

زمین زمین سے کس جس گہری اوسکی ملک
 جھول برادو کس ستاروں کو کون کون کس
 اوسکے خیم میں انہیں کو کس کو کس کو کس
 بیسی نے ہاتھ نکالے کس کو کس کو کس
 رزمیدان اوسے دیکھو تو دلار است
 سانسے دمانے نہ ہلنے کو کس کو کس
 دافین یک دہ تو تو کس کو کس کو کس

اس نے کہا کہ میں نے ایک نیا کام سوچا ہے جس سے ہم سب کو فائدہ ہوگا۔
 اس نے کہا کہ میں نے ایک نیا کام سوچا ہے جس سے ہم سب کو فائدہ ہوگا۔
 اس نے کہا کہ میں نے ایک نیا کام سوچا ہے جس سے ہم سب کو فائدہ ہوگا۔

نہیں ہے بات سوائے قدر فہم نہ ہو
 زمین کی چھائی کو دیا ہے آسیا ہی سے
 ہاں پر بھی اس گھٹ و گوستے ہے سب کا
 کہ جسدن اوس پہ ہماری تو باندہ کر ہو
 بیان میں کیا کروں سامان تیرے شکر کا
 لگان میں غلوں کے آتا ہے دیکھ کر یہ نگاہ
 ستم جہاں سے تیرا عدل یوں کرے محرم
 یہ پرورش ہے جہاں کی تیری عداست ہے
 جو کینچی یا دین تجھ خلق کے چمن نقاش
 نہیب قبر ترا ہو جو کبر و براو پر
 وہ کہہ کوئی ہے پر وہ عدم کے منہ

نہیں ہے بات سوائے قدر فہم نہ ہو
 زمین کی چھائی کو دیا ہے آسیا ہی سے
 ہاں پر بھی اس گھٹ و گوستے ہے سب کا
 کہ جسدن اوس پہ ہماری تو باندہ کر ہو
 بیان میں کیا کروں سامان تیرے شکر کا
 لگان میں غلوں کے آتا ہے دیکھ کر یہ نگاہ
 ستم جہاں سے تیرا عدل یوں کرے محرم
 یہ پرورش ہے جہاں کی تیری عداست ہے
 جو کینچی یا دین تجھ خلق کے چمن نقاش
 نہیب قبر ترا ہو جو کبر و براو پر
 وہ کہہ کوئی ہے پر وہ عدم کے منہ

نہیں ہے بات سوائے قدر فہم نہ ہو
 زمین کی چھائی کو دیا ہے آسیا ہی سے
 ہاں پر بھی اس گھٹ و گوستے ہے سب کا
 کہ جسدن اوس پہ ہماری تو باندہ کر ہو
 بیان میں کیا کروں سامان تیرے شکر کا
 لگان میں غلوں کے آتا ہے دیکھ کر یہ نگاہ
 ستم جہاں سے تیرا عدل یوں کرے محرم
 یہ پرورش ہے جہاں کی تیری عداست ہے
 جو کینچی یا دین تجھ خلق کے چمن نقاش
 نہیب قبر ترا ہو جو کبر و براو پر
 وہ کہہ کوئی ہے پر وہ عدم کے منہ

نہیں ہے بات سوائے قدر فہم نہ ہو
 زمین کی چھائی کو دیا ہے آسیا ہی سے
 ہاں پر بھی اس گھٹ و گوستے ہے سب کا
 کہ جسدن اوس پہ ہماری تو باندہ کر ہو
 بیان میں کیا کروں سامان تیرے شکر کا
 لگان میں غلوں کے آتا ہے دیکھ کر یہ نگاہ
 ستم جہاں سے تیرا عدل یوں کرے محرم
 یہ پرورش ہے جہاں کی تیری عداست ہے
 جو کینچی یا دین تجھ خلق کے چمن نقاش
 نہیب قبر ترا ہو جو کبر و براو پر
 وہ کہہ کوئی ہے پر وہ عدم کے منہ

نہیں ہے بات سوائے قدر فہم نہ ہو
 زمین کی چھائی کو دیا ہے آسیا ہی سے
 ہاں پر بھی اس گھٹ و گوستے ہے سب کا
 کہ جسدن اوس پہ ہماری تو باندہ کر ہو
 بیان میں کیا کروں سامان تیرے شکر کا
 لگان میں غلوں کے آتا ہے دیکھ کر یہ نگاہ
 ستم جہاں سے تیرا عدل یوں کرے محرم
 یہ پرورش ہے جہاں کی تیری عداست ہے
 جو کینچی یا دین تجھ خلق کے چمن نقاش
 نہیب قبر ترا ہو جو کبر و براو پر
 وہ کہہ کوئی ہے پر وہ عدم کے منہ

نہیں ہے بات سوائے قدر فہم نہ ہو
 زمین کی چھائی کو دیا ہے آسیا ہی سے
 ہاں پر بھی اس گھٹ و گوستے ہے سب کا
 کہ جسدن اوس پہ ہماری تو باندہ کر ہو
 بیان میں کیا کروں سامان تیرے شکر کا
 لگان میں غلوں کے آتا ہے دیکھ کر یہ نگاہ
 ستم جہاں سے تیرا عدل یوں کرے محرم
 یہ پرورش ہے جہاں کی تیری عداست ہے
 جو کینچی یا دین تجھ خلق کے چمن نقاش
 نہیب قبر ترا ہو جو کبر و براو پر
 وہ کہہ کوئی ہے پر وہ عدم کے منہ

میں نے اپنے ہر ایک دوست کو یہ شعر سنایا ہے کہ
 ہر ایک نے کہا کہ یہ شعر بہت خوبصورت ہے
 میں نے کہا کہ یہ شعر تو بہت ہی دلکش ہے
 ہر ایک نے کہا کہ یہ شعر تو بہت ہی دلکش ہے
 میں نے کہا کہ یہ شعر تو بہت ہی دلکش ہے
 ہر ایک نے کہا کہ یہ شعر تو بہت ہی دلکش ہے
 میں نے کہا کہ یہ شعر تو بہت ہی دلکش ہے
 ہر ایک نے کہا کہ یہ شعر تو بہت ہی دلکش ہے
 میں نے کہا کہ یہ شعر تو بہت ہی دلکش ہے

<p>فرہ کھے تہ صاحب فرنگ ناکٹ ہنگ رکھتے ہیں جکے لفظ تہ رنگ رنگ ہنگ کہتے سخن کا وسوسہ تنگ رنگ ہنگ کرتا ہے ان پتہ قافیہ کو تنگ رنگ ہنگ سمجھتے سخن کو کیا کوئی خرچہ تنگ ہنگ پہونچا ہے جسکے لاکھوں ہی فرنگ ہنگ</p>	<p>جسجا کہ میں لغات فراہم کروں تو وہاں آئیہ سخن پیمانے کے شکل کا زہن راوس سے یہ نہ پھر میں انجے جبرج صنعت میں شعر کے نزل پنج بیت کا محکو ہنگ بحر معانی سے کام ہے یعنی شجاع الدروہ بہادر کے فیض کا</p>
--	--

کراس غزل کو غور کہ تیری جناب میں
 داوا اسکا چاہتا ہی ہر رنگ رنگ ہنگ

غزل

<p>کچھ ایک اچھین میں بہرنگ رنگ ہنگ یار و وقار دل کے ہیں بہرنگ رنگ ہنگ پہونچا سکے ہے کوئی بہرنگ رنگ ہنگ ہم بادہ آمین خوب ہے بہرنگ رنگ ہنگ رکھتا ہے یار بن غم وہم رنگ رنگ ہنگ اتنا بھی دیر کا جو رکھے تو بہرنگ رنگ ہنگ جون گلستان کھے ہے بہرنگ رنگ ہنگ سیف و قلم کا دیکھ تیرے رنگ رنگ ہنگ یاقوت کو تو بخشے بہرنگ رنگ رنگ ہنگ جانے نہ دے زواریہ جنگ رنگ رنگ ہنگ</p>	<p>دیکھا جو دیر کعبہ بہرنگ رنگ ہنگ گونا پرستش اونکی جو پانا اوٹھو کچھ پنج کیا تجھ لبوں سے لعل کو نیت کا لکھ لکھ طرح ساتی نے جبر کے جام زمرہ کو یہ کعب سو و امین کیا کہوں درو دیوار باغ کا جس محکو ختم ہے کہ میرے سخن کے پنج تیری تو وہ زبان ہے کہ جبر پر آن لکھن مریج تنگ ہے لیکے مظار و سوجرخ پر لیکر قلم جو ہاتھ کر سے کوہ پر نگاہ جیتا کچھ عدد کے تین تیرے سیف کا</p>
---	---

یہ شعر بہت ہی دلکش ہے
 ہر ایک نے کہا کہ یہ شعر تو بہت ہی دلکش ہے
 میں نے کہا کہ یہ شعر تو بہت ہی دلکش ہے
 ہر ایک نے کہا کہ یہ شعر تو بہت ہی دلکش ہے
 میں نے کہا کہ یہ شعر تو بہت ہی دلکش ہے
 ہر ایک نے کہا کہ یہ شعر تو بہت ہی دلکش ہے
 میں نے کہا کہ یہ شعر تو بہت ہی دلکش ہے
 ہر ایک نے کہا کہ یہ شعر تو بہت ہی دلکش ہے
 میں نے کہا کہ یہ شعر تو بہت ہی دلکش ہے

یہ شعر بہت ہی دلکش ہے
 ہر ایک نے کہا کہ یہ شعر تو بہت ہی دلکش ہے
 میں نے کہا کہ یہ شعر تو بہت ہی دلکش ہے
 ہر ایک نے کہا کہ یہ شعر تو بہت ہی دلکش ہے
 میں نے کہا کہ یہ شعر تو بہت ہی دلکش ہے
 ہر ایک نے کہا کہ یہ شعر تو بہت ہی دلکش ہے
 میں نے کہا کہ یہ شعر تو بہت ہی دلکش ہے
 ہر ایک نے کہا کہ یہ شعر تو بہت ہی دلکش ہے
 میں نے کہا کہ یہ شعر تو بہت ہی دلکش ہے

یہ شعر بہت ہی دلکش ہے
 ہر ایک نے کہا کہ یہ شعر تو بہت ہی دلکش ہے
 میں نے کہا کہ یہ شعر تو بہت ہی دلکش ہے
 ہر ایک نے کہا کہ یہ شعر تو بہت ہی دلکش ہے
 میں نے کہا کہ یہ شعر تو بہت ہی دلکش ہے
 ہر ایک نے کہا کہ یہ شعر تو بہت ہی دلکش ہے
 میں نے کہا کہ یہ شعر تو بہت ہی دلکش ہے
 ہر ایک نے کہا کہ یہ شعر تو بہت ہی دلکش ہے
 میں نے کہا کہ یہ شعر تو بہت ہی دلکش ہے

[illegible]

عدل حکام بود لازم است که این را بجا آورند
 جادون اس مصلحتی که این را بجا آورند
 مصلحت مصلحتی که این را بجا آورند
 در این فطره است که این را بجا آورند
 که این را بجا آورند
 است عام این را بجا آورند
 با همه جهالت این را بجا آورند
 بهر چیزی که این را بجا آورند

[illegible]

قصیدہ در مدح خواجہ پیر الملک
آصف اللہ کی خانہ دارم خجند
گفت اب یہ ہر بان ہو دے
جون تگرے اور درخشان ہو دے
دغل کیا ہے کہ اوسکے بیٹے کا یہ

۹۰

اسی انسان پر گمان ہووے
کسی کو استغفار ہے استغفار
خاطر سے نہ ہو جو یہ
نہیں کہ اس کی زبان ہووے
جو وہ چھوڑے کہ مذہب ہے
بجود کچلنا یوں کہ ہر کسی
استغفار نہ کرے کہ نہیں
کسی قسط میں ہووے

[illegible]

محبوب اور سبقت و لطافت تھی کیونکہ
لیکن انھوں کو آدمی کہیے کہ دیود و
ایمر سے بان و ریکلہ و توپ متصل
بڑھ بڑھ کیا آخر سن وہ لگے تو پین و غنہ
لیکن مین تجھ سے کیا کہوں یا راد سکھری
تھی کرتیان تلنگون کی مانس دلالہ زار
توپین جو داغے تھے قیلو نے آن آن
کجھال مثل رعد کے کڑ کے تھی دمدم
بار و دو گو لہ توپ مین تھا یا وہ باد تھی
فرصت کس نے اتنی پانی کہ وہ کرے
ہر ایک جا یہی نظر آیا ہر ایک کو
اوڑتے تھے یوں پایا وہ کہ تو دیکھو روئی
تھے ہاتھیوں پہ بیٹھے جو حافظ کسے نہیں
وہ بھاگے اس طرح کہ یہ کہتی تھی او کو خلوت
نے لڑنے کے حواس تھے نہ بھاگنی کا ہوش
باور ہی کیو اسکو تو لے یا راد سکھری
جیدہ کو او سکا تھکا دھکا دھکا کو وہ چلا
ہو غصہ تو لاش کی حافظ کے ذکر کیا
حافظ کی لاش ہم سے نہ اٹھی تو زہ فہم

[illegible]

کاش اوسکے سب سے بڑی دولت تھی کہ وہ اپنے ہر کام میں ہرگز ہار نہ کھاتا۔
 کاش اوسکے سب سے بڑی دولت تھی کہ وہ اپنے ہر کام میں ہرگز ہار نہ کھاتا۔
 کاش اوسکے سب سے بڑی دولت تھی کہ وہ اپنے ہر کام میں ہرگز ہار نہ کھاتا۔

خوان نعمت نہیں ہے ایک کایون
 عیش عشرت سے جسے اوس ساز
 ہے جو کچھ جس نے ہے اوسکی عطا
 دیکھ کر جسکو خلق بولے ہے
 پرورش کسکو یون ضعیفون کی
 در دولت سر اٹک تیرے
 کم نفل جو نظر پڑی تیری
 ہے خلا تو محال ہے یہ سخن
 سب جگہ ہے بلا مگر خالی
 اکین سے گردون کے عمر بھر ہے دو
 چنیر بے قدر کو جو دے تو قدر
 کیا عجب ہے تیری مروت کا
 نعل و یاقوت کی طرح اوس جا
 دہر میں حسن خلق سے تیرے
 بوسے مذکور خلق کے فی الفور
 جاے بجا تیرے تسلیم میں
 ذرہ خاک کی حفاظت کون
 سنگ اس عہد میں ہو دیاں پانی
 آگے تجھے تیغ کے عہد کا اگر

جس پہ تاسو نہ میہان ہو دے
 پیر ہو کوئی یا جوان ہو دے
 آصف الدرد و المرحبان ہو دے
 تو ہو اور عسر جاودان ہو دے
 تجھ سوا زیر آسمان ہو دے
 پہو پہنچے تیشہ تو پہلوان ہو دے
 وہ بذیل تو نگران ہو دے
 حکما کا غلط کہان ہو دے
 تیرنج شمش سے بحر و کان ہو دے
 جس پہ یکدم تو مہربان ہو دے
 قدر زانوں میں ارخان ہو دے
 جس جگہ نہ کرا وریان ہو دے
 آج آتش کے تن میں جان ہو دے
 خلق رطب اللسان جان ہو دے
 دہر میں خلق عطر دان ہو دے
 کب تو انا سے ناتوان ہو دے
 باو مت نہ کہے پاسبان ہو دے
 شیشہ گر کی جہان دکان ہو دے
 دل پہاڑ آہن استخوان ہو دے

جس پہ تاسو نہ میہان ہو دے
 پیر ہو کوئی یا جوان ہو دے
 آصف الدرد و المرحبان ہو دے
 تو ہو اور عسر جاودان ہو دے
 تجھ سوا زیر آسمان ہو دے
 پہو پہنچے تیشہ تو پہلوان ہو دے
 وہ بذیل تو نگران ہو دے
 حکما کا غلط کہان ہو دے
 تیرنج شمش سے بحر و کان ہو دے
 جس پہ یکدم تو مہربان ہو دے
 قدر زانوں میں ارخان ہو دے
 جس جگہ نہ کرا وریان ہو دے
 آج آتش کے تن میں جان ہو دے
 خلق رطب اللسان جان ہو دے
 دہر میں خلق عطر دان ہو دے
 کب تو انا سے ناتوان ہو دے
 باو مت نہ کہے پاسبان ہو دے
 شیشہ گر کی جہان دکان ہو دے
 دل پہاڑ آہن استخوان ہو دے

۹۱
 کلمات سورت

پس کہ اگر آدم آسمان ہو دے
 عیش عشرت سے جسے اوس ساز
 ہے جو کچھ جس نے ہے اوسکی عطا
 دیکھ کر جسکو خلق بولے ہے
 پرورش کسکو یون ضعیفون کی
 در دولت سر اٹک تیرے
 کم نفل جو نظر پڑی تیری
 ہے خلا تو محال ہے یہ سخن
 سب جگہ ہے بلا مگر خالی
 اکین سے گردون کے عمر بھر ہے دو
 چنیر بے قدر کو جو دے تو قدر
 کیا عجب ہے تیری مروت کا
 نعل و یاقوت کی طرح اوس جا
 دہر میں حسن خلق سے تیرے
 بوسے مذکور خلق کے فی الفور
 جاے بجا تیرے تسلیم میں
 ذرہ خاک کی حفاظت کون
 سنگ اس عہد میں ہو دیاں پانی
 آگے تجھے تیغ کے عہد کا اگر

جس پہ تاسو نہ میہان ہو دے
 پیر ہو کوئی یا جوان ہو دے
 آصف الدرد و المرحبان ہو دے
 تو ہو اور عسر جاودان ہو دے
 تجھ سوا زیر آسمان ہو دے
 پہو پہنچے تیشہ تو پہلوان ہو دے
 وہ بذیل تو نگران ہو دے
 حکما کا غلط کہان ہو دے
 تیرنج شمش سے بحر و کان ہو دے
 جس پہ یکدم تو مہربان ہو دے
 قدر زانوں میں ارخان ہو دے
 جس جگہ نہ کرا وریان ہو دے
 آج آتش کے تن میں جان ہو دے
 خلق رطب اللسان جان ہو دے
 دہر میں خلق عطر دان ہو دے
 کب تو انا سے ناتوان ہو دے
 باو مت نہ کہے پاسبان ہو دے
 شیشہ گر کی جہان دکان ہو دے
 دل پہاڑ آہن استخوان ہو دے

[illegible]

دست لبتہ میطیع فرمان کا ہ
تجھ سے آفاق میں موجب مدوح
نہیں شایان کہ عرض مطلب کی
اب دعا وہ کردن ہوں سنگے جسے
شادی و عیش و خسر می ہر روز

کلیات سوسائٹ

کیا قلم کو قسم سے ہے منظور
نور صبح بہار کا غنڈیر
رلف خوبان چین سے خوبی میں
ہے بسم قلم کے مٹھ پر شق
خاموشی اڑ گیا کیا ہے جسے
مگر اس امر بیچ کرتا ہے
کہ لکھا چاہتا ہے اوسکی مدح
یعنی نواب آصف الدولہ
سے تو ان بخش ناتوان کا وہ
لے گیا پیل پیل کو پشہ
شغلیہ پیرا ہو جس دم اوسکی تیغ
اوسکی ترش کا و صفت کیا میں کروں
سخت پر جیسے تار صابن میں

۱۰۱

یوں صحت مند رہنے کے لیے
کئی باتیں ملحوظ رکھنی
ہوتی ہیں جن میں سے
کئی باتیں تو ہم سب کو
پہچان دیتے ہیں مگر کئی
باتیں تو ایسی ہیں جن
کا ہم کو علم ہی نہیں ہے
جو اس میں سے کئی باتیں
تو وہ دریا کے کنارے
پر کھڑے ہو کر دیکھ کر
کے نظروں سے گزر جاتی
ہیں اور وہ جادو سے
پیدا ہو چکے ہیں جن
کا ہم کو علم ہی نہیں ہے
جو اس میں سے کئی باتیں
تو وہ دریا کے کنارے
پر کھڑے ہو کر دیکھ کر
کے نظروں سے گزر جاتی
ہیں اور وہ جادو سے
پیدا ہو چکے ہیں جن
کا ہم کو علم ہی نہیں ہے

[illegible]

[illegible]

جس افکار زمان کا ہے عید مبارک کا ہے عید صاحب نام
نہ ہے وہ خان زین العابدین علیہ السلام
کہ جس کی ذات فیوضات سے لہانی ہے
پہنچا صاحب فہم سے زبور نام
وہ کا سب جو ہر وقت ایک اور نام
جو دیکھ کر سے دستگیری بخیر نام

کلمات سودا
۹۶
قدیم کا ایک کے اس مرنے پر جو پتہ قیام
دھاکریم دھور دست دل اور اسکا سعد
ہے خلق واسطے خلقت کے اور اسکا جانی
یہاں و شرم ہوئی تم اور اسکا مطمح
رو اسکا خواندہ ہے کہ جسکے مطمح
سدا افراسنے کی ہے وہ کسی کی غلب سے
بے صدا قاصد جا اب لاہور حضور میں اتریں
لو تھانہ

۹۶

کلیات سودا

فہم کا ایک کے اس میں نین پر پور قیام
ہے چمکان و دست دل اور کا سعد
و خیال کریم و دوست فاضل
ہے خالق واسطے خلقت کے اور کے
کیا و شرم ہوئی خیر اور بچہ مصلح
وہ اور کا خان خرم ہے کہ جس کے مصلح
سدا کر کے کی ہے ویک کی صدا کے نام
سے بڑے اور حضور میں اور نام
مصلح

مبارک و عدل ہے لے محبوب کو تمام
کے پورے کے لے ہے سب
کے پورے کے لے ہے سب

میرزا و عدل کے لیے

قیام و دولت دین اس سے بخوبی یاد
 ہو کر دے زمین کو تو شہر کا
 اسی ہی وضع سے یہاں جو
 کہتے اور گیتی سے زمین
 قیام و دولت دین اس سے
 قیام و دولت دین اس سے

اجماع علیہا ہوا دوسرے صلیبیان
 فیصلہ دینے کا یہ وقت نکلا کہ وہ
 عدو ہوا جو نہایت کما مور و نشان
 ہم ایک دوسرے کا دوست ہو کر نہ تھے
 لڑائی کی شادی کی نصیب ہوئی
 غلام غلام کی اس ساری کھان
 اس نے دنیا میں سو دھڑلے سے
 تعلیم دینا میں نے سو دھڑلے سے
 بیٹان و دال میں سادش لکھ لکھ

جو کچھ کہ دولت دنیا سچی میرے حصہ کی
 میں از قبیل جو ہر ہون باز زیر فلک
 گردان ہوں گشت میں جس گار میں تیرم
 کہا بسکے اوسے پیر عقل نے اے بابہ
 دلوں کا درد کا سامع حسن خدائے
 چاچہ کرتا ہے تعلیم پیر عقل یہ عرض
 دیا ہے قوت اعینہ مانے دلوں میرے جواب
 سپہ گری میں تو گدازا شباب کا عالم
 جو باند ہوں اس سپہ کربا تو بند ہے طرح
 جو دست و پامیں نہ اسکے رہی ذرا طاقت
 سوا میں تیغ زبان سے اڑوں جو تخت کستہ
 سلامتی میں تو اپنے رواز کچھ مجھ پر
 پھر اگر دشمن لیے مشت استخوان اپنے
 سوا تو اس سے بھی نوبت گذر گئی ہے مگر
 سپرد جنگ ہے سررشتہ سبکی حرمت کا
 سوطالب اتنے میں حرمت کا اب نہیں جس سے
 عوض میں مجھے اس نقدی کی تو ایسا گاؤں
 نہ ایسا گاؤں کہ جس سے بروی دسترخوان
 نہ شکل نور علیخان ہوں کھانے میں فرہ

ازل سے منشی ہر اوسپہ لکھ گیا ہے طلاق
 ولکے سنجی طلوع میری ہے سنگ سمان
 توجہ خیلو فری کو بھی سبز کرنا شاق
 لکڑیاں لکھو طرح سے ہے تجھے نفاق
 جہان میں اہل جہان جسے مور و شفاق
 زبان پر ہے میرے سن لگانہ آفاق
 سبب ضعیفی کی طاقت ہوئی ہے میری طاقت
 نہیں مجھے عمر کربا و دشمن بکار سپہ سالار
 کہ جوں کمان کا قبضہ بند ہے مقابل فاق
 لیا میں فن سخن کھول کر کمر سے پراقت
 ہوں فحیاب مدد کی جو بودی تیری فاق
 ذلیل و خوار رہو نہیں بچشم اہل نفاق
 میانہ میں بے اعمال زیر کمرہ روان
 گلے میں کرتے پیا کفش ہاتھ میں ہوجاقت
 کیا ہے اتنی وہ مخلوق کا ہے جو خلاف
 کروں معاش بسر اپنا میں یہ تم و طراقت
 بسر ہو عمر میری جس سے زیر کمرہ روان
 ہزار طرح کی نعمت ہونا جس مشک و قاق
 نہ سو کھکر ہوں طرح میرا رافع کے قاق

بن چل میں بچھکے خاور کا تاج دار
 کتنے ہیں یوں زبانی بیک صبا
 ہونے کا حضور طرف باغ روزگار
 ہر کب جو شاخدار کے ہن اوں پریشاں
 میں کتنے دوزخوں جو انان بزرگ دیار
 ان کو یاد ہے کہ اسے ہر سبب
 منہ کھول دوزخیں لگی انگریز کے غم

۹۸
 کھانا سو دا

کچھ کہ دولت دنیا سچی میرے حصہ کی
 میں از قبیل جو ہر ہون باز زیر فلک
 گردان ہوں گشت میں جس گار میں تیرم
 کہا بسکے اوسے پیر عقل نے اے بابہ
 دلوں کا درد کا سامع حسن خدائے
 چاچہ کرتا ہے تعلیم پیر عقل یہ عرض
 دیا ہے قوت اعینہ مانے دلوں میرے جواب
 سپہ گری میں تو گدازا شباب کا عالم
 جو باند ہوں اس سپہ کربا تو بند ہے طرح
 جو دست و پامیں نہ اسکے رہی ذرا طاقت
 سوا میں تیغ زبان سے اڑوں جو تخت کستہ
 سلامتی میں تو اپنے رواز کچھ مجھ پر
 پھر اگر دشمن لیے مشت استخوان اپنے
 سوا تو اس سے بھی نوبت گذر گئی ہے مگر
 سپرد جنگ ہے سررشتہ سبکی حرمت کا
 سوطالب اتنے میں حرمت کا اب نہیں جس سے
 عوض میں مجھے اس نقدی کی تو ایسا گاؤں
 نہ ایسا گاؤں کہ جس سے بروی دسترخوان
 نہ شکل نور علیخان ہوں کھانے میں فرہ

جہاں میں کھانا باغ
 دنیا کا جہاں باغ
 جہاں میں کھانا باغ
 دنیا کا جہاں باغ
 جہاں میں کھانا باغ
 دنیا کا جہاں باغ

یہ امر سلطنت کا زوال ہے شہسباز
 کی طرح فوج کا ہر اہل کسب
 قتل و خزان پر مستعد ہیں کہ جس شمار
 پوچھا کہ کس کو کس سے غلامی کا تاجدار
 الفیہ آج یہ ایک جہاد کا تاجدار
 نیچے اگر نہار کو بوجھ میں سمجھ
 فطین کجا داد سے کشتار
 پیادے ہیں غرض ہر ایک کسب
 دین میں غرض ہر ایک کسب
 دین میں غرض ہر ایک کسب

کلمہ سترہ کی طرح ہے تو ہو جائے یک کار
 بعد از یزید کے ہے خزان ہی گناہ گار
 کس کے لیے وہ گلشن دولت سیلاب و چار
 دادا جو دیکھ مشرق و مغرب کا شہسوار
 او سپہ نہ صفت کشی کرے خاور کا تاجدار
 پس کیوں نہ وہ کرے جسے اتنا ہر اقتدار
 کرتا ہے جس جگہ کی غلامی کا افتخار
 ماہی کے ولین جسکی اطاعت کا غار خا
 اپنی تو اعتقاد ہے اتنی گناہ گار
 بے اختیار ہو کے کرسے ایک یہ صد ہزار
 گلشن سے اوسکے کہیں نہ کہے ہیں کو خوا
 ہے کون چک بتا تو مجھے وہ بزرگوار
 اتنا تو ہو کے عاقل و دانا و ہوشیار
 ہے یہ وہ جسکے خوان کرم کا تو ریزہ خوا
 کرتی رہی سدا سدا اعدا یہ کارزار

یہ سنکے دیکھ دیکھ میرے متھے کو یوں کہا
 دین نبی میں ہے تو ابھی باندھ کر کہہ
 اب جرم کو خزان کی جو پوچھے تو پیش خلق
 حکم چشم منصفی سے تو اعمال او سکے دیکھ
 نانا کو جسکے پوچھو تو راکب براں کا
 بدخواہ دولت ایسی کا ہو جو کوئی شخص
 آخر وہ اس گھرائی کا بند ہے زر خرید
 ایسا یہ خاندان ہے کہ نہ پشت سے نکل
 رکھے یہاں کے فراغ غلامی جب سین باہ
 اثبات تجھ پہ جرم نہیں اسکا اب تلک
 کیا بارعن کر کے طوطی یزید پر
 لیکن یہ دیکھو کوئی دنگو ضرب کفش
 سنکے غرض یہ یک صبا سے میں یوں کہا
 کہنے لگا کہ تجھے تعجب ہے یہ سخن
 یہ رفراتلک نہیں سمجھا ہزار حیف
 یعنی وہ سیف دولہ پہلو کرے جسکی تیغ

جب میں سنا زبان صبا سے یہ نام پاک
 دوہین بڑا یہ طمع رنگین آب دار
 دیوے نہ تیرے نام سے گلشن میں گر بہار
 پھول تو کو آب و رنگ کا لینا ہونا گوار

مصلح
 مع کلمہ سترہ اودم اسے گذار
 کلمہ سترہ کی طرح ہے تو ہو جائے یک کار
 بعد از یزید کے ہے خزان ہی گناہ گار
 کس کے لیے وہ گلشن دولت سیلاب و چار
 دادا جو دیکھ مشرق و مغرب کا شہسوار
 او سپہ نہ صفت کشی کرے خاور کا تاجدار
 پس کیوں نہ وہ کرے جسے اتنا ہر اقتدار
 کرتا ہے جس جگہ کی غلامی کا افتخار
 ماہی کے ولین جسکی اطاعت کا غار خا
 اپنی تو اعتقاد ہے اتنی گناہ گار
 بے اختیار ہو کے کرسے ایک یہ صد ہزار
 گلشن سے اوسکے کہیں نہ کہے ہیں کو خوا
 ہے کون چک بتا تو مجھے وہ بزرگوار
 اتنا تو ہو کے عاقل و دانا و ہوشیار
 ہے یہ وہ جسکے خوان کرم کا تو ریزہ خوا
 کرتی رہی سدا سدا اعدا یہ کارزار

فقداد معجزه بگفتار است
بهرت کی غمزدان کو کشف و کشف
کها جان از هر مادی نام
از زبان نطق زین
پند و اندیشه را در یک
نطق که خفا کا ند

بہارِ شریعت میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب کچھ
 میری طرف سے ہے نہ کسی اور کی طرف سے
 میری طرف سے ہے نہ کسی اور کی طرف سے
 میری طرف سے ہے نہ کسی اور کی طرف سے

بعد صد منت و ساجت کے
 سیسہ مجلس کی تاب و طاقت کیا
 شراب پڑھیں جو او انکے حضور
 ایک کہتا ہے یہ توار د ہے
 خلق کو منتظر کش کر کے
 در د کس کس طرح ملاتے ہیں
 اور جو حموت انکے سامع ہیں
 جیسے سجان من یرا نے پر
 کوئی جو چھپتا ہے عالم میں
 شعر و قطع انکے دیوان کی
 انہیں بھی دیکھے تو آخر کار
 اتنی کچھ شاعری پر کرتے ہیں
 غرض اس غبت کے تئیں سنگ
 کہا سودا کو ان بزرگوں نے
 اور جو ہو دے بھی تو لایق ہے
 ہے وہ مداح ایک ایسے کا
 یعنی نواب سید دولہ سدا
 رفعت جو دست سے جسکے
 پنہ آفتاب سے جس طرح

جاوین گریہ شاعرے میں کہیں
 کرے تکلیف شعر انکے تئیں
 کر کے سرگوشی کید گرد و ہین
 دوسرا بولی اف سے تمکین
 کید و مصرع پڑھیں جو آپ کہیں
 کر کے آواز منحنی و حنین
 و سب دم اون کو یون کرے تحسین
 لڑکے کتب کے کہتے میں آمین
 فخر کس چیز کا ہے انکے تئیں
 جمع ہو دے تو جیسے نقش نگین
 یا توار د ہوا ہے یا تضمین
 مینج در کون آسمان و زمین
 ہو کے بے اختیار بولے وہین
 مست گنوں او سکا ہے یک آئین
 فخر کرنا چھو ہے او سکے تئیں
 مسند جاہ جسکے عرش تہین
 جسکی شمشیر و فرق دشمن دین
 دامن خلق کا ہے یہ آمین
 بہرہ ور ہو ہمیشہ رو سے زمین

بہارِ شریعت میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب کچھ
 میری طرف سے ہے نہ کسی اور کی طرف سے
 میری طرف سے ہے نہ کسی اور کی طرف سے
 میری طرف سے ہے نہ کسی اور کی طرف سے

۱۰۳
 کلچر سورت

بہارِ شریعت میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب کچھ
 میری طرف سے ہے نہ کسی اور کی طرف سے
 میری طرف سے ہے نہ کسی اور کی طرف سے
 میری طرف سے ہے نہ کسی اور کی طرف سے

بہارِ شریعت میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب کچھ
 میری طرف سے ہے نہ کسی اور کی طرف سے
 میری طرف سے ہے نہ کسی اور کی طرف سے
 میری طرف سے ہے نہ کسی اور کی طرف سے

فوجی کالج کے ذریعہ ایک نئے اسکول بنایا گیا ہے جس میں پچاس سے زائد شاگردوں کی تعلیم ہو رہی ہے۔
 اسکول کے کچھ شاگردوں کی تعلیم مکمل ہو چکی ہے۔
 اسکول کے کچھ شاگردوں کی تعلیم مکمل ہو چکی ہے۔
 اسکول کے کچھ شاگردوں کی تعلیم مکمل ہو چکی ہے۔

تلمیذی کر کے شاعرانہ انداز میں
 ہر شعر میں دین کے نور سے روشن
 ہر مصرعہ میں بے شمار کلمات
 ہر شعر میں بے شمار کلمات
 ہر شعر میں بے شمار کلمات
 ہر شعر میں بے شمار کلمات

فائدہ یہ کہ جو کچھ شعر میں
 ہے اس کے نام سے اس شعر کے
 آفرین خوب ہے اس شعر کے
 آفرین خوب ہے اس شعر کے
 آفرین خوب ہے اس شعر کے
 آفرین خوب ہے اس شعر کے

یون تو سمجھو تو کیا شاعری کہ ہر شعر
 ہر شعر میں بے شمار کلمات
 ہر شعر میں بے شمار کلمات
 ہر شعر میں بے شمار کلمات
 ہر شعر میں بے شمار کلمات
 ہر شعر میں بے شمار کلمات

<p>شہر مند ہو جمال میں حور او کے روبرو جو ہر میں تیرے تن کے کیا کیا بیان کروں اکثر ہوا ہے یوں سرا عدد کو کاٹ کر القصہ جس کسی کا سر عافیت کچھ ہے دریا دل اس قدر ہے کہ جگ میں تمام خلقت حرف سوال پہنچنے پاوی نہ لب تلک یہاں شہر شاعر سے ادا ہونہ حق موج اس نظم سے غرض نہیں مدح و ثنا ہمیں سوداگر سے ہے ختم دعا یہ پر سخن تازی آسمان ہوزانہ میں صبح و شام روشن ہو تیرے دوست کا شہر چرخ عیش</p>	<p>جلد میں وہ طبیعت محبوب تذخو کتنے میں جب کو ہے وہ تہور کی آبرو میدان کارزار سے تینے لیا ہے گو آوے ہے روز رزم وہی تیرے روبرو بحر سخا کی سمجھے ہے شکو سے آبرو موج گہر ہو نہجی میں سایل کے ٹاگلو تن پر اگر زبان ہو بجائے ہر ایک مو ہے تر سے ذکر خیر کی اپنی زبان کو خو لائق تیری نشا کے نہیں ہے یہ گفتگو اپنی ہے یہ جناب الہی سے آرزو بدخواہ کے نصیب نہو روز خوش کبھو</p>
---	--

<p>قصیدہ در نصیاح فن شعر و طعن بر شاعری و در مدح مہربان خان جب کہے مور و تخمین میں اکثر اشعار لے سپر چار نصیاح میں کروں ہوں نکو میں جو خاقانی و فردوسی و سعدی مشہور آد لایہ کہ مجالس میں زبان دانوں کے سخن ایسا نہو سرزد کہ دل او سکا پیغم دومی یہ جو تو چاہے کہ نہ مجھسا ہو کوئی شعر تخمین یہ بھی نادان کے نہ پڑھو کیا</p>	<p>کہا او ستاد نے مجھ سے میرے سکا اشعار کر کے تحویل دل اپنے تو کہا کر اشعار کیا عجب ہے کہے او کے جو برابر اشعار تیرے لگے جو پڑھے کوئی سخنور اشعار گو ہوا تیغ زبان کا تیرا جو ہر اشعار شعر سے میرے کیسے نہوں تر اشعار چڑھو ناکی تو نفرین یہ مکر اشعار</p>
--	--

یہ شعر میں بے شمار کلمات
 ہر شعر میں بے شمار کلمات
 ہر شعر میں بے شمار کلمات
 ہر شعر میں بے شمار کلمات
 ہر شعر میں بے شمار کلمات
 ہر شعر میں بے شمار کلمات

۱۰۷
 حیات سہوا

۱۔ کتب خانہ کے لئے کتابوں کی خرید و فروخت
 ۲۔ کتب خانہ کے لئے کتابوں کی تصحیف و ترمیم
 ۳۔ کتب خانہ کے لئے کتابوں کی کاپی و نقل
 ۴۔ کتب خانہ کے لئے کتابوں کی کتب خانہ بندی
 ۵۔ کتب خانہ کے لئے کتابوں کی کتب خانہ بندی

کہ ہیں میں قتل کروا سکو ہے یہ ایرانی
کرین ہیں موبہ اپنے کو اوسپہ قربانی
جو چھوڑ جائے میری روح عالم فانی
کرے معاویہ کی گور پر گس رانی
تو کہتے ہیں کہ سعادت ہے اونسے مروانی
کہوں میں یوں نہ یہودی ہر نہ نصرانی
جو یازید کی تھی سوا دھونکی تھی نانی
منہوز جس سے ہے دنیا میں آل مروانی
میں ہوں شیش کے ٹیکھے سے اونکی ٹھانی
یہ گانٹھہ ہکو تو مشکل ہے سخت سبکھانی
ہوئے ہیں آل محمد کے دشمن جانی
منہوز قتل پسید کے آل مروانی
سنان بن افس و ابن سعد کا پانی
کرے تھا اونکے بزرگوں کے گھر کی درباری
یہ رافضی نکرین گو میری قدر دانی
کیا فراط کا بند اہل بیت پر پانی
چلا کے گھوڑوں کو کرتا تھا تیر بارانی
غرض جہنمیں یہ بھڑوا یزید کا فانی
کرین ہیں لعن چہ ایرانی وہ چہ تورانی

[illegible][illegible]

یہودی صاحب قریب کے گھر میں رہتا تھا۔ وہ ایک بڑا بڑا آدمی تھا۔ اس کی عمر پچاس سال تھی۔ اس کی بیوی بھی ایک بڑی بڑی عورت تھی۔ اس کے دو بیٹے تھے۔ ایک کا نام علی تھا۔ دوسرے کا نام حسن تھا۔ علی ایک بڑا بڑا آدمی تھا۔ وہ ایک بڑا بڑا آدمی تھا۔ اس کی عمر پچاس سال تھی۔ اس کی بیوی بھی ایک بڑی بڑی عورت تھی۔ اس کے دو بیٹے تھے۔ ایک کا نام علی تھا۔ دوسرے کا نام حسن تھا۔

جواب دے تو مجھے راست نہ زراہ عناد
کہ جسے اب تین قایم بے دین کی بنیاد
جو کوئی اور تھا تو لاکتب سے تو اسناد
حمزہ اور وہ آپس میں تھے برادر زاد
کے خلیفہ چارم کیا خطیب نے یاد
یہو بنجی تو اولی الامر اسکی تھی اولاد
ہوئی زبان محمد سے بار بار ارشاد
صحاح ستہ میں لے مولوی کو رہا
سچے لے مجھے سمجھنے کی ہو جو استعداد
سو اس حدیث کے فرامیٹے ہی ہر مراد
وہی دکھا دیگا ہودیکا جسکو مجھے عناد
خدا کی دشمنی کرنا تو عین ہے اسناد
حسین کے جو کسے قتل سے دل اپنا شاد
پھر اسکو کہہ کے اولی الامر میں کرخی یاد
امام برحق و معصوم پاک از جداد
امام ہر دو جہان آپ اور امام نزا د
کیا یہ فرض ہوئی جاہ اسکو چون شد
تفت اس عقیدہ پہ لے خارجی مادر زاد
نہ فرد و فردین میں رہی ہے نہ افراد

تیرے موافق مذہب کے تھے پوچھو پوچھو
بنی کے بعد مقرر ہوئے خلیفہ چار
علی خلیفہ تھا عثمان بعد یا کوئی اور
علی خلیفہ چارم درست ہے کہ نہیں
تبا کہ خطبہ میں بعد از نماز جمعہ کے
معاویہ کو خلافت اگر سچا ہے علی
حدیث فاطمہ کے حق میں بھنتہ منی
میرا سخن نہیں باور جبکہ بون جا کر وہ کہہ
جو اس حدیث کے معنی کو تو نہیں سمجھا
حدیث یہ جو مکر بنی نے فرما لے
جگر کا تخت میرے فاطمہ ہے دل اسکا
عدو میرا جو ہوا دشمن خدا ہے وہ
پس اب تو کہہ دل خیر النساء ہے اس خوش
یزید کو تو سلمان گئے ہے لے نفس اس
جسے کہ کہنے اولی الامر ہے حسین شہید
کہ جو بنی کا نواسا علی کا تھا فرزند
یزید کیونکہ اولی الامر ہے بتا ملعون
یزید کو تو اولی الامر سمجھے ہے مردود
خدا رسول کی لے لے جیا اطاعت ہے

یہودی صاحب قریب کے گھر میں رہتا تھا۔ وہ ایک بڑا بڑا آدمی تھا۔ اس کی عمر پچاس سال تھی۔ اس کی بیوی بھی ایک بڑی بڑی عورت تھی۔ اس کے دو بیٹے تھے۔ ایک کا نام علی تھا۔ دوسرے کا نام حسن تھا۔ علی ایک بڑا بڑا آدمی تھا۔ وہ ایک بڑا بڑا آدمی تھا۔ اس کی عمر پچاس سال تھی۔ اس کی بیوی بھی ایک بڑی بڑی عورت تھی۔ اس کے دو بیٹے تھے۔ ایک کا نام علی تھا۔ دوسرے کا نام حسن تھا۔

۱۱۰

کلمات سودا

یہودی صاحب قریب کے گھر میں رہتا تھا۔ وہ ایک بڑا بڑا آدمی تھا۔ اس کی عمر پچاس سال تھی۔ اس کی بیوی بھی ایک بڑی بڑی عورت تھی۔ اس کے دو بیٹے تھے۔ ایک کا نام علی تھا۔ دوسرے کا نام حسن تھا۔ علی ایک بڑا بڑا آدمی تھا۔ وہ ایک بڑا بڑا آدمی تھا۔ اس کی عمر پچاس سال تھی۔ اس کی بیوی بھی ایک بڑی بڑی عورت تھی۔ اس کے دو بیٹے تھے۔ ایک کا نام علی تھا۔ دوسرے کا نام حسن تھا۔

یہودی صاحب قریب کے گھر میں رہتا تھا۔ وہ ایک بڑا بڑا آدمی تھا۔ اس کی عمر پچاس سال تھی۔ اس کی بیوی بھی ایک بڑی بڑی عورت تھی۔ اس کے دو بیٹے تھے۔ ایک کا نام علی تھا۔ دوسرے کا نام حسن تھا۔ علی ایک بڑا بڑا آدمی تھا۔ وہ ایک بڑا بڑا آدمی تھا۔ اس کی عمر پچاس سال تھی۔ اس کی بیوی بھی ایک بڑی بڑی عورت تھی۔ اس کے دو بیٹے تھے۔ ایک کا نام علی تھا۔ دوسرے کا نام حسن تھا۔

[illegible]

اور وہ جو میں کم زور و ماتم کے بیٹھیں
 اوٹھہ اوٹھہ کے دکھاتے ہیں انھیں حال اہ پنا
 یوں بھی غلا کچھ تو ہر ایک پالکی آگے
 کوئی سر پہ کیے خاک گریبان کسکا چاک
 ہندو و مسلمان کو بچھراوس پالکی اوپر
 یہ سحرہ گی دیکھ کے جا صاحب ار تھی
 گر ہوئے جا کر کسی عمدہ کے مصاحب
 وہ جا کے جو را تو نکو تو شیمے میں دوزانو
 بیوقت خورش او کی جو ہو اپنے تئیں بھوکہ
 گھر یاں کی جب بیٹھے ہوئے گنتی میں گھریان
 خمیازہ پہ خمیازہ ہی اور چرت اور پر چرت
 صغیرہ طبابت کے بھلا آدمی نوکر
 محبت ہی یاس سے اگر آقا کی تئیں چھینک
 دیتے ہیں سنگا تیر و گمان ہاتھ میں او سکے
 اور حاضر او پر جو وہ نواب کون دیکھے
 مطبوع میں ہے خرپڑہ اور خرپڑہ پردود
 یہ بھی تو نہیں ہے کہ اسی سے ہو تسلی
 اسمیں جو کہیں درد اوٹھا پیٹ میں او کے
 رکھتے ہیں غرض مرگ سے رو نیکو سپاہی

اور وہ جو میں کم زور و ماتم کے بیٹھیں
 اوٹھہ اوٹھہ کے دکھاتے ہیں انھیں حال اہ پنا
 یوں بھی غلا کچھ تو ہر ایک پالکی آگے
 کوئی سر پہ کیے خاک گریبان کسکا چاک
 ہندو و مسلمان کو بچھراوس پالکی اوپر
 یہ سحرہ گی دیکھ کے جا صاحب ار تھی
 گر ہوئے جا کر کسی عمدہ کے مصاحب
 وہ جا کے جو را تو نکو تو شیمے میں دوزانو
 بیوقت خورش او کی جو ہو اپنے تئیں بھوکہ
 گھر یاں کی جب بیٹھے ہوئے گنتی میں گھریان
 خمیازہ پہ خمیازہ ہی اور چرت اور پر چرت
 صغیرہ طبابت کے بھلا آدمی نوکر
 محبت ہی یاس سے اگر آقا کی تئیں چھینک
 دیتے ہیں سنگا تیر و گمان ہاتھ میں او سکے
 اور حاضر او پر جو وہ نواب کون دیکھے
 مطبوع میں ہے خرپڑہ اور خرپڑہ پردود
 یہ بھی تو نہیں ہے کہ اسی سے ہو تسلی
 اسمیں جو کہیں درد اوٹھا پیٹ میں او کے
 رکھتے ہیں غرض مرگ سے رو نیکو سپاہی

اور وہ جو میں کم زور و ماتم کے بیٹھیں
 اوٹھہ اوٹھہ کے دکھاتے ہیں انھیں حال اہ پنا
 یوں بھی غلا کچھ تو ہر ایک پالکی آگے
 کوئی سر پہ کیے خاک گریبان کسکا چاک
 ہندو و مسلمان کو بچھراوس پالکی اوپر
 یہ سحرہ گی دیکھ کے جا صاحب ار تھی
 گر ہوئے جا کر کسی عمدہ کے مصاحب
 وہ جا کے جو را تو نکو تو شیمے میں دوزانو
 بیوقت خورش او کی جو ہو اپنے تئیں بھوکہ
 گھر یاں کی جب بیٹھے ہوئے گنتی میں گھریان
 خمیازہ پہ خمیازہ ہی اور چرت اور پر چرت
 صغیرہ طبابت کے بھلا آدمی نوکر
 محبت ہی یاس سے اگر آقا کی تئیں چھینک
 دیتے ہیں سنگا تیر و گمان ہاتھ میں او سکے
 اور حاضر او پر جو وہ نواب کون دیکھے
 مطبوع میں ہے خرپڑہ اور خرپڑہ پردود
 یہ بھی تو نہیں ہے کہ اسی سے ہو تسلی
 اسمیں جو کہیں درد اوٹھا پیٹ میں او کے
 رکھتے ہیں غرض مرگ سے رو نیکو سپاہی

اور وہ جو میں کم زور و ماتم کے بیٹھیں
 اوٹھہ اوٹھہ کے دکھاتے ہیں انھیں حال اہ پنا
 یوں بھی غلا کچھ تو ہر ایک پالکی آگے
 کوئی سر پہ کیے خاک گریبان کسکا چاک
 ہندو و مسلمان کو بچھراوس پالکی اوپر
 یہ سحرہ گی دیکھ کے جا صاحب ار تھی
 گر ہوئے جا کر کسی عمدہ کے مصاحب
 وہ جا کے جو را تو نکو تو شیمے میں دوزانو
 بیوقت خورش او کی جو ہو اپنے تئیں بھوکہ
 گھر یاں کی جب بیٹھے ہوئے گنتی میں گھریان
 خمیازہ پہ خمیازہ ہی اور چرت اور پر چرت
 صغیرہ طبابت کے بھلا آدمی نوکر
 محبت ہی یاس سے اگر آقا کی تئیں چھینک
 دیتے ہیں سنگا تیر و گمان ہاتھ میں او سکے
 اور حاضر او پر جو وہ نواب کون دیکھے
 مطبوع میں ہے خرپڑہ اور خرپڑہ پردود
 یہ بھی تو نہیں ہے کہ اسی سے ہو تسلی
 اسمیں جو کہیں درد اوٹھا پیٹ میں او کے
 رکھتے ہیں غرض مرگ سے رو نیکو سپاہی

نوچی سے لکھنؤ پہنچا
 اب دیکھا کہ لکھنؤ میں
 راجہ لالہ نے
 جنتا دینا چاہی
 لکھنؤ میں
 بہت جرح و جرح
 قصہ دہلی
 ہندو کی طرف سے
 بہت بات ہوئی
 سوادی

۱۱۲

لا جنب وہ زینج سے چون چمکتا
خشنری سے اسقدر کہ شکر کی نیت پر
وہ جال پہنچے تھے کہ سب اور کسے چن
اتنا وہ سنگون سے نیت پر
بیکہ بھونک رہی تھی اس کے
چتر سے یہ اسقدر کہ جہان کے شمار
سے اسقدر کہ بیابان کے شمار
پہلے وہ اسقدر کہ تاریخ ہی ہو
کین حقے زرد سے نکلا تھا جنت ہی ہو
شیطان اور اسے بیکہ بھونک رہی تھی
کہ وہ اسقدر کہ جہان کے شمار
کہ وہ اسقدر کہ بیابان کے شمار
کہ وہ اسقدر کہ تاریخ ہی ہو
کہ وہ اسقدر کہ بیابان کے شمار

خست سے اکثر دروغ اوٹھایا ہونگے عار
پاؤں سے منہ جواؤنگا کوئی نام لے نہار
گھوڑا رکھیں میں ایک سواتنا خراب خوا
رکھتا ہوں جیسے اسپ گل طفل شیر خوار
فاقو نکا اوسکے اب میں کہا نکا کروں ثنا
ہرگز نہ اوٹھ سکے وہ اگر بیٹھے ایک بار
کرتا ہے راکب اسکا جواز میں گذار
اسید وار ہم بھی ہیں کہتے ہیں یوں چار
گذرے ہے اس خطا سے ہر لیل و نہار
دیکھے ہے آسان کی طرف ہو کے حقدار
چو کی کو آکھہ ہوند کے دیتا ہے وہ بسیار
ہر دم زمین پہ آپ کو پتکے ہے بار بار
ہرگز دروغ اوسکو قوت جان نہ بہار
باہو ہم ہودے وہیں گر کرے گذار
کھودے ہے اپنے سوسم کنوئیں میں بار بار
گھوڑ کو دیکھتا ہے تو پاؤں سے بار بار
میخیں گراؤ سکے تھان کی ہودین استوار
دمونکے ہے دم کو اپنی کہ چون کھال کو لوہا
خارشت سے زبیکہ ہے محیر روح پیشار

7

[illegible]

[illegible]

علی برحق اسامِ جنہا ہے
 علی ہی شہسوارِ راہِ دین ہے
 کروں کیسے مرتبے کی اوس کی تقریر
 علی ہے دین کے ارکان کی قوت
 علی کی ذات ہے اللہ کائنات *
 علی برحق نمونہ بے نمون ہے
 اطاعت سب پر اوس بندے کی آئی
 یہ نسبت امر اوس کا امر رب سے
 پیغمبر سے اوس کو ہم سہری ہے
 زمیں حق لگے انکا پایہ ہے ایک
 کشندہ عمارتِ انشراح ہے وہ *
 کیسے اذد کو اودن نے چیر کر دو
 جہان میدانِ ہودیان شاہِ مردان
 جولانِ مہمت جوانِ بازوِ جولانِ مرد

ہوئی

کوئی بولا کہ سایہ ہے پری کا
 کوئی بولا کہ یہ دھم غلط ہے
 بسا یا حق نے اسکو جو پیکر
 بھرا ہے اسکی آنکھوں میں وہ جاؤ
 لگا اونہیں سے کہنے ایک ذی فہم
 یہ لڑکا تھا تو شمع بزمِ انور
 بقدر فہم ہر کس یک گمان تھا
 اوسے تو چڑھ رہی تھی عشق کی تب
 نگہ پڑتی جب اوس کے پیرہن پر
 نکر تھی اوسے تدبیر کچھ سود
 پر آخر سب لایا اوس پر بے ٹھکانا
 کونے اوس پر کچھ پڑھکے بھونکا

عمل ہے اسپہ یا جاو و گری کا
 پری کی آپ ہی تو یہ غلط ہے
 ہوا سکا چاہیے سایا پری پر
 دیوانہ ہووے ساعر دیکھ جسکو
 کہ گزرے ہی مرے دل میں تو یوں ہم
 کیا پید ا دل پر وانہ کا سوز
 سخن ہر یک طرح کا دریاں تھا
 پڑا دیکھے تھا وہ کیا روز کیا شب
 نظر آوے تھا خاکستروہ تن پر
 بدن پر سو تھے یوں آتش پہ جون دود
 کوئی ملا کوئی لایا سیانا
 اوٹھا اوس آگ سے دونا بھجھو کا

کوئی بولا کہ سایہ ہے پری کا
 کوئی بولا کہ یہ دھم غلط ہے
 بسا یا حق نے اسکو جو پیکر
 بھرا ہے اسکی آنکھوں میں وہ جاؤ
 لگا اونہیں سے کہنے ایک ذی فہم
 یہ لڑکا تھا تو شمع بزمِ انور
 بقدر فہم ہر کس یک گمان تھا
 اوسے تو چڑھ رہی تھی عشق کی تب
 نگہ پڑتی جب اوس کے پیرہن پر
 نکر تھی اوسے تدبیر کچھ سود
 پر آخر سب لایا اوس پر بے ٹھکانا
 کونے اوس پر کچھ پڑھکے بھونکا

بسبب جوش عشق تیرا رشن پسر شیشہ گزبانہ صحر ارقن از
 خانمان آوارہ شدن واکاہ شدن پدر و بس کردن

کہ ہو راز دل عشاق بے پرد
 سخن آوارگی سے بولون یکست
 ہوئی یان تک یہ حالت اوسپہ افرو
 برنگ گل وہ گلر و تابدا مان
 کہ جاتا ہوں کہ ہر جا کر گردن کیا

پہونچ ساقی تو لیکر بادہ درد
 مجھے اوس مے سے کہ جون شب سیت
 نکر تھی اوسے تفتیش کچھ سود
 کہ یک شب پھاو کر اپنا گریبان
 چلا اس طرح گھر سے بے سرو پا

زو جوش عشق آوارہ شدن از خانہ
 شدن پدر و مادر و بس کردن
 جہان

ہوا رازی نہ چھوٹے دانت وہ بخون
 کوئی بولا کہ سایہ ہے پری کا
 کوئی بولا کہ یہ دھم غلط ہے
 بسا یا حق نے اسکو جو پیکر
 بھرا ہے اسکی آنکھوں میں وہ جاؤ
 لگا اونہیں سے کہنے ایک ذی فہم
 یہ لڑکا تھا تو شمع بزمِ انور
 بقدر فہم ہر کس یک گمان تھا
 اوسے تو چڑھ رہی تھی عشق کی تب
 نگہ پڑتی جب اوس کے پیرہن پر
 نکر تھی اوسے تدبیر کچھ سود
 پر آخر سب لایا اوس پر بے ٹھکانا
 کونے اوس پر کچھ پڑھکے بھونکا

پیر تیراڑا ہے جان بر لب
 نکلتے چاند بدلی سے نہ رو کا
 درُ افشان چشم ہے جون ابر نیان
 ہوے اس ماجرا سے سب خبر دا
 کہ نادر خرع سے اب فائدہ کیا
 جدائی اوسکی ہم پر بھی تو ہے جبر
 لے آویں گے اوسے ہر طرح تجھ تک
 کہ اگر ہوش میں با چشم پر غم
 مجھے بھی ساتھ تم بہر خد الو
 ہمارا بھی یہی کچھ مدعا ہے
 چلے روتے وہ جو تھے صاحبِ درد
 پھر ہے حبِ طرح آبِ چکا بو
 نہ دن کو چین ہے نہ شب کو آرام
 تھکے ڈھونڈا اوسکو تنہا دیک اور دو
 منجم کے وہ اور مال کے پاس
 سکونت چھوڑ دی دن رات گھر کی
 منجم کے پڑے رہتے تھے گھر رات
 عمل سے اپنے ان کو یوں بتایا
 طرفِ مشرق کے یا نسے جو وہ سو کوں

فہیات سودا

125

[illegible]

[illegible]

کبھو آتش سے جون دے کے ہے جنگل
 کہین نظرون میں تھے دان و زشب گم
 گئے وان سوختا اور گاہ وان ساز
 مہو کا نام اوس جانتھا زہنسا
 نظنہ آتا کبھو او کو جو وہ دشت
 بیان کیا کبھی یہ انسان تھے یا جن
 پڑے پھر نہ تھے وان لیتے مجھے پے
 کہ ناگہ یکے نسیم آئی او دھر سے
 گئی یوسف کی حب یعقوب تک بو
 نظنہ آیا اوسے یون اوسکا ولبد
 دل اوسکا وان نتھا خوف و خطر میں
 سبے تھا گرم یہ آنکھوں سے خناب
 جمی تھی چہرے اوسکے پر زبس گرد
 وہ آنکھیں جیسے جی دیتا تھا عالم
 پڑے تلون میں خار و دشت سے چھید
 جب اس صورت سے پایا وان یہ مہو
 جو اوسکے اور تھے دان ہمد دیا
 بہر حال کیا ہر اے مسلائی
 طنہ بھر دیکھ تو حال پر رکو

[illegible][illegible]

ہوا سنتے ہی عشق اولس سے دل پر ادھر سے
 دل سے کچھ ہوا دل سے کچھ ہوا دل سے
 میں نے کہا کہ میری جان میں عاشق
 تو تو عاشق ہے میں معشوق میرا عاشق
 اب ادھر کہ یہاں سے تو میرا
 سلاسلِ نیر سے پاؤں پہنچ کر میرے
 میں نے کہا کہ میرے پاؤں سے نکالوں
 سب سے میرے تیرے پاؤں پہنچ کر میرے
 میں نے کہا کہ میرے پاؤں پہنچ کر میرے

کہ جب کو پی کے ہون میں ست و شرا
 ملاقات اس طسح دون یکد گرین
 تجھے بھی کہیں الفت تو آدھیہ
 محبت کا کھلا ہے آخرش باغ
 کہ جیسے آگ لگ کر یک شرر سے
 نہ حاصل عشق کی دولت ہو بے سنج
 جب اون نے یہ بلا سراپنے پر لی
 کر شمع نقایہ الفت کے اثر کا
 گدازا ہوا دل کھات و تاب
 نہ دنگو چین اسے فوشب کو آرام
 اسی حالت میں یہ اک دن گیا سو
 کہ یوں کتا ہے وہ اس سے بعد
 محبت کا مری تجھ میں اثر ہے
 سخن میرا یہ شکوہ سے نہیں ہے
 کرے گوشع داغ او سکا سراپا
 جو ہو مرے جگر مگرے کت ان کا
 ہوا ہے یہ گلستان حبیبی باد
 وہی اے دوست میرا مدعا ہو
 مرے زنجیر پا میں جو گرے ہے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

۱۰۰

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

نہیں اور نہ ہی اس کی طرف سے کوئی

خیال اس فتویٰ کا چمکو گب تھا میں وہ شاہ یار حبیب شام فتویٰ دوم و تعریف شکار کردن تو آب صف الدولہ ہمار	سہ صفحہ پر آج یوں مجھ جو اس عہد میں ہند کا ہی وزیر بہر آصف الدولہ حکما پر نام جہان تو لے وہ اپنی شمشیر کو کیا اون نے ناگہ بہ عزم شکار کیا اس طرح سی سوی صید گاہ بجز زیر تیغ اس کے پاؤں نہ اور تھا چار پائی تو ہرگز بچاؤ نہ دیکھا جو گاؤں میں نے پناہ اگر اڑ نہ تھا وان و گر کر گدن پھر اوس دشت میں چتر کیہ تھو درند جہان تک تھو رواہ اگر کشال سنی جس طرف کو خبر شیر کی جو کیا ہے وہاں نشیر تھا منگرا ہو شیر پیشون میں اتنے شکار کیا دشت پیشہ جو شیرن سی پاک
سترگ ہو نیکا او سکے سب تھا کہانا: او سکا پونچا تا بنجام رنگا دست سودا میں کئے قلم سہت جوان و بڑے بیہر پر سیدان شہنشاہ و ذوی الاشام تور و باہ سمجھے ہے وہ شیر کو قدم رنجہ اپنا سوے کو ہمار چکا کر مکر نید کی وہ نگاہ ہرن پاڑی چٹیل چکار سہنی تھو کیا قصد حیدم سوے نیل گاؤ قدم نیچرے اس کے اپنی پناہ چھلین او سکا کیا سر کے کو ٹوٹنا کنہ اجل سے کیے پاسے بند شکاری ساگ او کو چو کو تھو کال پوچھو نیون ہر گز نہ وادیر کی تو کھال او سکی بھی چھینکے بھیر کہ باہر بڑے تھے ز حد بشیر چڑی شیر کے مارنے کی یہ داک	

خالد صاحب شفق و والا نشان
عبداللطیف دریں دهر بان
در جواب نامہ کہ جس نے بیان
کے لئے جو کچھ کہنا ہے

منفی

بہارِ حیات و شادمانی
 گلستانِ حیات و شادمانی
 گلستانِ حیات و شادمانی
 گلستانِ حیات و شادمانی

معنی رنگین اگر لب بر لب
 کیون نہوشین کلامی اثر
 ہرگون رہتا ہر کیا نام و گنا
 گرچہ ہے مہر خموشی پروان
 غور سے دیکھو لطف آتا ہر صفا
 زنتہ پائے لیکر تالہ برق
 سب ہی کتبہ ہیں اسکے اہل فن
 گرچہ پسینہ صاف یان تو ہر لوح
 کیا لکھوں تعریف اسکی سیر
 پر ہر تحریر خط ہے دل یہ اب
 آپ کا ہر دھڑکنا خط بھرت خط
 شکل زائس ہے چشم انتظار
 ہے خیال اس دلیس نایابنگ آپکا
 کیا لکھوں بوتا بی در و فراق
 تاب دور کی نہیں ہے دل کو اب
 آپ سے صاحب نہیں کچھ دور ہیں
 شمع سان سرستہ الفت تمام
 کچھ نہ چھو باہی سے اب ہوں
 تہ بن اب چشم نطف ارہ کنان

صفحہ قرطاس ب گلزار
 بند بند اسکا ہے مثل نشکر
 جھجھکے سدا یہ رو سیاہ
 یک قلم ہے کام میں اوسکے ہاں
 جون در مقصود ہر سنیہ گان
 بشوق الفت بین سدا رہا ہوں
 ہے بجا شیر نیستان سخن
 لیکن اسکے سامنے ہر سادہ لوح
 آئین سے جھاڑے ہو نعل و کمر
 موبو کیجے رقم احوال سب
 کچھ ہوئی تسکین نہ اس دل کو فقط
 رنگیہ و ادیکھ کر بے اختیار
 ابتدا کو ہونہ جس کا اتھکا
 دیکھنے کا ہے تمھارے اشتیاق
 یوں جلوں ہوں جیسو دیکھو آفتاب
 گردن افلاک سے مجبور ہیں
 سب پر روشن ہو کر تمھو مدام
 تشریف دیدار ہوں بیخواب ہوں
 روز و شب حیران ہوں آئینہ سنا

انظارِ حیات و شادمانی
 گلستانِ حیات و شادمانی
 گلستانِ حیات و شادمانی
 گلستانِ حیات و شادمانی

۱۳۱

بہارِ حیات و شادمانی
 گلستانِ حیات و شادمانی
 گلستانِ حیات و شادمانی
 گلستانِ حیات و شادمانی

بہارِ حیات و شادمانی
 گلستانِ حیات و شادمانی
 گلستانِ حیات و شادمانی
 گلستانِ حیات و شادمانی

[illegible]

دل کو کل لادو یہ ہے
مفسد و مہفت اقل ہر روز
گنہگار سے توبہ کی دعا
مولوی یحییٰ صاحب دہلوی
کراچی کے ایک مشہور عالم
کی کہ فراموش نہ ہو کہ
کوئی گناہ تو ہے نقص شعور
مولوی صاحب کی کہی کہ کلام
بول جاتا ہے وہ اکثر اس طرح

مجلس

154

[illegible]

بیت ہر ایک تازہ مضمون تھی
 ہوئی دل مطالعہ سے خوشی
 خط نہ لکھنے کا جو لکھا تھا گلا
 مہمنے سو طرح مہربان کیا
 دیکھے اسمیں کسی ہر تقصیر
 نہیں اب خوب یادہ طول کلام
 لکھی زندانہ اک دوپٹی بات
 لیکن اب دل کی بقیاری ہے
 اب قدم رنجہ کیسے جلدی
 دل جو مشتاق ہو دی ملنے کا
 چاہیے یوں کہ خط کو دیکھتی ہی
 حد سے افروں ہر اشتیاق مجھے
 یہی ہی دل میں آرزو و نرات

مثنوی پنجم در بیان معانی بیت مثنوی مولوی روم

حق تقاضے نے بہر صاحبِ لیل
مدعا پر وہ مقال اس سے نہیں
یا سخن ایسا کہ جسمین ہو و کشر
چاہیے نکلے زبان سود سخن
سنسکے عالم جس سے ہو و محوِ سفید
کی عطا مومنہ میں زبان بہر مقال
گفت گو دنیا کی جسمین ہو کہین
پو پو پو پو پو پو پو پو پو
آفرین جس پر کہ ہر مرد و زن
سر سبر ہو فاکرہ او اس سے پدید

موسیٰ شمس محمد صفی محمدی
برای شمس الدین محمدی
برای شمس الدین محمدی
برای شمس الدین محمدی
برای شمس الدین محمدی

کچھ بغاوت پر متفق بہت کم
 ہوں اور بزم میں غلام بہت کم
 صفت اعدا میں یوں بزم ہر
 دیکھیں اس نظم سے نہ سمجھیں تو
 اس سے رکنا ہے بہت سی چیزیں
 کہ چکائیں دعا پر ختم کلام

١٥٦

۱۳۲

[illegible]

اسکے کیا کیا کردن میں وصف بیان
نکتہ رس کی نظر میں ہے یہ محال
اس سے ہی گوش کو بھی دلوں سود
لعل سفید لب و دہن تیرا
تجھ دہن میں زبان سحر طرا
چاہیے یوں کہ طوطی رضوان
تیسے خاسے کی کیا کروغین صبر
شعر ناخن بدل ترا بہ جہان
درد آیات کا ترے مضمون
ہر غزل ہے تری کمال سخن
پڑھے و نکل میں جب باغی تو
ہن جو مصرع ترے محسن کے
نہ بچا تجھ سے احرار سے شہباز
شعر کی حجبہ میں ترا اوستا
لیک خدمت میں تیری اتنی غرض
اوسکو ہر طرح تو غنیمت جان
کیسی ہی رام ہوں کیسے ستھ
یوں تو صید آگے اتر کر گستر
تجھ کو بخشی ہے خلق کی خوبے

خطِ خوشی میں بہ ز خطستان
اسکے لفظوں کو پونچے اسکے خیال
معنی میں اوس سے یہ کہیں افزود
در شہوار سے سخن تیرا
ناطقہ کی ہے تکیہ گاہ ناز
مہون زبان پر ترے بلا گردن
بلبل باغِ عشق کی ہے سفر
زیادہ از بیت ابرو سے خوبان
جو بھی مصرع سونا لہزورن
نمک شوخی غزلِ ال سخن
چو کڑی بھول جاے شاعر کو
پنچہ زن جیب ناکس و کس کے
مرغِ معنی آسمان پر واز
کشتی ذہن کو ہے بادِ مراد
کرنی اس خیر خواہ کو ہے فرض
پھر ملے گانہ سوز سا انسان
پنچھی بھڑکے ہوئے نہ آوین ہاتھ
دامِ الفت سے تیرے جاے کدھر
حق نے ایسی کی بہ ز محبوبے

[illegible]

[illegible][illegible]

کرمین یون سلیمان نومی پوتان
ایک سے دن سیکھ لے انسان
بہن کی کوئی پیانی کورات
پوشش بن بادہ سازدن میں بہت
سلطان کے پاس طبعی کو زبان
منظری پرستہ

پرستہ

اب میں اس قدر ہوں اب وہ چہرہ
 کھنکھاتا ہے نہ پکے سے
 شیشے کا گلاس ہے نہ پکے سے
 اب میں اس قدر ہوں اب وہ چہرہ
 کھنکھاتا ہے نہ پکے سے
 شیشے کا گلاس ہے نہ پکے سے

سرمہ سیدہ کو پیٹے ساری رات کیا کہوں تجھے مین کہ شہر شہر اگیا بیتال کی دوہائی ہے دمدم اوسکی سے یہی تقریر مجھے بیکس کی اب لگی کوچھا ہے لگے ہے دھڑ دھڑ جلنے دہر پرفرشتون کے جلنے لاکین مین کرے ذرات پر جان کے لفظ جن و انسان و وحش و طیر و درخت وقت رہنا عذاب السار کہہ تو کوئی زندگی کرے سوکھ آگ اور پھوس مین ہے کچھ بھی اب کچھ آرام سے تو زیر مین	پسوجب کاٹے تب وہ ہاتھ گرمی پڑتی ہے یا خند اکاقر بادشاہوں کی بادشاہی سے بھیک مانگے ہے شہر مین جو فقیر کوئی بندہ خدا کا ایسا آے ٹھیک ہووے ہی بگھڑی دوپہر چیلین کیا انڈے چھوڑ بھاگین مھر ماسے تھے یہ اپنے پنہ دہر غرض ایسی ہی دھوپ پڑتی تھی ہاتھ اوٹھا کر گھبراہٹ میں چار ہووے گرمی سے جبت حال جان سرد خن خانہ پوچھنا ہے خط غیر تر خانہ جاوے اسن نہیں
--	--

مثنوی یا زوہم در پچو سو کم سرا

صبح نکلے ہے کانپتا خورشید نہیں یہ کمکشان ہی دیکھش بلک کیسے کہ زہر میر ہوا گود مین کانگری رکھے ہے پھر ٹھنڈ سے ہو جان کے دین بار	سردی ابکی برس ہے اتنی شدید چرخ کی اٹلسی قب پیمیش جتنا عالم تھا کاشمیر ہوا اندون چرخ پر نہیں ہے مھر کہہ ٹپنے کو کہتے ہیں سب یا
--	---

اب میں اس قدر ہوں اب وہ چہرہ
 کھنکھاتا ہے نہ پکے سے
 شیشے کا گلاس ہے نہ پکے سے
 اب میں اس قدر ہوں اب وہ چہرہ
 کھنکھاتا ہے نہ پکے سے
 شیشے کا گلاس ہے نہ پکے سے

سورہ

بہار میں اس قدر ہوں اب وہ چہرہ
 کھنکھاتا ہے نہ پکے سے
 شیشے کا گلاس ہے نہ پکے سے
 بہار میں اس قدر ہوں اب وہ چہرہ
 کھنکھاتا ہے نہ پکے سے
 شیشے کا گلاس ہے نہ پکے سے

بہار میں اس قدر ہوں اب وہ چہرہ
 کھنکھاتا ہے نہ پکے سے
 شیشے کا گلاس ہے نہ پکے سے
 بہار میں اس قدر ہوں اب وہ چہرہ
 کھنکھاتا ہے نہ پکے سے
 شیشے کا گلاس ہے نہ پکے سے

[illegible][illegible]

بولے یہ مینہ نچتا مجھے معلوم
 جب سمجھے یہ اسکے رفرت کسین
 جون لگی ہونے قطرہ فشان
 پھر لگا کہنے یہ بھی اپنے نصیب
 اور مینہ آسمان آبر ساوے
 یہ تو ساوے غریب کیا جانے
 بولے یہ سادگی سے کیا ہر ضرور
 رکھے خالق سلامت آپکی دست
 یہ سخن جو بہن پونہا اسکے کان
 سنتے ہی اسکے یون ہوا مضطرب
 جسکے مونہ کی طرف کئے نگاہ
 کیون میان ابرست در چھپا
 مضطرب برق سے منویون حال
 کبھو کہتا تھا یا رنیل جلاو
 کبھو بولے تھا عر کبھو اوپر
 گاہ بولے تھا ہو جو مہر پر
 نوکر بولا ہے ایک یون فی الغور
 کہا اوں نے یہ سچ ہے میری جان
 لیک پڑنا لے جب لگے بہنے

[illegible]

[illegible]

سارے گھر کا تھا اسکے چشم و چراغ
آشنا اپنے کی ضیافت کی
اک رکابی طعام و دیگر بس
یا دایا اسے چھٹی کا دود
اور مان کو بھی اسکے دیکھ لاق
تب یہ جور و سق کے حق میں فسیا
کاش بھیس مر تا دان یہ ناشدنی
میرا بیٹا اور اس قدر تیر
اس سلیقے سے پر کرے پیمائش
رات کو اوسپہ یہ مقرر تھا
لاتا آقا کے آگے جھولی بھر
جڑے تنخواہ میں لگاتے تھے
سو یہ بد بخت دے ہے یوں بربا
پر یہ مجھ سے بھی نکالنا معقول
اینٹوں تک سچ سچ کھاو گے
آشنا تھا سو وہ قیٹ دل سوز
دونوں کما لگے رفافت سے
جد موعوم وہاں ہو کے کھڑے
میرے سوتے اور تیرا ایک

ایک فرزند یہ رکھے تھا اولاد
لےنے کی روز یہ حماقت کی
نہ ضیافت کہ حسین ہونگے
تسپہ یون پیش آیا سہ مردود
چاہتا تھا کرے یہ اس کو نفاق
بارے لوگوں نے آکے سمجھایا
پتھر اسکے عوض تو کیوں زنجی
یا رُجھتے تو لاو لد بہتر
اسکا داد بھی اگرچہ تھا عیاش
جو کوئی اس کے گھر میں نہ کر تھا
بھرتا وہ ٹکڑے مانگتا گھر گھر
اچھے چن چن کے آپ کھاتے تھے
پیدا ہو کر گئے تھے یون جہاد
میں تو آپ ہی کو جانتا تھا فضول
گرٹے پیسے یہ سب ادرا و یگا
اس کے دادے کے باپ کا اک روز
لایا کچھ مری پکا شراکت سے
اون نے اک دو پیے نوالے بڑے
لگے کہنے نہیں شراکت نیک

[illegible]

میں یہ کہتا ہوں کہ اس کا
 لاٹھیسان سے لے کر
 کوئی شہر ہاؤس تک
 سب ہیٹھ لے کر
 مطلق لے کر
 راکھ لے کر
 خراج کر رہے
 ہیں

کلیات سودا

[illegible]

وہ جو نوکر کھڑے ہوں جبرائیل کے
 پہنچیں: یہ یہ پانچ کچھ چھوڑے۔
 کہنا کہ اسے نہیں لکھیں کہ ناٹا
 بولا دیکھ اپنے عکس کو وہ لبیم
 کھا چکا کھانا ست رکابی کھود
 عرض اس طرح کا جو ہوئے نخل
 ایک تھا اسکا آشناد دل سوز
 ظاہر ہی اسکے گھر تھی کچھ شادی
 بیٹھے باہم تھے آشتیا تمیز
 اور وہاں ہو رہا تھا راگ رنگ
 نہ تھی اسکو کسی سے بات اور پیت
 گاہ چوکنے تھا گاہ اونگھنے تھا
 اسخیں یہ سو گیا تو دیکھ خواب
 ناگہ اس قلاب پر ایک اور آیا
 جگ میں کھانا ہے اور میرا منہ
 کہیکہ یہ نیست دین جو مارا ہات
 اڑ گئی سر سے آگے کیا میں کہوں
 صاحب خانہ درمیان سین آ
 تنے کیوں اسکے سر پہ بار ہی ہوا

[illegible]

سب سے پہلے اس کی طرف سے ایک خط آیا تھا جس میں لکھا تھا کہ میں نے تم سے
 ایک خط لکھا تھا جس میں میں نے تم سے ایک خط لکھا تھا جس میں میں نے تم سے
 ایک خط لکھا تھا جس میں میں نے تم سے ایک خط لکھا تھا جس میں میں نے تم سے
 ایک خط لکھا تھا جس میں میں نے تم سے ایک خط لکھا تھا جس میں میں نے تم سے

سورپے کی طرح یہ اسپر اسے بھوک کی جھانجھ گڑھی یکا پس سیر یوں بھی نہ تو جنگل کو کھما چکے کشت جب اوکھاڑا کھما غرض اس بھوکھ پر کھنگلے ہر کوکھ چار کے کا ندھے جب یہ جاویگا ایسے بھوکے پہ لہن کیجئے درام	کہتے سے پہلی تلک کھا جائے آوے پھر شند یوں کے سر پر قہر قول لیجا سے بھوک کے بل کو پھر تو نگلے ہے ٹھڑا جھاڑ کی جھاڑ سپر اس فکر میں گیا ہے سوکھ توشہ کی روٹی کو بھجی کھاوے گا شام سے صبح صبح سے تا شام
--	---

مثنوی چہار دم در حوض تینگ ز

ایک لوٹا تینگ کا ہے کھلاڑ جب کو جانے ہے کچھ ٹکون والا کسی سے اون نے مونہ نہیں سوتا جبکا پورا نظریہ سے ہتھیار شوق کا کیا کون میں اس کے دھنگ ٹھٹھا آلت ہے اس کے پیٹے میں خایوں کا ہر سرین میں یکسنا نام پروانہ تا سنا ہے تینگ چاہے جدم تینگ اڑاوے کسی جو ہا می سے وہیں جا کر سوڑھوں پر گرجاٹے ہر جیب	دور میں اس کے گندمرے میں بنگلہ اس کے پیچھے ہے آپ بچھا لا کلہرا نام کو نہیں چھوڑا کھاوے وہاں گھنٹین یہ سوہا آپ یہ ہو گیا ہے شکل تینگ خواہ بیٹھے میں خواہ لیٹے میں جون لنگتا ہے پندی میں بھینٹا شمع دان کا ڈھو تو نہیں آنگ اور مطلق ہوا نہ پاوے یہ با و پیدا کرے ہے مردا کر زرد او سکودو باز کہتے ہیں سب
--	--

۱۴۶
 دی قسم ہو اس کے پاس
 شوق ہے اس کا جس نے نہ سنا
 جادو ہے کہ بگڑے ہو جس سے
 سات نالوں میں چار فاسٹے
 یہ جھیب ہو اس کے گڑھ میں
 اوس کا ہی سپر اس کے گڑھ میں
 کر کے پیچھے ہوئے ہیں کون
 تانہ ہے اس سے کیجیے دہر

لکھنی

دل ہو توں بلبل لکھنی
 دل ہو توں بلبل لکھنی
 دل ہو توں بلبل لکھنی
 دل ہو توں بلبل لکھنی

نہ تو بیابان ہو نہ کوہ و نہ دریا
نہ کوہ و نہ دریا نہ کوہ و نہ دریا
نہ کوہ و نہ دریا نہ کوہ و نہ دریا
نہ کوہ و نہ دریا نہ کوہ و نہ دریا

خداوند سب سے بڑا ہے
وہی جو سب کو پیدا کیا ہے
وہی جو سب کو برباد کیا ہے
وہی جو سب کو زندہ کیا ہے
وہی جو سب کو مر گیا ہے

کلمات سودا

۱۴۹

عن میں نے مرزا مفت بری طاق
سب سے افروز دہتا دہتوں کا معاش
ذوق تھا اپنے کا نہیں تھا تلاش
کرم میں اپنے انکار کی کشتی سے
کشتی وہ کشتی کہ وہ کشتی سے
کشتی وہ کشتی کہ وہ کشتی سے
کشتی وہ کشتی کہ وہ کشتی سے

خوب صورت مین اور لباس بڑا جو کہ جاگیر سے اب آتا ہے تو پیسے ہے شراب بنگ و نسیم نہ ہے نقدی کے پیسے آکام مجھے بیٹی کے روز چھ پیسے کب تک اسے باپ سے ساتھ رکھو کب تک اسنو دن سے روز رکھو داں روٹی اگر جو گھر میں پکے فاقہ بہتر ازین چیتی چار تب کہا باپ نے اسے میر جان ہم غریبوں کی داں روٹی ہے سوٹا کپڑا ہے تاش سے بہتر گر نرسے چاہتی ہے تیری زبان جا کھدا اسکو اور کھا تو پلاؤ اپنے اوپر کسو کو کر عاشق نخرے سے اسکی گود میں لیٹ جب تو جانے وہ ہو چکا محکوم مانگ تبا دس سے چڑھنے کو گھوڑا چڑھکے گھوڑے کو تو کو داتا پھر	تاکے مجھ گلے دھرے گا چھڑا سب ترے پنج بیج جاتا ہے اب خدا کا بھی تجھ کو ہے کچھ ہم اسمین سے بھی سب مجھے نرے اکلام سو بھی دے ہے فقیر کو جیسے فقر و فاقہ مین دنکورات کروں روٹی گوروں دن چو لکھے مین سوں چھچھ بھر گھی کبھی نہ اسمین رے وقت رنبا عذاب ہنسار حق نے قسمت کیا سو سگند ان گاہ تیلی ہے گاہ سوٹی ہے در بدر کی تلاش سے بہتر حق نے دی ہے تجھے بھی زر کی گنا سو کھی روٹی کو میری پھر نہ چسبائو یا وہ ہو پاکب زیا فاسق کھول چھاتی کو اور دکھا کر بیٹ چاہ اسکی ہو تجھ سے اوپر معلوم پھر ہے کس خیر کا تجھے توڑا گھر گھر گناہ کون مرزا تبھر
--	---

مرزا جی میں بھی کشتی کی کشتی
اس کا کہہ اسون سننے کو
کشتی کا کہہ اسون سننے کو
کشتی کا کہہ اسون سننے کو

[illegible]

۱۵

[illegible]

کشتن خلق او کا غرض کام ہر
مے ہین اس سے زبیں بے وزن
طرف تر اس سے بھی کہوں ایک بات
ہو کے کس کند جو وہ بے عیا
مردہ شو مو لودی و تابوت گر
دین ہین دہائی وہ بصدر قیل و قال
اپنی دوا آپ تو طاف لم نکر
خوب جو کرتا ہے تو اپنی دوا
روزی سے خاطر مومری تاک جمع
کیا کروں تشخیص کا اس کی بیان
نزلے سے اک شخص کو تھا دروس
دیکھ کے نبض ان نے بصدر فکر و غور
نسخہ دیا لکھ کے پچھدین ہند
جا کے جو نسخہ دیا عطار کو
کیا تجھے آزار ہے امی نو جوان
مین تو نہیں جانتا کچھ امی حبیب
سننے ہی یہ دل کو لگی اسکے چوٹ
ہاے یہ کس بھروسے کا ایجاد
کنکے یہ عطار نے ہو قیہ رار

مرگ و قضا مفت مین بدنام ہر
کھاتے ہین قرض اسکے اور پر گور کن
ہفتی ہر سن سکے جسے کائنات
اپنے تئیں آپ کر کے ہر فرودا
گھیرتے ہین آن کے لب مکا
انہین سے ہر ایک کرے ہر سو
میرے کس کو کی طرف کر نظر
اور کوئی آپ سا ہم کو ہست
بھی چون تری گور پر گل اور شمع
مونہ مین ہوئی جاتی ہر سب کجا
لائی قضا اسکے تئیں اسکے گھر
دق کے سوا کچھ نلی تشخیص اور
صبح سے لے شام تک غور کر
پڑھ کے لگا کھنے وہ بیمار کو
اون نے کہا اس سے باہر و فغان
پر مجھے مدقوق کہے ہے طبیب
کنے لگا اپنی وہ دڑھی کھٹ
نسخے مین معجون زرب دہر
کنے لگا اوس سے کہ سنتا ہے یا

کشتن خلق او کا غرض کام ہر
مے ہین اس سے زبیں بے وزن
طرف تر اس سے بھی کہوں ایک بات
ہو کے کس کند جو وہ بے عیا
مردہ شو مو لودی و تابوت گر
دین ہین دہائی وہ بصدر قیل و قال
اپنی دوا آپ تو طاف لم نکر
خوب جو کرتا ہے تو اپنی دوا
روزی سے خاطر مومری تاک جمع
کیا کروں تشخیص کا اس کی بیان
نزلے سے اک شخص کو تھا دروس
دیکھ کے نبض ان نے بصدر فکر و غور
نسخہ دیا لکھ کے پچھدین ہند
جا کے جو نسخہ دیا عطار کو
کیا تجھے آزار ہے امی نو جوان
مین تو نہیں جانتا کچھ امی حبیب
سننے ہی یہ دل کو لگی اسکے چوٹ
ہاے یہ کس بھروسے کا ایجاد
کنکے یہ عطار نے ہو قیہ رار

کشتن خلق او کا غرض کام ہر
مے ہین اس سے زبیں بے وزن
طرف تر اس سے بھی کہوں ایک بات
ہو کے کس کند جو وہ بے عیا
مردہ شو مو لودی و تابوت گر
دین ہین دہائی وہ بصدر قیل و قال
اپنی دوا آپ تو طاف لم نکر
خوب جو کرتا ہے تو اپنی دوا
روزی سے خاطر مومری تاک جمع
کیا کروں تشخیص کا اس کی بیان
نزلے سے اک شخص کو تھا دروس
دیکھ کے نبض ان نے بصدر فکر و غور
نسخہ دیا لکھ کے پچھدین ہند
جا کے جو نسخہ دیا عطار کو
کیا تجھے آزار ہے امی نو جوان
مین تو نہیں جانتا کچھ امی حبیب
سننے ہی یہ دل کو لگی اسکے چوٹ
ہاے یہ کس بھروسے کا ایجاد
کنکے یہ عطار نے ہو قیہ رار

کشتن خلق او کا غرض کام ہر
مے ہین اس سے زبیں بے وزن
طرف تر اس سے بھی کہوں ایک بات
ہو کے کس کند جو وہ بے عیا
مردہ شو مو لودی و تابوت گر
دین ہین دہائی وہ بصدر قیل و قال
اپنی دوا آپ تو طاف لم نکر
خوب جو کرتا ہے تو اپنی دوا
روزی سے خاطر مومری تاک جمع
کیا کروں تشخیص کا اس کی بیان
نزلے سے اک شخص کو تھا دروس
دیکھ کے نبض ان نے بصدر فکر و غور
نسخہ دیا لکھ کے پچھدین ہند
جا کے جو نسخہ دیا عطار کو
کیا تجھے آزار ہے امی نو جوان
مین تو نہیں جانتا کچھ امی حبیب
سننے ہی یہ دل کو لگی اسکے چوٹ
ہاے یہ کس بھروسے کا ایجاد
کنکے یہ عطار نے ہو قیہ رار

[illegible]

نہایت عجب کی بات ہے کہ یہ شعر جو کہ ایک صاحب نے لکھا ہے اس میں ایک عجیب سی بات ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت کو دیکھا تو اس نے کہا کہ یہ تو ایک عورت ہے مگر اس کی شکل تو ایک مرد کی ہے۔

<p>کیا کون چیک تھے یا بائیں تھے سننے میں یہ درد جہدم آشنا واقعی یغنم تو ہیکل ناگوار غم میں اس کے میسر زنا تانہ رو گو بھنسا تھا دام میں اگر ہوا غم کو اپنے دل سے اب توفیق</p>	<p>باز کے بچے تھے یا شاہین تھے انے کہتے ہیں کچھ ایسی رزا پر خداوندی سے ہی کیا اختیار ست کہیں رو رو کے آٹھوں کو گھو اوج پر تیرے نصیبوں میں تھا کر دیا سوا نے قصہ قصہ</p>
--	---

شہنوی نوزد ہم بطور ساقی نامہ در چو میان فونی

<p>ساقیا بھر اس می جادو سے جا کر دے لب میر کو اس سا چہ باگ بکری سے کرے ایسی ہی چھند دانت کٹے باگ کے بکری کرے باگ بکری پانی پین ایک جا چل قلم اب قصہ کر تو جنگ کا مک میان فونی کے گھر کھانا بعد از ان کہیو کہ اتنا بھی غور اور وں کو بکری کہوشیرا بگو بات بکری کی لگے تم کو جری اور جواد کا کھانا سنا سینکد اب اس کے نہایت تیرین</p>	<p>جب کا سحر مری بھی ہو غلام لگے پھر قدرت خدا کی سیر کر باگ کو بکری کرے سید ہمین بند باگ کے آگھر میں جا بکری چرے سانے تیرے ہی تب خبر مرا اوتھ چکا پردہ حیا و تنگ کا کہ سلام شوق تو حب کر مرا شاعری کے فن میں کرنا کیا ضرور بکری بھی گر کچھ کہے پھر آکھو دور دم اسپر قلم کی لے چھری وہ نصیب دشمنان مگر چلا آپ کے ناخن سے بھی خونزیرین</p>
---	--

۱۵۵

کلیات سورا

باجا اوس میں کی کس نے دی ہو
پہچون ہوں اس کے مصنف میں یہ میں
کئی کئی کیوں لکھی ہے اس میں میں
نیا کر دے وہ رو کر زار زار
ایک جوان کھنڈ لاس غلزار
ہے نئی ناگن وہ ادنیٰ اب میں
جس سے اوس کے تیرے ہی پہن
نہیں سنی کام سے تیرے ہی پہن
سہنی مت جان اس کو ہاتھ میں
باجا اوس میں کی کس نے دی ہو
پہچون ہوں اس کے مصنف میں یہ میں
کئی کئی کیوں لکھی ہے اس میں میں
نیا کر دے وہ رو کر زار زار
ایک جوان کھنڈ لاس غلزار
ہے نئی ناگن وہ ادنیٰ اب میں
جس سے اوس کے تیرے ہی پہن
نہیں سنی کام سے تیرے ہی پہن
سہنی مت جان اس کو ہاتھ میں

اب نکل

کے ہونے پر اس نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ ایک بڑے بڑے آدمی کے ساتھ بیٹھ کر کھاتا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ ایک بڑے بڑے آدمی کے ساتھ بیٹھ کر کھاتا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ ایک بڑے بڑے آدمی کے ساتھ بیٹھ کر کھاتا ہے۔

<p>بے اثر تھے کہیں اس کو کھا حسبہ وہ ہمیشہ کل میخانے میں اوسینہ نازل ہو کر قہر و اہلال وہ جو کچھ کہتی ہے انی غیر پناہ کس لیے میں آپ کا دشمن نہیں شاید اس کو سکے تم کھا جاؤ ہم اس سے کیا لازم جو کہیے نہیں سیری تو اتنی موثر ہے صدا کس لیے نالے کو میرے جذبہ بند یا تو اب اس کی سند مجھے تک ہے جس میں سلم آنا ہی لکھ چل ہوا شتاب ساقیا وہ سے جو تند و تیز ہو نامہ رب نے مجھ کو اودھر سے شتاب پڑے خطا کہنے لگے ہو کر غضب یہ کہو اس کو لیے میخانہ سے بل آں ہے فوقی کی مدد بھو پڑا چو دی جو مانگے ہے جواب دیکھ لے اگر قوی ہے یہ دلیل پیش پا افتادہ یہ تشبیہ ہے</p>	<p>سکے غمازون نے جا اس کے کہا بولے ایسا کچھ کہتے کیا کہیں یا تمہارے صبر کا پڑیو و بال سو تو کہہ سکتا نہیں یہ رر سیاہ ہوں بھی گردن تو زمین میں نہیں یا مجھے مارو گناہ رازر دے قہر یہ غرض اس کی ہی ہے مرزاں سکے رو دیوں جسے شاہ و گدا بے اثر باندھو ہو کچھ اس کی سند یا تم آگے شاہروں کے نے بجاو دیکھو اودھر سے کیا آئے جو آ دیکھو مجھ کو کس اودھر کی گفتگو لادیا ہے یہ جواب باسوا ب بے اثر ہو نیکا اس کے ہر سبب پوچھ جا کر عاقل و دیوانہ سے ہر سخن کے پاس اس کی ہر سند مجھ کہنے ہے مل لبا کا انتخاب نے کو باندھا ہو دیکھا خرطوم مل سر سے لیکر تا قدم یک شکل نے</p>
--	---

کے ہونے پر اس نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ ایک بڑے بڑے آدمی کے ساتھ بیٹھ کر کھاتا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ ایک بڑے بڑے آدمی کے ساتھ بیٹھ کر کھاتا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ ایک بڑے بڑے آدمی کے ساتھ بیٹھ کر کھاتا ہے۔

۱۵۷

کلمات حورا

تاجیان فنی کو بھون پر پر
 حطہ اول بودہ قہر کی غرض
 رکتی ہے سوا میں تو ایسا غل
 سنسنے جس پر یہ کی شور و غل
 جس سے آنا ہے چھی کا دود و باد
 منقطع غانی سوا ملک اس کا
 جانتے ہیں اس کو سب برنا و پر
 لیکن اس کا تازہ کرنا فوب نہیں
 میری بھی چھو سکے غوب نہیں
 سے دل پر وادہ اس سے باغیان
 شمع کو روشن کی لیکر ہمسرا غا
 سات میں سے شمع خود کا صاحب
 بیتا و باقی میں کا یہ حال
 تیرا وہم ہے اوس کا دور از قہر
 سنا منی فنی سنا منی فنی
 سنا منی فنی سنا منی فنی
 سنا منی فنی سنا منی فنی

مضمون پست فنی

کے ہونے پر اس نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ ایک بڑے بڑے آدمی کے ساتھ بیٹھ کر کھاتا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ ایک بڑے بڑے آدمی کے ساتھ بیٹھ کر کھاتا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ ایک بڑے بڑے آدمی کے ساتھ بیٹھ کر کھاتا ہے۔

[illegible]

درین اندر کف اسد نقل بند
سایه اوس که برین کوه
دساقوب فخر طیب تمام
کی که برین کوه
معیّن برین کوه
کوئی دن کوه
در کوه
کی اس کوه
بر ایک حال
همان کوه
خویش کوه
سب که ایک
مرد ازاده طور

کھلے چھوڑتا اور جگہ کے کو اڑ
سب کو وہ سائل ہو اسکے ساتھ
کہ وضع جہان سے ہے یہ برخلا
موافق تھیں سے تو یہ چال ہے
جہان ہے کچھ اجناس یا نقد چیز
کیسی کچھ مین ہوں اپنی متاع
وہ کیا ہے کہ اپنے سے آگاہ مین
کوئی چیز یا ان تجھے بہترین
تو اس فرسے اک انشارت ہی پس

کھلے چھوڑتا اور جگہ کے کو اڑ
سب کو وہ سائل ہو اسکے ساتھ
کہ وضع جہان سے ہے یہ برخلا
موافق تھیں سے تو یہ چال ہے
جہان ہے کچھ اجناس یا نقد چیز
کیسی کچھ مین ہوں اپنی متاع
وہ کیا ہے کہ اپنے سے آگاہ مین
کوئی چیز یا ان تجھے بہترین
تو اس فرسے اک انشارت ہی پس

لکھو دے جاتا کہین بہر کار
کھلے جب کہ ہمایگان پر یہا
اس عقدے کو کیجے گا ہمیر بھی
کسا چیز کیا اسین اشکال ہے
محافظ اسی گھر کے ہن سب غریز
غرض کو نہا ہے مرا حشر ہے
غرض یہ کہ جو عارف اللہ مین
جو غافل لکھ کچھ سمجھے اپنے تین
جو رکھتا ہے کچھ اپنے لکھن س

حکایت

سنا جاے ہے ایک مہوس کا حال
یہ کچھ کر کے دل بچ اپنے تیا
رہا انکی خدمت میں تا چند سال
اگر کہیں آپ کو یاد ہو
کہا ہے یہی گرترا مدعا
یہ اجزا مین اسکے تو جا اور لیا
غرض طرح کی لیے سب بیان
یہ سنو تو محبت میں کرنا ہے
کہا اپنی یہ بات مسکن نہیں

کہ رکھتا تھا نہت کیا کا خیال
گیا ایک رویش کامل کے پاس
کیا ایک دن وقت پا کر سوال
تو بندے کو بھی اپنے ارشاد ہو
تو بہتر ہے دیتا ہوں تجھ کو نہا
یہ ترکیب ہے ہر طرح سے بنا
کہا اسین یک شرط ہے دریا
کبھو دل مین بندر کا خطرہ نہلا
جو خطرہ ہو دلین وہ جاو کہین

کھلے چھوڑتا اور جگہ کے کو اڑ
سب کو وہ سائل ہو اسکے ساتھ
کہ وضع جہان سے ہے یہ برخلا
موافق تھیں سے تو یہ چال ہے
جہان ہے کچھ اجناس یا نقد چیز
کیسی کچھ مین ہوں اپنی متاع
وہ کیا ہے کہ اپنے سے آگاہ مین
کوئی چیز یا ان تجھے بہترین
تو اس فرسے اک انشارت ہی پس

۱۶۲

حکایت سودا

کھلے چھوڑتا اور جگہ کے کو اڑ
سب کو وہ سائل ہو اسکے ساتھ
کہ وضع جہان سے ہے یہ برخلا
موافق تھیں سے تو یہ چال ہے
جہان ہے کچھ اجناس یا نقد چیز
کیسی کچھ مین ہوں اپنی متاع
وہ کیا ہے کہ اپنے سے آگاہ مین
کوئی چیز یا ان تجھے بہترین
تو اس فرسے اک انشارت ہی پس

کھلے چھوڑتا اور جگہ کے کو اڑ
سب کو وہ سائل ہو اسکے ساتھ
کہ وضع جہان سے ہے یہ برخلا
موافق تھیں سے تو یہ چال ہے
جہان ہے کچھ اجناس یا نقد چیز
کیسی کچھ مین ہوں اپنی متاع
وہ کیا ہے کہ اپنے سے آگاہ مین
کوئی چیز یا ان تجھے بہترین
تو اس فرسے اک انشارت ہی پس

کھیلے دل پر بنیان باغ و بہار
 کھیلے دل پر بنیان باغ و بہار
 کھیلے دل پر بنیان باغ و بہار
 کھیلے دل پر بنیان باغ و بہار

شور شور سے کا اوٹھ گیا یکبار برفت والے جہان تلک میں اب کہتے ہیں ہاے چاہ سوچ جان کیا سقون کا خامن آباد روزمین کی متام اب کو سے جن نے کیا رہی پیا وہ آب	ہو گیا سرور برفت کا بازار گر پیش اوس کو سے کے اگر گھر ہمارے کو کر دیا ویران تیرے ہاتھوں سے امی کئے فرما چینی پھر پانی لیکے ڈوب ہو حشر تک زیر خاک ہے سیراب
--	--

ممت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اکی شمع زن کر آتش دل وہ دل دے ہو خوش عجمے ہو ہو شور نگینہ چشم گریہ آلود ہے یوں کلفت تنہیں دل پاک کرامت کروہ عشق آتش انگیز دمام اک ناز پرور دے جرات ہمیشہ جون رگ تاک بریدہ ندیم اشک دے خنجر گلو کو اسید و نکلے اوٹھا خاطر و سوس کرا یا شعل داغ جدائی	تب دل دے بقدر خواہش دل شبک سرسبز جون شان زنبور لب زخم جگر کو رکھ نہک سو کہ نہان ہو دے جون نگہ تیرا کہ تا ہر استخوان سیرا ہو گلہ ز کرے خلوت میں دلکی آہستہ ہو آستو تا سہرنگان سسیدہ بنابت جون سنان گے مومو کو اینس شخص دل کر شاہد یاس ہو روشن جس سے شمع آشتائی
--	--

۱۶۳
 لہات سودا

فوق العادہ
 فاضل شادی
 فاضل شادی
 فاضل شادی

فنا کر وہاں کا ہر جہاں
 فنا کر وہاں کا ہر جہاں
 فنا کر وہاں کا ہر جہاں
 فنا کر وہاں کا ہر جہاں

عشق سب کی زبان سے دامن دل
کشان نمی سوطب سے دامن دل
سفر کو کئی اوجس راہ آتا
ده دل سے یاد منزل بھول جاتا
کہ جو آیا سو بھولا منہ جاگہ
ده ایک احوال سے بھلا منہ درہ
مقیم ادس جہاں تھا بظاہر
نہ ادس سے دل کو ایک چوٹی کا ڈار
بسر کرتا تھا جس صورت کی دن رات

بس اب بہتر ہے اس جاگہ نموشی
سکوتِ مجمل ہے دل کی تفریح

بحق باطن ہر چار سرور
پتیرے فضل کا دریا ہی کیا کم
اوس آتش کو نکاس پانی ستور کہ
مین کیا اور کس قدر میری خطا ہے

خداوند ایسے آلِ حمید
مین مہون گر قابلِ ناز و حسد
شفیعون پرتک میرے نظر کر
کہ جس جاگہ ترا فضل و عطا

زبان گویا کنِ خاکِ خوشان
رہے کب تک یہ آئینہ ترِ رنگ
کون مین وستانِ جذبِ الفت
بیان کرتا تھا یوں افسانہ عرش
گر قمار بلا ہے حالتِ خویش
سدا آشفتمہ سر جوئے لعلِ حوہاں
سباں جان عاشق سر بسر درد
مہر جوئے محوِ چکیدنِ موہمِ تہ
وہ عاشقِ نتھا آماؤ عشق
یہ پتھی اک شہتہ مالک و سکودر کا
بوہنِ تکیہ ہے جس سے تو آنکھ

الا اے چارہ ساز بادہ نوش
 ہے عرصہ دل پہ خاموشی تنگ
 مری شاخ کی دیوہو سے کلفت
 شب اک ماتم مرائے غائب عشق
 کہ تھا پنجاب میں اک مرد درویش
 ہمیشہ دست دلسے پاے کو بان
 حزن عشق مانسہ دم سرد
 گدازتن سے تھا ازخوش فرستہ
 تجویر جنون دل دادہ عشق
 بزرگ شمع سر سے پانوں تک نار
 مقام اوسکا تھا اک جاگہ سر راہ

کتابت سودا

[illegible][illegible]

[illegible]

کے وہ نامیہ طلبہ یہ آواز
کروں کہ طلبہ یہ آواز
جو کہیں یہ آواز

ہوتی جو چشم اس رو پر نظر باز
 شغف سے وان ہر کمال کا تیار
 زن و مرد و قبائل تھے جو کچھ وان
 نہ اوسکو صبر نہ طاقت نہ آرام
 ہر اکدم تازہ اوسکو اک غلش تھی
 رنگ زلف گہ شغف اطوار
 جگہ غارے کے منہ او پر وہ بیتاب
 بجان سب گھر کے لوگ اوسکے قہر سے
 بقدر فہم ہر ایک کو چاک و پیر
 پراو سکا حال تھا ہر دم تباہی
 نہ آسا اڑاتی تھی کبھی جاک
 کبھی نہ چھوڑتی سر کے بال غصے
 کبھی کہتے تھے غلام ہے وہ غلام
 دماغ اپنا جلاتے تھے زن و مرد
 غرض یہ جو کھ ہے کچھ ایسی ہی بات
 نہ ملایا سکے ہرگز یہ اسرار
 عناصر سے ہو کر زیادہ کوئی چیز
 نشہ ہووے جو نہ درد نہ آب
 و گر صفر کرے صحت کی غارت

کیا اوس چشم پر نظارہ نے ناز
 کر شل غنچہ تھی تن پر قبائیک
 خوشی سے سہر گتھے تینیت نون
 ہمیشہ گریہ وزاری سے تھا کام
 مقیم سینہ جاسے دل تپش تھی
 گئے جوان ز گیس محو ہر بار
 کرے تھی گریہ سے زین متاب
 ملے واقف نہ تھا کوئی سب سے
 کرے تھا اوسکے یہ ہونیکلی تدبیر
 تپان تھی جس طرح نشکی بن مای
 کبھی جو ن گل کرے تھی پیر چل
 کبھی نالان تھی فرقت کے اکم
 گیا ہر کن امید و ن سنا تھ محروم
 ولے افرو د تھا ہر خطہ وہ درد
 جہان حیران ہے سوط اور طبات
 عبث ضائع ہو یاں تعویذ و طوا
 طلب اوسکی کرے تشخیص و تجویز
 اگر سودا تو کچھ فصد و جلاب
 متوجر بد و ن سے اطفای حرارت

بکثرت مادر و پدر و لہن
 و بجز واقف نہ تھا سبیل و اجال
 باین نقش سب لکنا سبیل و اجال
 کر کے تاج و شفاق بایل
 سہرا کے شغف و شوق بایل
 وہ گوہر جس میں شغف و شوق بایل
 خنود بالیدہ تھا ماند و جاب
 نجائے کیا ہوا اس کو تب و تاب

ہوتا ہے کہ جو شخص کو کچھ ایسی ہی بات
 نہ ملایا سکے ہرگز یہ اسرار
 عناصر سے ہو کر زیادہ کوئی چیز
 نشہ ہووے جو نہ درد نہ آب
 و گر صفر کرے صحت کی غارت
 کیا اوس چشم پر نظارہ نے ناز
 کر شل غنچہ تھی تن پر قبائیک
 خوشی سے سہر گتھے تینیت نون
 ہمیشہ گریہ وزاری سے تھا کام
 مقیم سینہ جاسے دل تپش تھی
 گئے جوان ز گیس محو ہر بار
 کرے تھی گریہ سے زین متاب
 ملے واقف نہ تھا کوئی سب سے
 کرے تھا اوسکے یہ ہونیکلی تدبیر
 تپان تھی جس طرح نشکی بن مای
 کبھی جو ن گل کرے تھی پیر چل
 کبھی نالان تھی فرقت کے اکم
 گیا ہر کن امید و ن سنا تھ محروم
 ولے افرو د تھا ہر خطہ وہ درد
 جہان حیران ہے سوط اور طبات
 عبث ضائع ہو یاں تعویذ و طوا
 طلب اوسکی کرے تشخیص و تجویز
 اگر سودا تو کچھ فصد و جلاب
 متوجر بد و ن سے اطفای حرارت

ہوتا ہے کہ جو شخص کو کچھ ایسی ہی بات
 نہ ملایا سکے ہرگز یہ اسرار
 عناصر سے ہو کر زیادہ کوئی چیز
 نشہ ہووے جو نہ درد نہ آب
 و گر صفر کرے صحت کی غارت
 کیا اوس چشم پر نظارہ نے ناز
 کر شل غنچہ تھی تن پر قبائیک
 خوشی سے سہر گتھے تینیت نون
 ہمیشہ گریہ وزاری سے تھا کام
 مقیم سینہ جاسے دل تپش تھی
 گئے جوان ز گیس محو ہر بار
 کرے تھی گریہ سے زین متاب
 ملے واقف نہ تھا کوئی سب سے
 کرے تھا اوسکے یہ ہونیکلی تدبیر
 تپان تھی جس طرح نشکی بن مای
 کبھی جو ن گل کرے تھی پیر چل
 کبھی نالان تھی فرقت کے اکم
 گیا ہر کن امید و ن سنا تھ محروم
 ولے افرو د تھا ہر خطہ وہ درد
 جہان حیران ہے سوط اور طبات
 عبث ضائع ہو یاں تعویذ و طوا
 طلب اوسکی کرے تشخیص و تجویز
 اگر سودا تو کچھ فصد و جلاب
 متوجر بد و ن سے اطفای حرارت

[illegible]

یہ سب کرتے تھے ساتھ اوپر اس کے
تھا کسی کے ساتھ آرام
سناٹا اگر کنیز کنہ عصہ
جان گرم سخن ہوتی تھی وہ
ضعیف سے کروں او سکی تین بات
جھکا تھا سبک پیری سے وہ تھکتا
رکھے ہے بات میں اچھوتہ
غرض اس ڈول پر یہ کار دانی
ہوئی در پی سنون سازی کی تھکتا
سخا نے کیا کی اوس کا فر نے تیر
جب اس حالت سے آئی کچھ سزا
تھا گویا شاق اوس پر رکھ دیا
مگر وہ غم تھا کچھ اسکے لیے کہ
غرض جب اس نے چل نکلی
تھا صبر و سکون اوس کو نہ آ
کہجو کہتی تھی خوش قوم
بہ بخوی قصہ و داستان
کہ اس کے دل سے کیوں نہ
میں دلجوئی کے جبر و

دشت او سکی دھوئیں کی نار
 وی دیوانگی سے دسبدم کام
 کہ دلکش نظم جو سبکی ہر اک شعر
 تھی دان دلالہ و محتالہ کیا مال
 کہ جسے کی تھی بڑھیا اگہ کی بات
 تھی سر پٹھو کروں سنت قیامت
 کمین تھی اونچی اوس پانوں کی ساق
 تھی گویا مادر گیتی کی ناس
 موعے اوسے جدا جتنے تھے آن
 کیا دو ہی سخن میں اوس کو تسخیر
 سواری میں وہ بیٹھی اور یہ ہمار
 پہ کیا کیجے ہے لازم گنج کو مار
 کہ گردون نے دیا اس غم پہ یہ غم
 ہوئی دونی وہ اوسکی بقراری
 پہ وہ باتوں میں کرنی تھی آرام
 کہ تجھ بن زندگی میرا اوس پہ نکال
 کبھو کہتی تھی اوس وحشی کو شعلہ
 پہ چومتا سنو وہ کس منط ہو
 سزلے سخن کرتے تھے وہ با

۱۴۹

کرے تھی اس سے وہاں جلسے کا اقرار
 کہ تیری مصلحت گرسے اسی طرح
 نہیں ہے پھر مجھ کو کسی طرح
 ہے اس سے اور کیا ہے تو ایک دم
 خوشی سے گزرے بلکہ یہ ہوا ایک دم
 اسی صورت سے تھا یہ فرک و اذکار
 کہ وہ تلک یہ ہوا ان کے نمودار
 ہوئی اور میں نے جب دایہ پر
 دیا ہر ایک کو اس نے عرض تدریس
 کہ میں غلین پست پایا ہے اس کو
 سوچو ہاؤن میں پرچا ہے اس کو
 ایک ملکیت خاطر ہے اس کو
 بیان اور تیرے کوئی دم
 ہے کہ اس کوئی دم

[illegible]

[illegible]

نہیں نہایت کچھ نہیں ہے اسباب
 نہایت کچھ نہیں ہے اسباب
 نہایت کچھ نہیں ہے اسباب
 نہایت کچھ نہیں ہے اسباب

نہایت کچھ نہیں ہے اسباب
 نہایت کچھ نہیں ہے اسباب
 نہایت کچھ نہیں ہے اسباب
 نہایت کچھ نہیں ہے اسباب

نہایت کچھ نہیں ہے اسباب
 نہایت کچھ نہیں ہے اسباب
 نہایت کچھ نہیں ہے اسباب
 نہایت کچھ نہیں ہے اسباب

<p>کمان چھوڑے وہ تھے ناز پر کہ شرمندہ سے ہو کر چپ رہیں نہ لیتے یہاں کے ہنسنے کا کھنکھانہ پڑے یونہی تھے اوس کے گرد پڑے کوئی ڈالے تھا سر پر متصل جاک ہو شاید اوس تک لیجا میں وہ کو نہ تھا بھولوں کے منہ پر طلقا رنگ بنا سرتا قدم وہ صورت آہ ملیں تھے ہمد گرد افسوس سے ہاتھ ہو پروانوں کی جون کثرت شمع لگے کرنے اوضوں کی لوگ تکیہ نہیں وان کے گئے کو پھر دھڑ نہیں بندے کو غیر از صبر چار یقینی ہے کسی عارف کا یہ قول بیاد رفتن کلاخ دل افروز یہ سب سیلی خور دست قضا میں بنائے اس چمن کا سنبل و گل ہر اک خطہ ہے یہاں کی ناز میں ہے نہ دامت ہی رہا احسن نہ عذرا</p>	<p>جو پوچھیں گے ہمیں خوش و مراد جواب اس کے سوا ہم کیا کہیں گے اگر ہم جانتے ایسا سدا انجام رنگ لکھ کر یہاں چاک مضطر کوئی کرتا تھا تن پر پرین جاک کوئی کہتا تھا کھودین اس جگہ کو تھے غنچہ دانے سب اس غنچہ تنگ ہوا جو سرو اس حالت سے آگاہ سر شاخ و بن اوس کہ جو تھی پت اک عالم انکے گرد اگر جو اسبع پھر آخر حیرت ہے رسم دائیں کہ گویا کہ ہزاروں نالہ و آہ ہی بان دم مارنے کا کسکویارا چلا آیا ہے اول سے ہی ڈول اگر صد سال باشی و رہے یک روز نہ جان انکال عالم دیر پائیں بگاڑیں ہین ہزاروں رو کا کل یہ جتنا تختہ رو سے زمین ہے جو آیا اوس گذر گہ میں سو گذرا</p>
--	--

نہایت کچھ نہیں ہے اسباب
 نہایت کچھ نہیں ہے اسباب
 نہایت کچھ نہیں ہے اسباب
 نہایت کچھ نہیں ہے اسباب

جب میں نے اس کو دیکھا تو میری آنکھیں
 پانی سے بھر گئیں اور میں نے کہا
 کہ یہ تو میری بہن ہے جو میری
 سب سے زیادہ عزیز ہے۔

جب میں دیکھی شمع صورت او کی نشان
 موندہ قضا کا دیکھتا ہی رہ گیا
 ہو گیا ادو سوت عنکین اور ملول
 شمع بھی رونے لگی وان میرے ساتھ
 چاندنی کالک ملے تھی منہ کے تین
 ایک میری ہی نہ تھی وان چشم تر
 قطرہ شبنم کہ از گردون چکپک
 چشم انجم سے گرے پڑتے تھے شک
 اور تر یا عفت گو ہر بار تھی
 آستین رکھ موندہ کے اوپر لکشان
 ایک تو اس غنہ دل شب تھا دو نیم
 صبح صادق نے کیا سینے کو شوق
 کیا کون میں جیسی کچھ گزری تھی رات
 آئی اک ماتم زدہ سے گھر کے بیچ
 ہر طرف سے اک مبارکباد تھی
 لوگ تو خوش وقت اور خورم ہوئے
 بارے اپنے گھر میں اب رہنے لگے
 گزرے جب اس بات کو کتنے ہی روز
 تم جو نو میرے مجازی ہو چکا

رہ گئے انگشت حیرت در دھان
 جو پڑے سر پر غرض سب سہ گیا
 سینک دے سر پر خدا تو ہے قبول
 شعلہ بھی ملتا رہا اس غنہ ہاتھ
 خاک اوپر ٹوٹی تھی چساندین
 روتی تھی شبنم بھی میرے حال پر
 ہنجوا شک از دیدہ پر خون چکید
 جون گھر افلاک سے جھڑتے تھے شک
 چشم پر خون اشک خون افشار تھی
 روتی تھی بادیدہ ہائے خون نشان
 تسپہ آہ سرد بھرتی تھی نسیم
 خون دل پیئے لگی اپنا شفق
 صبح کو رخصت ہوئی وان سے برآ
 جب رکھا ہنسنے قدم کو در کے بیچ
 پر ہمیں دشنام سے وہ زیاد تھی
 یک گرفتار مصیبت ہم ہوئے
 چرخ کے جو رو جفا سننے لگے
 ایک دن بولادہ ماہ ولسرور
 جس طرح سے امر ہوا اون بجا

جس سے یوں شکیا ہے جیسا ہے
 جس سے دل سے لپکتا ہے
 جس سے کوئی جھک جھک کر
 جس سے دیکھ کر دل سے
 جس سے ہنسنا ہنسنا
 جس سے ہنسنا ہنسنا
 جس سے ہنسنا ہنسنا

۱۷۳
 کلیات سودا

تو چکا قضا سے اوس کے نشان
 کوئی نہ دیکھا ہے یہ دور سے
 کوئی نہ دیکھا ہے یہ دور سے
 کوئی نہ دیکھا ہے یہ دور سے
 کوئی نہ دیکھا ہے یہ دور سے
 کوئی نہ دیکھا ہے یہ دور سے
 کوئی نہ دیکھا ہے یہ دور سے

اور میں نے اس کو دیکھا تو میری آنکھیں
 پانی سے بھر گئیں اور میں نے کہا
 کہ یہ تو میری بہن ہے جو میری
 سب سے زیادہ عزیز ہے۔

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم		
غزل		

ایک در چشم ہر صورت تو منظور بیایا
در ملاقاتم بخود بہستان مجھوری بیایا
من بدل جور ترا بہتر ز مہر جگہ ششم
مانعت امر و زای چشم و چراغم گر کسی است
نائے وصل ترا خط بر رخ آورده است
یکسر موشوکت حنفت سخا ہر کم شدن
گوش عالم رشتہ عاشق پاک من پرست
من کہ از خود میروم سر گر تو می آئی برو

دے بدل نزدیک من از من چرا دور بیایا
من کہ سید انعم تر انو عی کہ مجھوری بیایا
گرچہ در ذیل ستم کیشان تو مشہور بیایا
شب بکش در دیدہ او سر نہ کوری بیایا
رفت ایام فراق و وقت مجھوری بیایا
من گدای کا سہ دردست و غفوری بیایا
جانمن از اوزارشان گرفت دستوری بیایا
ای بقربانت چرا در خانہ مستوری بیایا

۱۷۵

عزہ زن بر شادی من اہل ماتم تا بی
فون دل تاسک فون دور سیم از نہ طلب
جان بکشد دای طمہ غم تا بک
راغیم کیم فزین تہ بک
از بر اس سلسلہ سالان بک
بزرگ پاشی بنظر او بک
بر جواحت

دے بدل نزدیک من از من چہ اور نی
منکہ میداغم ترا نوعیکہ مجوری بیا
گرچہ در ذیل ستم کیشان تو ششوی
شب بکش در دیدہ او سر نہ کوری بیا
رفت ایام فراق و وقت مجوری بیا
من گدای کاسہ در دست و غفوری بیا
جانمن از و ارشان بگرفت دستوری بیا
ای تقربات چہ در خانہ مستوری بیا

میتوگردون روز سودا را شنبه بخورست	
اے سراپا رشک نذر شمع کا فوری بیا	

در مقام معرفت خداوند
 از بیاض معرفت خداوند
 یک درق گردانی که از
 از تلاش و سعی و جدان
 علقه در سازدن با نام
 فاشاک و فاشاک و فاشاک
 باض نبود و سعی و جدان
 زعفر

از بر سر می عشق بجایمان پوشود گرم
صد خضر گم شود بتلاش رسید به اجم
چون لاله از دودن و برون پر از آتش است
طاقت کو که تا بلب آرد آیا غما
از اختلاط اول یک عینچه دلش
شمر منده رو نیم برون شد زبان
از تیره گی اختر مار زدن است
شبه ساز خیال است زدن گلاب
ما که شویم یا شود از گلاب کلان
سازد مهر زه کوئی ناصح دماغ
آید بر پیش ما که ز معنور بهمان

کتابت سودا

124

۱۷۵
 سو کر ده خدیجه نه پیر سو کر داغ
 شکر کی شکر گیتی خود و دل
 سحر و اسب شکر و باغ و نار
 چون دل تواند که کند زل و غار
 ای گاه شکر ام نه عشق و اسب
 در سلسله ام نیست کج و اسب
 من طرفه نخست می شکر و اسب
 بوسه که بد و شکر و اسب
 تا او چنین و کند شکر و اسب
 تقدیر یکجا ماند شکر و اسب
 آن که در شکر و اسب و اسب
 این عشق و اسب و اسب و اسب

[illegible]

بی سوز

جاسوس

[illegible]

باز شوق وصل در آتش آید که این کلام شکر از دست
 طاقت از بایم و در شیر و در از دست رفت
 تو به دلش کرم و دامن در می از جوش
 زلفش زلف کرم و دامن در می از جوش
 دامن دل نام نمی بود و این پیوستی که من
 در دست زلفش کلام شکر از دست رفت
 تو به دلش کرم و دامن در می از جوش
 زلفش زلف کرم و دامن در می از جوش
 دامن دل نام نمی بود و این پیوستی که من
 در دست زلفش کلام شکر از دست رفت

طيات سودا
١٤٨

ز غم خشنود و شمع را نتوان بست
 و را حدیث حسودان بسبب ناپدیدت
 که پیشانی پدر از جیم جهان نیست
 مقرر از تو چو روزگار نتوان بست
 که صید حرم روزی نیست غم نیست
 بگیرد راه نوردی غار نتوان بست
 که راه آبله بردی غم نیست
 کشاید کار تو از دست نتوان بست
 گر چه چو دانشوار است تو را بست
 بجز حسن تو نیست نیکو بست
 زدی خلق اندر است تا ز نقش حسد بست
 عالمی را که نتوان بست

بے سوز سینه کس تبو حاشا نیرد	خرداغ دل چسپراغ در منزل تو نیست
لیلی وشی مناسند ازین بزرگه که او	مجنون صفت روانه پی محمل تو نیست
صدکار دست بسته برآید از و مگر	رحمی بجان و دل شده کار دل تو نیست
سودا شبی بواقعه دیدیم شاد و باش	
خرتج ناز یا حسیل قائل تو نیست	

سخن ز باغبان وز دیگران گهر است
سپرده تیر تو پیکان وزان مرا خطر است
زنسنگ و تیشه فرهاد هر طرف خبر است
بگل وفا چون باشد ز باغبان مهر است
ز پیام بان گو که بے برد همیات
بمین می چه عجب گر شوم ز عصیان پاک
که ام سوخته را با تو گرم جوشیهاست
که ام گل زمین رفت باغبان کامروز
لگان بر که شد از گریه خشک چشم ترم
بیایا فتنه چند شمع بالین مشو

بذیل بی ہر است کوہن سودا کسیکے دل ز طلب کند صاحب ہر	
ساختیم از حال دل آگاہ و یار از دست رفت شش سوار عمر معشقم ولی در کوی دوست	کرده ام کاری بنادانی کہ کار از دست رفت ناگذر کردم عنان اختیار از دست رفت

[illegible]

عشق تو ز پرده انداخته تا به کس سوخت
 در مجمره چرخ نه عودیم عجب
 گردید شکر اشک ز آه دل گرم
 گماهی که برویم در خلوت بکشادی
 اگر نکمت گل باد و سحر سوسن آرد
 سید ادول ما سبق ناله پلس

قاضی اگر نگه لبوس قاتلم کند
 افتادگی شاهده بخت به مغربست
 آزاد گے با من اسیری نیرسد
 مومن ز جور گوید و ترس از دخت رز
 از فکر زاده راه چه فاضل نشسته
 از شیشه فلک مطلب می که این دنی
 یخواست تا بخلوت خاصش نهد ملک

سودا بجای نامده ها استخوان برد
 کس را پیش یار مجال پیام نیست

این شکله چور جاست ز جانا کس سوخت
 این سفله دون بهر چه بار اهو بس سوخت
 این قاضی را شکله آواز خورشید سوخت
 چون شمع دلم پیش تو از ضبط نفس سوخت
 جابیم گرفتاری مرغان قفس سوخت
 بود آنچه به گلزار چه از خار و چمن سوخت

اندیشه نداریم ز خورشید قیامت
 سواتن ماناب و تب عشق زین سوخت

جوهر آئینه از تاب خورش سوخته است
 خرمین صبر مرا میرند آتش هر دم

خون مرا بکجه اش اقام نیست
 که آن ثمر بنای بساند که خام نیست
 در گوشه قفس خطر و خوف و اقام نیست
 مارا دماغ بحث حلال و حرام نیست
 این سندرل خراب محل قیام نیست
 جام بهاء سید هد این هم درام نیست
 دامن ادب کشید که باشی زن عام نیست

عشق تو ز پرده انداخته تا به کس سوخت
 در مجمره چرخ نه عودیم عجب
 گردید شکر اشک ز آه دل گرم
 گماهی که برویم در خلوت بکشادی
 اگر نکمت گل باد و سحر سوسن آرد
 سید ادول ما سبق ناله پلس
 عشق تو ز پرده انداخته تا به کس سوخت
 در مجمره چرخ نه عودیم عجب
 گردید شکر اشک ز آه دل گرم
 گماهی که برویم در خلوت بکشادی
 اگر نکمت گل باد و سحر سوسن آرد
 سید ادول ما سبق ناله پلس

عشق تو ز پرده انداخته تا به کس سوخت
 در مجمره چرخ نه عودیم عجب
 گردید شکر اشک ز آه دل گرم
 گماهی که برویم در خلوت بکشادی
 اگر نکمت گل باد و سحر سوسن آرد
 سید ادول ما سبق ناله پلس

عجب غزل خواند از سر ای چون عین عجب غزل خواند از سر ای چون عین
باز آن که در دل به جگر ز کمال ناله و گریه دارد باز آن که در دل به جگر ز کمال ناله و گریه دارد

بر کس فایان دل هر دیار ناله کرد
 تا بدست آورد رخ عالم در جهان شود
 کی کند از دید ما غی جگر گلگشت چمن
 آنکه از عکس رخس آینه بستان میشود
 هر شیشه مانند تصویر است فانوس خیال
 گردد آن شمع بستان بنم قربان میشود
 رسم ملک عشق را نازم کرد در حق اهل
 از جعبه بان بجزم رون نکرده ان میشود
 به بچکن یارب بکن باشد علی الرغم اینین

کتابت سودا
۱۸۰
عشور

۱۶۱
 من اگر کافر شوم آن بت سلمان میشود
 از پیشانی درین بیان دلخامدین میشود
 غنچه گل آید ز نیشیان میشود
 بارسا غنچه می آید ز نیشیان میشود
 ناصح از نیشیان زور از نیشیان میشود
 می خورد و می آید از نیشیان میشود
 بدون زوایا نیشیان میشود
 بدون زوایا نیشیان میشود

چون قدم
حلقہ بنیم
خلفیت آدم
چرخ اینک
نوح پاک

شد تشنه بستم از تشنگی ف	حبا نیکه موج آب بقایم فروختند
از دست شان پریده بدمست ده ایم	آنانکه صید را به واسطه فروختند
سودا ازین بلاد سعادت نشان نمم	کاشجا بجای چند هاسیف فروختند
شادم اگر بهای دلم یار بشکند	این شادی در که بازار بشکند
جنس دل مرا تو بن یار پس ده	این کارت در فهم خیر یار بشکند
یار بپیش آن ستم آموز من	صیاد بال مرغ گرفتار بشکند
بیماری مرا بدلا ساسی کس چه سود	هر که طبیب خاطر یار بشکند
کس جز تشنگی بر رویم نمید	چون شاخ پر میوه که از یار بشکند
دل بردار من و چه به جبر میسر	چون محتسب که شیشه میخوار بشکند
پیمان یار نیست کم از رنگ روغن	عهدش دل نیست که هر یار بشکند
بهر تشنگش ندیم دل چو نهام	ترسم از آن که خاطر دلدار بشکند
بر سینه کلاه سبادا که گردنت	زاهد ز بار گنبد دستار بشکند
لبس بخواب باز نه بیند غور گل	او گوشه کله چو بگلزار بشکند
سودا چشم سنبل گل را چه غریب است	حبا نیکه یار طره بر خسار بشکند
شود دلم چه بدم دو چار نالد و گرید	ستم رسیده به عکسار نالد و گرید
دام این دل سرگشته گردان غنچه	بخرخ آید و دولا ب نالد و گرید
سحر در آئینه یارب بیند اورخ خود را	چو من مباش شبهای تار نالد و گرید

[illegible]

[illegible]

[illegible]

صبر و خرد و دین همه یکبار فرو شدند
عشاق ز حبس دل اگر عارفرو شدند
این گل بود از آن که گلزار فرو شدند
چون مرغ اسیری که بیازار فرو شدند
ناکنده ز تن خسته میاناز فرو شدند
رحمت نخرند از تو و کردار فرو شدند
هر خار به نوح گل و گلزار فرو شدند
اینها همه یک دست خریدار فرو شدند
چپان چه شود بنس بانکار فرو شدند
بالتقد که صاحب چه دست در بار فرو شدند
دشمن دولت تو تیره بان باد
عمید با عشرت نه اوان باد
کرم و لطف شاه مردان باد
خلق مریون لطف و حسان باد
حکمت از همتا بایران باد
رشک عیان و غیرت کان باد
بر همه خلق گوهرشان باد
بردت روسی حق پرستان باد
مشکلم جمله از تو آسان باد

آنانکه بدست تو دل زار فروشدند
گر چو توانیست بجانست که دگر بار
از حلقه خوابان بدر آتخ بیفزا
ما صورت داد و بسته دل چه بگویم
غرلت نگزیند چه کند شیخ که زندان
مردم چه بازار چراغ غمغمنصل اند
گر لذت در دکت پارا کنم افسار
اندیشه ز کالای دکانین بیان کن
مایوس را قنار شود دل که حسد یار
از خوبی سودا چو دم حرف بفرسود
عید شد عالمت شناخوان باد
ساقیاست ملازم دیر تو
بر جناب تو تا بر وز قیام
خوان نعمت تلگتری در دهر
خلق گردند حلقه در گوشت
دل و دست تو روز بخشش وجود
همچو بحر محیط ابر گفت
آستان تو باد قیام خلق
دی بس بود از تو باد مرا

[illegible]

نزدیکی ندارد و در غم خندان بدین
 زین بر این است و در غم خندان بدین
 زین بر این است و در غم خندان بدین
 زین بر این است و در غم خندان بدین
 زین بر این است و در غم خندان بدین
 زین بر این است و در غم خندان بدین
 زین بر این است و در غم خندان بدین
 زین بر این است و در غم خندان بدین

گفت سودا شب شنید انا لهن رحم کرد
 فی همین زان لعل خند است طغیان گهر
 صاف دل هرگز نباشد از پی آزار حلق
 آب یگر در دوزخ بنگ تراله سترایا ز شرم
 در جهان تدریج سخن است سمع گردیند
 ملازم مار و شندلان سودا کس پوشیده

عشرت مطلب بباغ تصویر
 غم نیست چسب چسب را
 لطف ره مجور چشم حیران
 که ماه دهر ایاغ تصویر
 امین زکمان ست نازغ تصویر
 بے نور بود چسب نازغ تصویر

سودا ازین جان خرابی ندید کس
 که لذت غمت به تنک مایگان دهنده
 تخم امید که ترشح نصیب نیست
 یوسف بگر و شعله حسدت نمید
 مردم تنگ ساری دل تشنگان نمید
 کاوش ترا باست فقط ورنه محتب
 آئینه را مقابل رویم گرفت رنگ
 اشک از گداز دل چون نشد سرخ عیبت
 سودا خورشید در حضرت شرح عشق
 زان دم که بر جلوده صیاد و قفس
 گوهر کعب ز موج سحرابی ندید کس
 خون جگر بطرف جاب بے ندید کس
 برگشت ماگذا از حسابی ندید کس
 با آنکه صورت تو بخواسی ندید کس
 ترا حستین ز اشک کتاب ندید کس
 چون چشم یار است خرابی ندید کس
 حال غم چشم پر آب بے ندید کس
 خوبی رنگ گل بجلا بے ندید کس
 در باب این مقاله کتاب بے ندید کس
 نه گل کج طرم ز چمن باد و قفس

۱۸۳
 اسرار شوق به غمت به حاجت به چشم باش
 باشد از زبانت به تنخ زبان عشق
 اسرار به سر بر سر که فتنه در جهان خلق
 خال نیست از دامن غم محبت دکان خلق
 گوهر بهین از دامن غم محبت دکان خلق
 عارف خداست که بود در دامن خلق
 زان پیش کاغذ است که بود در دامن خلق
 پر دانه چرخ غمت بود در دامن خلق
 اگر از طینت است این همان خلق
 بر از غبار سنگ غم در دامن خلق
 از دست غمت به حاجت به چشم باش
 باشد از زبانت به تنخ زبان عشق
 اسرار به سر بر سر که فتنه در جهان خلق
 خال نیست از دامن غم محبت دکان خلق
 گوهر بهین از دامن غم محبت دکان خلق
 عارف خداست که بود در دامن خلق
 زان پیش کاغذ است که بود در دامن خلق
 پر دانه چرخ غمت بود در دامن خلق
 اگر از طینت است این همان خلق
 بر از غبار سنگ غم در دامن خلق

از دست غمت به حاجت به چشم باش
 باشد از زبانت به تنخ زبان عشق
 اسرار به سر بر سر که فتنه در جهان خلق
 خال نیست از دامن غم محبت دکان خلق
 گوهر بهین از دامن غم محبت دکان خلق
 عارف خداست که بود در دامن خلق
 زان پیش کاغذ است که بود در دامن خلق
 پر دانه چرخ غمت بود در دامن خلق
 اگر از طینت است این همان خلق
 بر از غبار سنگ غم در دامن خلق

نرماتی بگو که دوست کشیدی ز من چه
باز بسید و زیبا اگر از سر گرفته ام
نامم و نامم دوست خضر بگفت ام
دل داشته بغدادی من از چه سفت
دل گفته داده ام بگو که هر گفتم
آتش خوش کند چه کند گر من
کاسه سخن بر دس سمندر زنجار
خون مرا بریزد اگر بر د تو
صاحب مرا خوشن خضر بگفت ام
از بهر دستگیری تو دیدم این

ادوات سودا

۱۰۵
 جان داده ام و سلب نشاید از کفایت ام
 سگ گشت چون در آتش از تن خود میدارد
 زان وصف خرم یار کرد ز گفت ام
 سودا پس بفرمود که ز گفت ام
 گریختند و خود را بهیچ
 احوال نشدند که می گفت
 گاه بفرمودی که کوش ز گفت ام
 بفرمودی که از سبیل سمر می ایست
 بفرمودی که از سبیل سمر می ایست

آب سیاه گشت و زنا ن غزال بخت
تترانه منبل است زلفش بیچیتاب
سودا عبیر طرہ او کرد بر صبا
دوست عشق تو مار دشمن جان و نفل
دو فراق از داغهای دل مرا عیش است عیش
نالہ میخیزد بچندین رنگ از دل روز و شب
افسر شایہی بس دردم ز خاک کوی دوست
یرسمور و قاتم و سنجاب پشت بازدم
در دلد را با که گویم آہ ازین سبز ان
پای عیش انجیان در لعلش است امنی بخیر
مے برد و بچ از دنیا کسے الا که من
آن سہار عمر کو سودا با بایے کہ من
جان ستم رسیدہ من داد خواہ دل
بستانم از کہ زین دو عدد خونہا چنان
یار ب پدر دے اثری نالہ جبر کس
دل گشت ناتوان و ندایم در نظر
در برگ ہر گلچمن رنگ حسن اوست
ای شیخ گر بسوے حرم میروی چہ سود
یکشب اگر بہ بزم چو دم جاہی چو شیخ

[illegible]

مگر آن داد خواهم کرد یا سر سره آیم
که من آلوده چون اشک از غبار سر سره آیم
ز روی رخ از زگس بیار تو دارم
از چرخ و خیم طره طرار تو دارم
از آب و خم خمر خوشخوار تو دارم
بلبل نبواسنجی منت ار تو دارم
ای سیمبر ان قیمت گفت ار تو دارم
از بهر نثار سر گفت ار تو دارم
بس روز سیاهی ز شب تار تو دارم
حیرت زده از مردن دشوار تو دارم
زد موج رنگ لعاش گل بر سر تبسم
مارا که میتوان کشت از جوهر تبسم
چین جبین او هم بال و پر تبسم
سزایا چو بر قست یک پیکر تبسم
شد باز بدل ماصد چادر تبسم
با سخن تضحیک با او سر تبسم
انجاست دست قدرت سوهان گزم
و غنیت سینۀ ما از اغر تبسم
آن کار می بر آید از گوهر تبسم

[illegible]

و بعد از ختم لغزندان من که میر

فہیات سودا

115

منکه خون تو در بخت و دفع قابل کرده ام
ساکن دیر و دهم با غیب زلف کرده ام
من بهر جای که زخم خانه در دل کرده ام
با یلچان ز ابدان اکنون کسانم
من نمک در جی ز شمع تو خن کرده ام
دشمت خط بندگی از من بجز نمک
آرزوی خط بندگی از من بجز نمک
خاک کویش تا باغش از من بجز نمک
من ز خون تا باغش از من بجز نمک
سینه من جان صد بوم بهر چه کرده ام
این در یک از بوم بهر چه کرده ام
و ایت تم جان بهر چه حاصل کرده ام
تو در یک از بوم بهر چه حاصل کرده ام

[illegible]

[illegible]

ہر کہ خرم سیر و غمناک سے آید برون
 یک صد اے از دل صد چاک می آید برون
 از زبان ہر کیے نیبیاک می آید برون
 مانا باشد قوت ادراک سے آید برون
 اینم از دست تو داغ است چہ می بینی تو
 ہچو خگر با وجہ است چہ می بینی تو
 خون لبیل با باغ است چہ می بینی تو
 این عجب کج فراغ است چہ می بینی تو
 خلل اورا باغ است چہ می بینی تو
 بزخ انس و الاغ است چہ می بینی تو
 گلخن امر و زباغ است چہ می بینی تو
 جیفہ بہر سگ و زراغ است چہ می بینی تو
 روسر شکم خویش چون فوارہ از بالا سر
 راست میگونی باشد بلب جوہای سر
 پیچ معشوقی نباشد در جان ہمتا سر
 شد بزنگ شمع صرف سوختن اعصاب سر
 سخت دشوار است سودا سر خمیدہ تنگ سر
 سراغ خضر چون موسی نکردی کاش میکردی
 جہازا بر من مشید انکرو دی کاش میکردی

غافل از حال آن بیمار کا ندر خانه اش
آخر شبها بکوبے او نمیدانم که کیست
حرف ای سودا بر اے اعتراض محتر
از قومی پرسم بمرگ من ترا لطف از سخن
لاله بید و د چراغ ست چهر می بینی تو
سینه تفتہ ما و دل سوزان دروے
گل درین باغ ندیدست که اهل نظر
چشم رسته درون دل یک خلق در آ
چون نظر کرد سوسے نائمہ من گفت قیوب
گفت رندی تباہل چو ترا دیدم شیخ
ہمنشین دور از و در نظر ما کشن
سوی دنیا سنگر زیر فلک اے سودا
سبکہ بر یاد قدش بگرستم در پامی سرو
ہست پیش چشم تر دامن خیال پتاش
در دیار حسن میدارد بہار بے خزان
رشک آن شمشاد قاہست سبکہ آتش وید
مردم سرکش زائین تواضع فارغ است
سلاش مردم دانا کردی کاش میگردی
نریخ بند نقاب و انکر دی کاش میگردی

ای عشق دارا که تو را زانامه یاد است
که سزاوارست عشق شدت کمال
تا هم زین بخشود و دل بدهد
در دهره دو عالم دل بدهد
ای آنکه در این عالم دل بدهد
سودا به تن در این عالم دل بدهد
ارواح به تن در این عالم دل بدهد
سخت از ما

دو عالم ایڑہ میں حق و دنیا قایم
 عذابین کی نیت پر سہو دانہ دم مارا
 ہر سنگ میں شراستہ آداب چھوڑ کا
 موسیٰ نہیں کہ سیر کروں کون ظہور کا
 چلیے درودن صبح و بچہ و بچہ طور کا
 نور ہر ایک پرستہ چوٹ دیکھ
 نور دن بھر آئینہ کہ ہم آغوش
 ہووے نہ جھک پاس تو آغوش
 نکس کوئی مرے تو بڑے تھوڑ کا
 گویا ہے یہ چرخ عریان کی گور کا
 ہم تو نفس بین آن سکے خاموش ہو رہا

[illegible]

سچے سچے دوستوں کے ساتھ
 کھانا کھا کر اور چائے پی کر
 گھر پہنچا۔

مقدور نہیں اور سکی تجلی کے بیان کا
 پر دے کو تعین کے در دل سے اڑھٹھا
 لٹ دیکھ منہ خانہ عشق آن کے اتر شیخ
 س گلشن ہستی میں عجب دید ہی سیکن
 رکھلائیے لیجا کے نچھے مصر کا بازار
 سودا جو کھجور گوش سے ہنست کے سنے تو
 ہستی سے عدم تک نفس چند کی ہر راہ

[illegible]

عشق کی بھی نزلت کچھ کم خدائی سے نہیں
دزداد اٹھک ناز و زنج حسن راہ عشق میں
عشق وہ گھر ہے جہاں ہفتاد و صلیبت کو راہ
کو چہ گردی میں عجب غرت ہے اسی غزلت میں
شعر و مکنا او سے سو و اسی تاریکی عقل
کس سے بیان کیجئے حال دل تباہ کا
محب کو تری طلب ہے یا رنج کو تری جاہ غیر کی
دین دل و دگر اصر عشق میں تیرے کھو چکے
زمرہ پر کسے ہے تو میں غم میں کسے کو دل
حسن تیرے کا اضم ذیکہ و مہ نقش آج
و نسل بھی ہو تو دل مرا غم کو بچھو رہے سہرے
سو دانا ہے سینے یہ اوس پہ ہوا تو مبتلا
چٹنا ضرور کھ یہ ہے زلف سیاہ کا
جسکے تو اسے پتنگ گرایا ہے شمع پر
جان سایہ اس چمن میں پھر این تمام عمر
میرا چ چشم ترک بتان کیوں نہ ہو یہ دل
اسے آہ شعلہ بار ترا کیا کون اثر
حاضر ہے تیرے سامنے سووا کر اسکو قتل
ہمارے نالہ سوزان ہے یہ ڈھنگ آتش کا

ایک سا احوال یان بھی نرگداوشاہ کا
فتہ جہاں و حبس دل کے ذل کیا نرہاہ کا
تنگ جون دیر و حرم کب بھی اس درگاہ کا
پانوں پر خار چھلانا بھی محبوراہ کا
شمع کا عکس اسکے عارض پر کلف نرہاہ کا
سمجھے دی اسے جو ہوزخمی تری نگاہ کا
اپنی نظرمین یان نہیں طور کوئی نہاہ کا
جیتے جواب کی ہم بچے نام نہ لینگے چاہ کا
نار کبھی سنا تو کر اپنے بھی داد خواہ کا
تیری ادا یہ شیفہ دل بھی گداوشاہ کا
یہ تو ہمیشہ ہی رفیق وصل سے گاہ گاہ کا
رشت سے جسکے چہرے کے داغ جگر نرہاہ کا
روشن بغیر شام نہ چہرہ ہواہ کا
ہون داغ عذر دیکھ کے تیری گناہ کا
شرمندہ پانہیں مرا برگ گیاہ کا
غارت کرے ہے ملک و قہر سپاہ کا
رتہ رکھے نہ کوہ ترے آگے گاہ کا
مجرم یہ سب طرح سے ہی پر یک نگاہ کا
کراسکے ذکر میں اور تاجی منہ سے نرگداوشاہ کا

[illegible]

کلیات سودا

149

بہاؤ شاہ کے سہ ماہی تلے سیلاب آتش کا
 جہنم میں ذکر گرداوس ہم کل کا اوتس
 جو برقی ہو چون پرواہ نہ تیار آتش کا
 جہان ہے جگمگ بارانہ سوز آتش کا
 آسمان کی بولند سے گویا زمیں سوزی ہو
 مزار و دہلیز سے آواز آتش کا
 شمع کی کوا کی گئی تہ سے آواز آتش کا
 گاہ مہر سحر کی تہ سے آواز آتش کا
 ہوا جانی رہی وعدوں میں بیوقوفان کا
 خواب کی توتروں کو مگر جو بول آتش کا
 رہبان نور دے مگر جو بول آتش کا
 دوزخ شعلہ کی گار بول آتش کا

کتابخانه مجلس شورای اسلامی
تهران

قد شسته عین من عجب فتنه جلا
 مست حواس و هوا باده که نود است
 علی بر زمین کو تو بیا نه طون
 عکاشت زاده است و زینار
 پیچیده است نود من که نین غار
 اور سر و کمر او سر که نین غار
 عیونیکو بهار او سر که نین غار
 عیونیکو بهار او سر که نین غار

۱۹۰

ختم ہے
 الفتن ہے
 سودا زنیہ یابا اب اس دل
 تیرا خیال آتا ہے اس دل
 نغمہ آغا حسین

دل مرا پسند کو نہ سمجھے گا تجھ بسا دانا ہزار حیف کہ تو یہ ز خود رفتہ حق اپنے من بچے کو اگ سے سمندر کون	پسند تیری نکو نہ سمجھے گا یہ تنہا لہ و دوسمجھے گا مرنے جینے کو وہ نہ سمجھے گا کچھ نصیحت کرو نہ سمجھے گا
---	--

[illegible]

فردوان

۱۹۲

195

[illegible]

[illegible]

کیونکہ پر باغ جانا دوسے جو کوئی نافرمان
وہاں سر و زمین نہیں ہے آداب کوئی نہ
ایک آہ عین ازادین شکار ہو کر
آنکھوں کی اداسی شکار ہو کر
گرہ پر صفت پسہ کو کھان بون دل ہی پر
پیرکان بون میں کھان بون دل ہی پر
کانتی کلپور ہو سکے چارہ نہیں غاش کا
ساقی ہونے کے چارہ نہیں غاش کا
پیریز بون بون بون بون بون بون
ساقی کی کھان بون بون بون بون

ظالم مین کہ رہا کہ تو اس خون سے درگزر
دامان و داغ تیغ جو دھویا تو کیا ہوا
ہوا ہے یار کو یہ اشتیاق آئینہ کا
ہوا ہون اس قدر انبا کی شکل سے نیرا
بتھارے پہرے کو دیکھا ہے جب خواب نے
رہی ہے خاتہ چشم اپنے کی یہ شکل او سن
سوا سے یار کی صورت نظر نہ آیا کچھ
دو چار ہوتے ہی کچھ کر دیا اوسے مغرور
حیادہ اس سے نہیں کوئی عیب کو سوا
کرین شمار ہم دیکھے یار داغون کا
ہمارے خانہ دل کو ہے روشنی سی
ابھی تو بزم مین آئے ہیں تیرے ایسا قی
گیا مین گھر سے تے اور آئے ہیں میر
سنی ہے ملنے کا سودا قصدرت کرنا
میرے سخن کو فہم کیے یونہی سم کا
میخانے مین ازل کے مرے دل نے ابرا
غنیہ کو دیکھے یار ہے دم سر و شگفت
عالم کو مار رکھا ہے تین باقد و دوتا
جس سے ملے تو پہلے ہی مل سکی جس سے

[illegible][illegible]

نہ آنکھوں میں تھا اشک اور نہ سینے میں کلہاڑا
عبث تو گھر جاتا ہے مری آنکھوں میں پریا
کون کیا انقلاب اس وقت میں یا روزانہ کا
عجب کیا ہے جو آہ آتشیں دے مے نکلے
یہ وہ نالہ ہے جو آہن دل کو موم کرتا تھا
کسین یہ بھی ستم دیکھا ہے یا روشنائی میں
اشعارے کے بولانیسے ہوا رسوا یہ رسوا

قتل سے میرے عبث قاتل پھرا
خاک ہے یہ عاشقوں کی ام و کمال
ادھکیا دل کا مرے اب اختیار
دیکھتے ہی خط چلا یوں شاہ حسن
بٹھیرہ سودا تسلی دل کو دے

زخم دل کے ترو تازہ ہر انگور سدا
جبکی ہم تیغ نگہ سے ہوئے گھائل یار
ہے انھیں شوق کسی دے لکے سو پینے کا
گو نرے شیشہ گردون مئی گل رنگ مجھے
یار کی دیکھے تجلی جو تو موسے کی طرح
ایک شب آ کوئی دلسوز زویا سپر
دوستوں سنتے ہو سودا کا خدا حافظ ہے

فلکے ہو گیا وہ لعل وہ سدا گھر پھرا
کسی نے آج تک دیکھا نہیں پانی پر گھر پھرا
جسے سب عیب سمجھیں تھے سو نظر نہیں پھرا
ہوا باہر جو شعلہ سنگ سے ظاہر پھر پھرا
نئی تاثیر اس ظالم کے دل میں پھر پھرا
سمجھتے تھے جسے ہم نفع سو بیکار پھر پھرا
قیامت اس سپہ آویگی جو ہر قول پھر پھرا

اوسے مونہ پھیر ہمارا دل پھرا
چاک پر اپنے نہ تو یہ گل پھرا
یہ تو خوبان سے جہاں گل پھرا
جس طرح مغرول ہو حال پھرا
در بدر منت سے کیا حال پھرا

جاری رہتا ہے مری چشم کا نوسر سدا
چشم زخم اوس سے زانیکا ہے دوسر سدا
دیکھتا ہوں کین تری آنکھوں کو مجھو سدا
خون دے تو مرا جام سے معمور سدا
سنگ رہ سے ترے نکلے شرطو سدا
شمع تک گور ہماری سے جلی دور سدا
عشق کے ہاتھ سے رہتا یہ رنجور سدا

کچھ کہتا ہے کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا
کچھ کہتا ہے کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا
کچھ کہتا ہے کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا
کچھ کہتا ہے کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا
کچھ کہتا ہے کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا
کچھ کہتا ہے کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا
کچھ کہتا ہے کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا
کچھ کہتا ہے کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا
کچھ کہتا ہے کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا
کچھ کہتا ہے کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا

یاد نشان کوئی خاک نہ کر گیا
سب کو تو دامن سے دھو بیٹا
کچھ کہتا ہے کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا
کچھ کہتا ہے کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا
کچھ کہتا ہے کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا
کچھ کہتا ہے کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا
کچھ کہتا ہے کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا
کچھ کہتا ہے کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا
کچھ کہتا ہے کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا
کچھ کہتا ہے کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا

نہ ہوت ہوت کے انا ہو ہوا سو ہوا
دیا اوسے دل و دین اب بیو جان ہوا سو ہوا
اب تلک دیکھ کر پوچھو ہو سو ہوا
جسے دیکھ کر پوچھو ہو سو ہوا
جسے دیکھ کر پوچھو ہو سو ہوا
جسے دیکھ کر پوچھو ہو سو ہوا
جسے دیکھ کر پوچھو ہو سو ہوا
جسے دیکھ کر پوچھو ہو سو ہوا
جسے دیکھ کر پوچھو ہو سو ہوا
جسے دیکھ کر پوچھو ہو سو ہوا

دل کوئی دلسوز زویا سپر
دوستوں سنتے ہو سودا کا خدا حافظ ہے
کچھ کہتا ہے کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا
کچھ کہتا ہے کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا
کچھ کہتا ہے کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا
کچھ کہتا ہے کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا
کچھ کہتا ہے کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا
کچھ کہتا ہے کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا
کچھ کہتا ہے کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا
کچھ کہتا ہے کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا
کچھ کہتا ہے کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا

کلمات سودا

یہ سب کچھ اس باغ میں ہے جس کا نام ہے جنت
 یہ سب کچھ اس باغ میں ہے جس کا نام ہے جنت
 یہ سب کچھ اس باغ میں ہے جس کا نام ہے جنت
 یہ سب کچھ اس باغ میں ہے جس کا نام ہے جنت

دیکھا میں جب گلے میں ترے ہار دست غیر
 یوسے کے ذائقے کو نہیں شہد و ہم غیر
 سو وہاں ہے بے غلش زخود فنگی کی راہ
 کرتا ہوں سیر جب سے باغ جہان بنایا
 اک نام تو سنا ہے دیکھا نہیں کس نے
 جتنے ہیں خوب رویان سبستان میں لیکن
 جنس دوم کو اول نواز کھوتا ہے
 صدقے میں تیرے یارب ہوں کو کر کے
 دیر و حرم کو دیکھا اللہ ری فضولی
 قومیت پکارا سکو اسے باغبان کہہ
 عالم کے قمری آسا ہے طوق بندگی کا
 اکثر نشان بستے ہیں عالم میں نام خاطر
 صدمہ ہر چند ترے جور سے جان پر آیا
 راست کی شوکتے تفت آہ سے ڈرا کیشتر
 موسم شیب میں بے فائدہ ہوں شیباب
 دل پر خون کو مرے غنچہ تصویر کی طرح
 حشیم انجم پنہین ابر سے وہ روز سیاہ
 زات کو دیکھ کے اسے ماہ تجھے غیر کے
 ہونے کے اوستاد و بستان سخن میں سوا

تارنگہ میں اشک کا دانہ پرو دیا
 ہم پیگئے اوسے ہمیں قسمت نے جو دیا
 کا شانہ پامین اونکے فلک نے چھو دیا
 کیا جانے گل خدا نے تجھسا کہاں بنایا
 حق نے نشان عفتا تیرا وہاں بنایا
 اللہ نے تجھی کو اک جاستان بنایا
 یوسف سے تو بہا میں تجھ کو گران بنایا
 گلے کا آب کو تین اک پسبان بنایا
 یہ کیا ضرورت تھا جب دل کا مکان بنایا
 نزدیک تیش گل آپ آتشیاں بنایا
 قامت کو تیرے جیسے سرور وان بنایا
 تو نے سخن کو سوا اپنا نشان بنایا
 سپہ شکوہ نہ کبھی سیر می زبان پر آیا
 تیر چہر تانہیں جو وقت نشان پر آیا
 کب شردیوے ہر جون نخل خزان پر آیا
 لب و اشد نہ کبھی سازنہاں پر آیا
 جو مرے دیدہ خون ناب چکان پر آیا
 طعنے زن دل کا مرے گل کی کتان پر آیا
 شعر کے قاعدہ دانان جہان پر آیا

یہ سب کچھ اس باغ میں ہے جس کا نام ہے جنت
 یہ سب کچھ اس باغ میں ہے جس کا نام ہے جنت
 یہ سب کچھ اس باغ میں ہے جس کا نام ہے جنت
 یہ سب کچھ اس باغ میں ہے جس کا نام ہے جنت

کلیات سورا

۱۹۷

یہ سب کچھ اس باغ میں ہے جس کا نام ہے جنت
 یہ سب کچھ اس باغ میں ہے جس کا نام ہے جنت
 یہ سب کچھ اس باغ میں ہے جس کا نام ہے جنت
 یہ سب کچھ اس باغ میں ہے جس کا نام ہے جنت

یہ سب کچھ اس باغ میں ہے جس کا نام ہے جنت
 یہ سب کچھ اس باغ میں ہے جس کا نام ہے جنت
 یہ سب کچھ اس باغ میں ہے جس کا نام ہے جنت
 یہ سب کچھ اس باغ میں ہے جس کا نام ہے جنت

[illegible]

روشنی کا صدف سے نہ بڑھ کر قدر ہو
 ہمارے ہر خیال کا جو چرخہ چلے
 ہر خیال کا جو چرخہ چلے
 ہر خیال کا جو چرخہ چلے

برنگ آئینہ ہم اور سینہ صاف ہو
 ہماری خاک پہ کو چشم ترکسی نے نہ کی
 گئے جان سے کیا کیا ستیرہ جوتہ کا
 ممانعت نے کیا تیرے شرہ آفاق
 خبر لے داد میں سودا کی یون سنا ہوا
 کہ دل شکستگان سے کر عرض حال آیا
 سینے سے میں دعا کو لایا جو شب لبوں
 ملنے کا ایک دم بھی یاں ضعف دل پہ
 کو نہ تک ملی تھی جس دلی محبت کو
 بخشش پہ دو جان کی آئی تھی ہمت
 نازان منو تو اسپر گر تب کو سنگ میں سے
 ارباب فہم آگے وہ صاحب ہنر ہے
 دیر غراب میں کل اک مست کی زبان
 اعمال دیکھ تیرے می شرم سے عرق ہے
 اکسیر ہے تو کیا ہے وہشت خاک سوا
 باہر رکھوں نہ بزم سے آخر رشک باغ پا
 جو غنچہ رک رہا ہے دل سن غمین کہ یاں
 کر بیت میں ہماری معاند سمجھ کے دل
 دل تشنگان کی خاک سے ہو آبلہ کا

جو اپنے دل پہ کسی شکل سے غبار آیا
 ہمیشہ گریہ کنان ابر زار زار آیا
 کہ گل جب آیا تو مجروح میثار آیا
 وگر نہ میں ترے کو چے سے لاکھ بار آیا
 کہ ایک شوخ کسی بے گنہ کو مار آیا
 ہو بے صدا وہ چینی حسین کہ بال آیا
 کہنے لگی اجابت کید ہر خیال آیا
 اوکتا کے اوٹھ گیا وہ تب جی بجال آیا
 صمت کہ یک نگہ پر میں او کو ڈال آیا
 لیکن نہ یاں زبان تک حرف سوال آیا
 گو ہر نگالے کا کب و کمال آیا
 کینہ کیسے دل سے حکو نکال آیا
 یہ شعرا و سجد کے کیا حسب حال آیا
 اے محتسب تجھے بھی کچھ انفعال آیا
 خاطر یہ جب کسی کے اوس سے ملا آیا
 جو شمع سر کے گل سے کرو تا نہ داغ پا
 خراب جو کیا نہ کسی نے فساد پا
 ہر گھر میں دیکھ بجال کے رکھتا ہر جا
 رکھتا نہیں ہر کچھ وہ زراہ داغ پا

جان سے جو غم کی شہین
 کہیں نہ جی رہا ہے
 کہیں نہ جی رہا ہے
 کہیں نہ جی رہا ہے

جو فکری کہ نہیں ہے
 اسے شمع ہر گز نہ
 فون ہو کر کی سزا
 با بوس ہر گز نہ
 کہ بے پروا ہے
 سو دہا بقول خاطر
 خفا چین ہر گز نہ
 آدمی ہر گز نہ
 کہ بے پروا ہے
 کہ بے پروا ہے
 کہ بے پروا ہے

کلیات سودا

[illegible]

سودا کی قیمت کی دل کی تو اسپر بھی گران بچھا
 خریدی کچھ نہ جسٹ کر ہم اس بازار میں خوا
 میں دشمن جان ڈھونڈ کر اسپت چونکا لا
 جب سست چمن سے ہو چکا گھر کو وہ لا
 کتا ہر نگہ سے یہ ترا گوشہ ابرو
 مانگا جو میں دیکھ تو کما بس یہی اک دل
 اسی غیچہ سبب کیا ہے کہ آتے ہی چمن
 اتنا ہی تو یوسف سے مشابہ کہ عدم کے
 تنہا تری ترکان سے یہ دل کیونکہ براؤ
 فتنہ ہی اوٹھاتے ہو گئی پشت فلک خم
 سودا تجھے کتا ہوں نہ جو باقی مل اتنا

جو نقد جان بکنا ہو کہین تو مجھ کو دلو لا
 نفل میں لے چلے ہیں ل سو اک آتش کا چلا
 سو حضرت دل سلمہ المد تعالے
 غنچے نے صراحی لی اوٹھا گل نے پیالا
 دیکھے جو کوئی خون گرفتہ تو لگا لا
 جتنے ہی تو چاہے مرے کو چھپے اوٹھا لا
 گل جھاڑے ہوئے ہوں تو نے بچی کو سنبھالا
 پردے میں چھپا او سکے تین جھجکونکا لا
 نے تیرے اوس پاس نہ خبر ہے سنبھالا
 ہرگز نہ کسی گرتے کو ظالم نے سنبھالا
 تو اپنا غریب عاجز و دل سینچنے والا

ملک آئین جیسے تین لوطا
 موج آتش ہے سیل آنکھوں کی
 نہ جیا تیری چشم کا مارا
 چمن دل میں عشق بویا تھا
 گرد مہستی نے دیکھو دی ہر

کھرو دین گبر و شیخ سے چھوٹا
 شاید اس دل کا آبلہ پھوٹا
 نہ تری زلف کا بندھا چھوٹا
 داغ و شعلہ ہوا گل و بوٹا
 آئندہ اس غبار سے ٹوٹا

دل یار کے ہرگز نہ سر زلف سے چھوٹا
 گا ہے دل خون گشتہ سوا بزم میں اپنے
 جا بیسے کہ ہر ہاتھ سے اب چشم تباکی

اور او سکو سر مار سمجھ عشق نے کوٹا
 شیشہ مے گل رنگ کا ساقی سے نہ ٹوٹا
 تھا دل کا نگرا اپنے سوان ترکوں نے لوطا

سودا کی قیمت کی دل کی تو اسپر بھی گران بچھا
 خریدی کچھ نہ جسٹ کر ہم اس بازار میں خوا
 میں دشمن جان ڈھونڈ کر اسپت چونکا لا
 جب سست چمن سے ہو چکا گھر کو وہ لا
 کتا ہر نگہ سے یہ ترا گوشہ ابرو
 مانگا جو میں دیکھ تو کما بس یہی اک دل
 اسی غیچہ سبب کیا ہے کہ آتے ہی چمن
 اتنا ہی تو یوسف سے مشابہ کہ عدم کے
 تنہا تری ترکان سے یہ دل کیونکہ براؤ
 فتنہ ہی اوٹھاتے ہو گئی پشت فلک خم
 سودا تجھے کتا ہوں نہ جو باقی مل اتنا

جو نقد جان بکنا ہو کہین تو مجھ کو دلو لا
 نفل میں لے چلے ہیں ل سو اک آتش کا چلا
 سو حضرت دل سلمہ المد تعالے
 غنچے نے صراحی لی اوٹھا گل نے پیالا
 دیکھے جو کوئی خون گرفتہ تو لگا لا
 جتنے ہی تو چاہے مرے کو چھپے اوٹھا لا
 گل جھاڑے ہوئے ہوں تو نے بچی کو سنبھالا
 پردے میں چھپا او سکے تین جھجکونکا لا
 نے تیرے اوس پاس نہ خبر ہے سنبھالا
 ہرگز نہ کسی گرتے کو ظالم نے سنبھالا
 تو اپنا غریب عاجز و دل سینچنے والا

ملک آئین جیسے تین لوطا
 موج آتش ہے سیل آنکھوں کی
 نہ جیا تیری چشم کا مارا
 چمن دل میں عشق بویا تھا
 گرد مہستی نے دیکھو دی ہر
 دل یار کے ہرگز نہ سر زلف سے چھوٹا
 گا ہے دل خون گشتہ سوا بزم میں اپنے
 جا بیسے کہ ہر ہاتھ سے اب چشم تباکی

سودا کی قیمت کی دل کی تو اسپر بھی گران بچھا
 خریدی کچھ نہ جسٹ کر ہم اس بازار میں خوا
 میں دشمن جان ڈھونڈ کر اسپت چونکا لا
 جب سست چمن سے ہو چکا گھر کو وہ لا
 کتا ہر نگہ سے یہ ترا گوشہ ابرو
 مانگا جو میں دیکھ تو کما بس یہی اک دل
 اسی غیچہ سبب کیا ہے کہ آتے ہی چمن
 اتنا ہی تو یوسف سے مشابہ کہ عدم کے
 تنہا تری ترکان سے یہ دل کیونکہ براؤ
 فتنہ ہی اوٹھاتے ہو گئی پشت فلک خم
 سودا تجھے کتا ہوں نہ جو باقی مل اتنا

دل کو جس انداز میں شوق و دہ
 صحت و غایت و غیرہ سے
 کوئی شب بیتی کہ میں میں
 کچھ خوشی کا سوا اور کچھ
 ہم دن کو ترستے ہیں غلات کو تنہا
 نہ تو ہم نہ دل بہتے نہ کوئی نونہل
 بدلتے ہیں غمت اپنی ہم اوقات کو تنہا
 پاتا نہیں میں ناظم بد ذات کو تنہا
 اب گوشہ ملت سے نکلتا نہیں داری شیخ

کلیات سودا

[illegible]

حب بادہ خون دل ہو تو سیر حین کعب
صحبت تجھے قریب سے مین گھر مین آج داغ
تیرے لیے وطن سے جو نکلا تو پھر اس
صدا حرف آرزو ہے زبان پر مری ولے
غرقاب چاہ عشق جو ہوتا تو جانتا
عریان تنی نے باز رکھا اس کے سچ
خلوت سرا کو پونچھے نہ سودا کا بتکہہ
نہ دانہ ساتھ لے صیاد تین لے دام نیتا جا
اگر دل لیلاجی کی خلش مت چھوڑے مین
نتھی توفیق اگر بوسے کی تو اتنا ہی کہہ دے
اگر اسے نالہ تو چاہے کہ اس کے گوش پہنچے
ہو امین دے لکے لیجا نے پر رضی تیری خاطر
خیال دن اکٹھو پونچھا چھوڑت مینکے بعد ابھی
جو چاہے منجھے شجکواذیت دین نہ ای ظاہر
قاتل کا ہاتھ ہرگز ہتھیا تک نہ پونچھا
افسوس کام غم کا اطہار تک نہ پونچھا
تیر ستم کو ترے کتا مین نوش جان ہون
کیا گوش فہم کرے عالم مین اب کہ کوئی
اس مرغ ناتوان کی صیاد کچھ خبر ہے

کرم و جود و نوازی تو
کیلیے آنے کی شکون تابون بین
چرخ حال سے معنیوں کی صاحب تنہا
نظر آج چرخ نامزد وقتان میں
سازگار دل صفت زنگان کسر و بر و مویش
میں خیز بارادور استیسیو جان
تو کو جو غمگین دیکھ کر
سنا پو

[illegible]

۲۰۵
کتابت سودا

[illegible]

یہ سب کچھ عاقل کے لئے ہے کہ اس میں کوئی شک نہ ہو۔

کمان ناز و آفتاب کمرش با تو یک
دعاست کی تو را زمین
بهاست عید کلو کل و حرم جیسن با تو
یکی است

[illegible]

قافہ کا ہر ایک حرف کی جگہ پر ایک حرف لکھا گیا ہے جو اس کے ساتھ ساتھ لکھا گیا ہے۔
 قافہ کا ہر ایک حرف کی جگہ پر ایک حرف لکھا گیا ہے جو اس کے ساتھ ساتھ لکھا گیا ہے۔
 قافہ کا ہر ایک حرف کی جگہ پر ایک حرف لکھا گیا ہے جو اس کے ساتھ ساتھ لکھا گیا ہے۔

قتل کوئی دل کا نگر گریں زہر غم سحر اثر کر گریں قافلہ یاروں کا سفر کر گریں نے مین سے جون نالہ گزر کر گریں کوئی نہ آ خاک بسر کر گریں پاک مرے دیدہ تر کر گریں حال مرا سب کو خبر کر گریں غم ترا کیا سینے میں گھر کر گریں سیر بانداز دگر کر گریں خرم و خندان ہو گزر کر گریں شام سے رورو کے سحر کر گریں ہر کوئی ایک طرح بسر کر گریں	قاصدا شک آ کے خبر کر گریں فائدہ اب کیا کرے تریاق وصال دیکھے دامانگی اب کیا دکھائے سیر کی یوں کو چہ ہستی کی ہم خاک ہماری پیچیدہ نقش پا گر خیال کر نہ کہ ناصح ابھی کیونکہ کوئی کھائے تلاب فریب سینے یہ سو و اسے کہا ایدن شکے کہا جو کوئی آیا سویان ایک جو مانند گل اس باغ سے ان کے شبنم کی طرح دوسرا کیا تجھے اب فائدہ اس ذکر سے
--	---

دی تھی خدا نے آنکھ پاسور ہو گیا دروازہ کیا قبول کا مسور ہو گیا پرواز کا تو دل سے غلش دور ہو گیا چہرے سے رنگ شمع کا کافر ہو گیا پر زخمیہ اوٹھائے کہ بس چور ہو گیا کتنا غلط یہ حرف بھی مشہور ہو گیا دو چار چہر کیوں مین بدستور ہو گیا	ہنسنا کچھ اپنی چشم کا دستور ہو گیا بھٹکی پھرے ہے کب سے خدا میری دعا خوش مین شکستہ بالی سے اپنی ہم اسلئے شب اگیا جو نرم مین پیار سے تو یک بیک جا ہی بھڑا تھا اس صف ترکان دل مرا سودا کو کہتے ہن کہ ہی اس سے مصائب اور ذکی نسبت اندنوں کچھ لگ چلا تھا
---	---

قافہ کا ہر ایک حرف کی جگہ پر ایک حرف لکھا گیا ہے جو اس کے ساتھ ساتھ لکھا گیا ہے۔
 قافہ کا ہر ایک حرف کی جگہ پر ایک حرف لکھا گیا ہے جو اس کے ساتھ ساتھ لکھا گیا ہے۔
 قافہ کا ہر ایک حرف کی جگہ پر ایک حرف لکھا گیا ہے جو اس کے ساتھ ساتھ لکھا گیا ہے۔

قافہ کا ہر ایک حرف کی جگہ پر ایک حرف لکھا گیا ہے جو اس کے ساتھ ساتھ لکھا گیا ہے۔
 قافہ کا ہر ایک حرف کی جگہ پر ایک حرف لکھا گیا ہے جو اس کے ساتھ ساتھ لکھا گیا ہے۔
 قافہ کا ہر ایک حرف کی جگہ پر ایک حرف لکھا گیا ہے جو اس کے ساتھ ساتھ لکھا گیا ہے۔

عیسے سخن کو شنکے ترے ہونعلا لم لب
کیا باروے تو جسکے تئیں بھر کے جام لب
اکدن ترے لبون سے نیا پامین کام لب
رکھتا ہے صید دل کے لیے سوخ دم لب
سجنان سے جو سودا کا شیرین کلام لب
یہ دل کھلے جو تجھے تو پوک صبا عجب
فریاد کو مری ہے پہونچا ترا عجب
آئینہ کو ہے سنگ سے ہونا صفا عجب
تو بھی وہ بت نہ رام ہوا ای ضد عجب
یہ وہ مرض ہے جس سے کہ ہونی تشفا عجب
تم بھی کوئی ہو جان مری آتش عجب
ای شیخ سیکدے کی ہوا آب و ہوا عجب
تبع ہے اسین شہر آب پر نکالی محتب
منے مینا نے مین آ کے سدہ منجھالی
وضع کچھ دستار کی اس سے زالی محتب
منے تیری ضد سے اب وہ گھر مین الی
ہاتھ آیا ہے مرے ضمنون عالی محتب
بیت یہ سکھلا لگا دو لگا ڈوالی محتب
شکوہ و سچمین مین پشیم شیر قالی محتب

1250

2. 4

دشمن خواب سے چون جان نہ کرے
استدراک شیفہ کی شکل کا ہی کہ
آئینہ ہاتھ میں نہ لے کرے
روکون ناسے کو نہ لب پر دکرے
شام تیار نہ کرے
انہا عیش جہاں تو خوش رہے
ہمستان پر نہ خوش رہے
صورت ماہ شب سے خوش رہے
سکھ دھلا جو سے خوش رہے
خاک سے تو چھوڑے غافل ہو کرے
جی تو کہہ دے جی تو کہہ دے
ایمان و وفا حال نہ دھرا
خیرین و بدین نہ دھرا

[illegible]

نام و نام خانوادگی:
 تاریخ:
 مکان:
 موضوع:
 توضیحات:
 امضاء:
 مهر:

کہ میں جودہ غوثی کی قریب سے پہنچا ہوں
 شکل آئینہ کی طرح ان دل ادراک پرست
 دم زرد کے قلم بندہ طور پرست
 فی پریشی کے کینے اس کے گہرے
 صد لب تشہ سے اس قلم خون کی پرست
 دقت جو ان جو ہر دستہ ترانہ کا اپنے
 گہر آتش کے تین پرست ہے آتش خورشید

117

کتابت

سودا
پن پرستنی کردن تیر تو دیون که است
قطره انگ مرگ کے زین پر پیوست
چرخ سحر کے دائرہ جہنم کا ہے
کرکھ کی کس کس تیر سو دا ہے
نقشہ حجاب کی کس کس تیر سو دا ہے
دعا کی بیوی بولا تو کس کس تیر سو دا ہے
یہ طبع کا ہے کہ مندوستان میں صوت
یہ ہے جیسے کہ کھان میں صوت

دے لے محشر کی توکل دست و گریبان تھی
 جاے شبنم بگستان گہرا نشان تھے رت
 اشک خونین سے ترہ پنجہ مر جان تھی رت
 بخود دی اپنی عجب برسر احسان تھی رت
 گویا اوس گھر میں پر از ماہ جینا تھی رت
 محفل غیر میں خورشید درخشاں تھی رت
 شمع بالین بھی سن اس حرف کو گریان تھی
 در دہجران کے لیے وصل کی دیاں تھی رت
 اس پیٹ میں نہ اتنی سی یاد دہائی بات
 گو ہم سے تم نے صحبت شکے چھپائی بات
 کھلوا کے ہمنے زلف کو ناحق طربائی بات
 شعلہ زبان دراز ہے اوسکی لگائی بات
 غنچے کی رک رہی تھیں پر جوئی بات
 پر غیر کی نجائی مجھے اوٹھائی بات
 سو طرح سے میں سا سنے اوسکے بنائی بات
 کرتے نے دل کی جیسے مری بھلائی بات
 اپنی نہ کہہ سکا تو کون کیا پرانی بات
 ہر ایک سے اختلاط کی جبکہ نہ بھائی بات
 میری ہی خضم جان ہوئی میری بتائی بات

دیکھیے آج کہ کس طرح سے گزرے ہم پر
 قطرے اوس چہرہ پہ یوں تھے عرق گویا
 گر صبح سواپیم کسو نے نہ دھوئی
 گذری بل بارتے اس طرح کہ شب سے وصل
 شب جو دیکھا میں تجھے آئینہ جانے میں یار
 دن تو نظر دن میں شب قیر تھا میرے تجھ بن
 ہو کے یا یوس شفا شب کیسے تھا سودا
 لاکھتہ بدیر طیبوں نے مری کی افسوس
 عشق اپنے کی فلک نے جہان میں پڑائی
 صورت ملی دلی کی زبان کو کرو گے کیا
 کو تہ ہوا رہتا قصہ خط آنے سے یار کے
 غماز سے نہ یار کا حس پوش ہو گلا
 کیا جانیے یکس گل و نیل کا راز ہے
 فرماؤ گے جو تم تو اوٹھا لون گا میں پہا
 چھپنے کی عشق کی نہ نبی بات پیش یار
 خوبی بدی سے دہر کے کچھ یاد اب نہیں
 پرواز اور شمع کی صحبت نہ مجھے پوچھ
 کل میں کہا تھا یار سے تھے وہ ہی خوب
 سودا بریدہ ہو یہ زبان جسکی روح آج

[illegible]

روحانی شفا

برق دیکھی ہو جسے سو جانے
دل ترستا ہو دیکھنے کو مرا
جو کوئی دیکھتا ہے روتا ہے
کیون نہ سو دوا ہو لیلو نکا د

اتی ہے کسی واقف اسرار محبت
آتش ہے تری گری بازار محبت
کیون بجو نہ مارا غم دوری تیرے آہ
کرتے ہیں اسیر نفس وہاں بھی فریاد
کیون نہ کر رہے وہ بھلا ناصح بیدرد
دعویٰ مری صحت پسینا کو غلط ہے
قاصر ہے زبان شکر میں قاتل کی سہارے
ہر جرم کو ہے عفو ترے عہد میں ظالم
باقون سے کچھ اپنی نہیں تیرا گلہ منظور
مک سادہ دلی پر تو مرے رحم کر لے یار
روتی تھی مرے حال یہ میری افلاک
ہر غار سے اوجھاس ہے مراد میں پرواز
دل طوطی خط کو نہ دے اوس شوخ سو
جب تک ہے جہان میں گل و گلزار سلامت
سر سبز ہوا باغ ترے حسن کا خط سے

مجھ دل بے قرار کی صورت
خشبہ آب دار کی صورت
مجھ دل داغدار کی صورت
دیکھیں بن لالہ زار کی صورت

پوچھیں نہ خدائی کو پرستار محبت
کیا لیکنا بجز داغ حسد یاد محبت
کس منہ سے کرو لگانا پھر اظہار محبت
لے سکتی نہیں سانس گرفتار محبت
جس دل میں کھٹکتا ہو پڑا خار محبت
بچتے ہی نہ دیکھا کوئی بیمار محبت
کیا سچ میں آسان کی دشوار محبت
گردن زدنی ہے سو گنہگار محبت
شکوے سے مراد تیری ہے گفتار محبت
ہوں تجھے شکر سے طلبگار محبت
جس رذ کیا تجھ سے میں اقرار محبت
ہوں رشتہ بیا بیل گلزار محبت
کھاوے گا اس آئینہ کو زنگار محبت
یار ب رہے وہ گوشہ دستار سلامت
گردن آئینہ زنگار سلامت

۲۱۳

روحانی شفا

روحانی شفا

ہوئی عمر کہ ہم لگ رہے ہیں دامن سے
 ہوا ہے رشک چمن چہرہ یار کا سودا
 لذت بلے بخ ملنی ہے زمانے سے بعد
 اشک میری چشم کا کیونکر اثر پیدا کرے
 جو نصیحت کرنے کی مجھ کو نہیں یہ جانے
 مجھ دہل صد چاک ہی سے دہنیں ہنر زلف
 میں تو جاؤں در سے تیرے پر کہیں نیک
 ٹھونک لون ناصح کو میں تو بھی اوسکو سب سے
 یا علی پونچھا ہر سودا در پر سے آپ سے
 میں چاہتا نہیں دنیا میں غر و جاہ بلند
 مگر تو میر کو اے شعلہ خوستا تا سے
 عجب نہیں کہ چپے ہر فلک سے فوارا
 اتنی خیر ہو مجھوں کی اب کہ یہ بر پا
 ہجوم فوج خطا و سکا نہ کیوں بڑھا و حسن
 چشم قدر سے کو کی ہے آشنا قمری
 اسی سے داعظا الحق کو پست فطرت جان
 مگر غر و تو زنہار سپہ اے نادان
 کرے ہے گردش دوران طرے چند و کے
 لیا ہے دلو کو جو میرے تو اوسکو بستر تنگ

جھٹک نہ دیجیو پیار سے غبار کے مانند
 خطا دوسکے گرد جو آیا ہمارے کسے ہند
 نوش وے بی نیش یہ زہر موفانے سے بعید
 سبز مونا خاک میں ہے اسپنے دانے سے بعید
 عاقلون کو بات سننی ہے یوانے سے بعید
 ور نہ کھلنی گانجھ اوسکی کب ہے ستانے سے بعید
 میوفائی اوس سے کرنی تھی فلانے سے بعید
 بحث دیوانے سے کرنی تھی سیانے سے بعید
 پھیرنا محروم ہے اسرا ستانے سے بعید
 یہی کہ دونوں جان سے رہے نگاہ بند
 کہ اوسکا ہاتھ ہے جون دست اودنوا بند
 بڑی ہے اشک کے آئینکی دل سے راہ بند
 کیا ہے لیلی نے کیون خیمہ سیاہ بند
 کہے ہے رتبہ شہ کثرت سپاہ بند
 دکھانہ سرو مجھ ہے مری نگاہ بند
 ہوا ہر چڑھکے یہ منبر یہ خواہ مخواہ بند
 جو مرتبہ ہے ترا شکل محروماہ بند
 ہر ایک شخص کو یان گاہ پست و گاہ بلند
 کہ ہنوزے ناک کی وسعت نام شاہ بند

[illegible]

سالن شمس سے
 انکے مہر کے عود کی دھواں
 اب جو محمد بن علی کے
 جب میں بھیجوں کہ انہیں
 سو دے کہ اسے دست
 اپنے اسرار کو بیان
 ہے اس کا مون کو بیان
 ان سوا اس کا دیکھا
 تنہی تصنیف کا دیکھا
 خط اوچھاتے ہیں
 گئے کو آتے ہیں

۲۱۷

نقش علی سے لے کر پوری دیوان کو
 جہی ایات کا نام ہے مسخر کاغذ
 دکن میں ہی دیوان کا مرقع درمیا
 ہر رنگینی سے ہم سے دیوان کی
 اویختہ راوی ہم کو
 مجھ ساتھ تری دوستی
 دنیا کی ہر
 نانا

[illegible]

[illegible]

۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱
۶۱۲
۶۱۳
۶۱۴
۶۱۵
۶۱۶
۶۱۷
۶۱۸
۶۱۹
۶۲۰
۶۲۱
۶۲۲
۶۲۳
۶۲۴
۶۲۵
۶۲۶
۶۲۷
۶۲۸
۶۲۹
۶۳۰
۶۳۱
۶۳۲
۶۳۳
۶۳۴
۶۳۵
۶۳۶
۶۳۷
۶۳۸
۶۳۹

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

ہر مرغ اسے کھائے ہوا سیر ہوا پر
نہ چرخ کا جس طرح ہو چکھیر ہوا پر
جون تیر نہ جکتے مین کرے دیر ہوا پر
اوس نسخے کو دیتا ہے اوڑا پھر ہوا پر
مارے ہے اسے جا کے ستم شیر ہوا پر
سو پات کا پھر اوڑنے لگے گھیر ہوا پر
ماند پیسے کے کرے ٹیر ہوا پر
ڈالا ہے زمانے نے یہ اندھیر ہوا پر
ڈھونڈ ہے نہ ملا صاحب ادراک زمین پر
جس طرح کھلاون کا پھرے چاک مین پر
رستہا ہون مین بادیدہ منناک زمین پر
انگوٹیاں لیتا ہون مین جون تانک مین پر
تو گر پڑن اک آن مین اخلاک زمین پر
میٹھی ہے سخن سخنو کی یہ ڈاک زمین پر

۲۲۲

[illegible]

سودا تو در دل سے پٹا ہے بقرار
موتا ہے کہ سفید تر از رنگ گاہ سبز

سودا تو در دل سے پٹا ہے بقرار
موتا ہے کہ سفید تر از رنگ گاہ سبز

رویت سین مہملہ

کب ہکھو ہے بہار میں گلزار کی ہوس
بلبل ہے گونہیں ہے رخ یار کی ہوس
قائل ہی میری خون کی نہر کتا متا آرزو
نرگس جو شکل چشم اوگی ہے زمین تلے
پائے نہ جھانکنے بھی کبھو ہم در چین
پیش از سخن زبان جو کاٹی قسم کی طرح
قدرت نہ ہکھو آہ کی نے طاقت فغان
سودا چنیں دے تین کے چکے ہم آگ
ہم نے بھی دیر و کعبہ سے دن چار کی ہوس
گھرا من کا اوسی کو ملا زیر آسمان
نے چین روز وصل نہ شب ہجر کی قرار
یون چاہتا ہوں داغ میں دلیر ہزار ہا
اے شمع تیری گرمی بازار دیکھ کر
دیر و حرم کی پوج چکا ہے وہ تنگ و خشت
عارض کا دیکھتا ہے تمنا سے عند لب
تیری ترہ نے سیر کیا ہے بہت ہمیں
سودا تو آپ آپ کو سمجھا رہا خوشن

نکلی کبھو نہ مرغ گرفتار کی ہوس
ہے گل کو او اسکے گوشہ مستار کی ہوس
اپنے بھی دم میں تھی دم تلوار کی ہوس
کیا جانے ہے کسے ترے دیدار کی ہوس
رکتے ہیں دل میں خستہ دیوار کی ہوس
اوس شمع سے رکھوں ہوں میں کی ہوس
نکے سو کیوں کہ اپنے دل زار کی ہوس
رکتے نہیں ہیں کوئی خریدار کی ہوس
اب سب کا نہ شوق نہ زار کی ہوس
جسے جہان میں آن کے سمار کی ہوس
کیا جانے کیا ہے اپنے دل زار کی ہوس
خبط رخ باغبان کو ہو گلزار کی ہوس
سب خبر در کھین ہیں خریدار کی ہوس
جکھو ہے ترے سایہ دیوار کی ہوس
گل کو ہے ترے گوشہ دستار کی ہوس
باقی رہی ہے کچھ دم تلوار کی ہوس
منصور کو ہوئی ہے سردار کی ہوس

رویت سین مہملہ

سودا

۲۲۵

سودا تو در دل سے پٹا ہے بقرار
موتا ہے کہ سفید تر از رنگ گاہ سبز

سودا تو در دل سے پٹا ہے بقرار
موتا ہے کہ سفید تر از رنگ گاہ سبز

سوئے ہو پوچھتی نہیں کہ یہ کھڑے کھڑے کیا ہوئے
 انسان کو تو رو رہو پھر اسے گلابی طرح
 دلت کو کیسی کھینچ کر لے آئے
 نہی ہے لڑائی کے لئے تو آئے
 ہونے سے نفرت پر مزین ہیں
 جو کہ کوئی کلمہ بھی نہ آئے
 سوئے ہو پوچھتی نہیں کہ یہ کھڑے کھڑے کیا ہوئے
 انسان کو تو رو رہو پھر اسے گلابی طرح
 دلت کو کیسی کھینچ کر لے آئے
 نہی ہے لڑائی کے لئے تو آئے
 ہونے سے نفرت پر مزین ہیں
 جو کہ کوئی کلمہ بھی نہ آئے

اس کے زیادہ مال کر دینا تو خدا کا فضل ہے

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
 سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ
 سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ
 سیدنا علی رضی اللہ عنہ
 سیدنا محمد مصطفیٰ رضی اللہ عنہ
 سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
 سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ
 سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ
 سیدنا علی رضی اللہ عنہ
 سیدنا محمد مصطفیٰ رضی اللہ عنہ

یون سے طریق میں مہر است با غلط قاتل کو بیگنے کے تو پونچے ہے مرد قتل واشد ہے دل سے کو دم سر دترے ستر سیا جو دستہ زنگس کی طرح چشم قامت کو اپنے یار کی تشبیہ سے	اگر جفا و رست ہے فرد و فاعل وارث اگر قتیل کا لے خون بہا غلط اس غنچے کو شکفتہ کرے گر صبا غلط ہوئے اگر وہ شوخ آدم و کینا غلط سودا اگر میں دون تو ز سرتا با غلط
--	--

رویف ظا معجمہ

اوتھے نشہ میں محبت کے خطا یار سے خط ہلال عید سے یہ عیش ہے نہ صائم کو یہ سخت دل مری ملکوں چشم تر کے کیمہ عبث ہیں منتظر اس شوخ کی مری مین مجھے بھی عیش ہے یہ تیرے گرد پہرین کسی شراب سے پائی نہ وہ حلاوت میں عجب ہے تنگ سلاسل میں ہونہ دیوانہ حلاوت اتنی ہے اس داغ دے کیے سے ہزار سیر کرے شہر شہر کی سودا ز سے وہ مہنی قرآن کے جو تو دوا مجھے یہ فکر ہے تو اپنی ہرزہ گوئی کا خدا کے واسطے چپہ اتر تو منبر سے سنا کسی سے تو نام بہشت پر تجھ کو	بغیر بادہ چمن بیچ کیا بہار سے حظ جو مجھ کو یار کی ہے تیغ آبدار سے حظ کیا جو چاہے تو دیا یہ لالہ زار سے خط سوا سے آئینہ کسکوں ہے انتظار خط کہ جو ن پتنگ کو ہے شمع کے شاعر خط کیا ہے یاد میں ساتی کے جو چار خط رہے ہے دلو مری زلف تابدار خط کہ جو ن بخیل کو دریم کے ہوشمار خط اوتھے گا دل ہی کے اپنے تجھے دیار خط پھٹے دہن کے تین اپنے کر فود غلط جواب دیو لگا کیا حق کے روبرو غلط حدیث و آیہ کو مست پڑہ تو بوضو غلط گل بہشت کی پونچھی نہیں ابودا غلط
---	---

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
 سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ
 سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ
 سیدنا علی رضی اللہ عنہ
 سیدنا محمد مصطفیٰ رضی اللہ عنہ
 سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
 سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ
 سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ
 سیدنا علی رضی اللہ عنہ
 سیدنا محمد مصطفیٰ رضی اللہ عنہ

۲۲۹
 طہات سودا

عزل

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
 سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ
 سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ
 سیدنا علی رضی اللہ عنہ
 سیدنا محمد مصطفیٰ رضی اللہ عنہ
 سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
 سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ
 سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ
 سیدنا علی رضی اللہ عنہ
 سیدنا محمد مصطفیٰ رضی اللہ عنہ

ای صفت نہیں کج خوشی سے کی کج خوشی سے کی کج خوشی سے کی
دل کو تو تم سدا رکھو جس میں غزلان زندہ دل
عشق میں اداس کی سوز عشق کو کو
سختی سے چمن گلزار تو جنت کمر سے دان
سودا غم تازین خود داسیہ بہر سے دان
شکستہ پیلین باہر سدا سے کجا ہزار
کتنے میں اپنے نہیں ای رشک پوری دان
یار دل کی جگہ سوخت کی پیر روی دان

۲۳۰

[illegible]

شب کو میں نے خواب دیکھا کہ میری بیوی
میرے پاس آئی اور کہنے لگی کہ میں نے
تو کو بہت سے باتیں کہیں گے۔

<p>روایف عین معجم</p>	<p>چاتی مری سراہ کہ ایک دل نہرا داغ</p>
<p>اے لالہ گو فلک نے دیے تجکو چار داغ</p>	<p>ہے سوز دل مرے سے نیٹ بیترا داغ</p>

[illegible]

دل اگر گھویا ہے سو واپس چوریت نبال شک
 کس طرح دلیں چپاؤں تجھ کو میں مینہ میں داغ
 زلف دیکھو یا کر چشم یا ابرو کی سمت
 قہقہہ مارے ہی شیشہ ہی میری عیش پر
 جی کے خوش ہونے سے رکتا ہی تعلق لطف
 خاکپا اوٹکا ہے سو اوس سے جوتے ہیں گرم
 کہ نظر جوشش طلب کتنی ہی سو سردھر
 عشق کے ہووے تو ہوگا میری کا دماغ
 اس لیے خاموش رہتے ہیں چین میں عید
 یوں گرا ایسے کی نظروں کا کہ میری ک پر
 تجھے کتنی ہی کرین دعویٰ مریدی کا اگر
 پوچھنا اشار کا سو واک کی کیا ہے شاعر

شاید اس دیوانے کا لڑکھٹے تو پاؤں
 دال ہی یہ گھر کی تہی پر جو روشن ہو چرخ
 اتنی راہیں دلی کم ہوئی تو کید ہر سرخ
 تجھ بن آسانی مرا مونہہ دیکھ نہستا ہی داغ
 رنگ بونگلے ہے جب غنچے کے دلوں میں داغ
 رویا دیدار نے جکا آسمان پر ہے داغ
 نوزد کو سمجھے پروانہ کم از دو چرخ
 دل نہ شاہی ہے پڑا پناہ فیقری کا داغ
 تجھ سے ہم رکتے نہیں ہیں ہمعصر کا داغ
 باد کو بھی اب نہیں ہے دستگیری کا داغ
 شینخا دلوں سے ہونہ پیری کا داغ
 گفتگو میں اوسکی پاتا ہوں نظیر کا داغ

اب ہو تو نہ ہرگز ہے کفان میں یوسف
 ہوتا اگر اس عہد میں تو دیکھ کے تجھ کو
 آنکھوں میں نظر بازو کی پہنچ تری شکل
 بلب سے کہا دیکھ تجھے سبے چین میں
 کیا شاہد معنی کا ترے اب میں کہوں حسن
 دیکھوں ہوں یوں میں اوس تم ایجاد
 آغز ہو تجھ چاہ زرخدان میں یوسف
 پڑتا فتبارک کو ترے شان میں یوسف
 بستا تاز لہجہ کے دل وجان میں یوسف
 خاموش کہ ہے سیر گلستان میں یوسف
 سو واپس ہے میں اب تیرے دیوان میں یوسف
 جون صید وقت فرج کے صبا و کیطون

ردیف فار

آغز ہو تجھ چاہ زرخدان میں یوسف
 پڑتا فتبارک کو ترے شان میں یوسف
 بستا تاز لہجہ کے دل وجان میں یوسف
 خاموش کہ ہے سیر گلستان میں یوسف
 سو واپس ہے میں اب تیرے دیوان میں یوسف
 جون صید وقت فرج کے صبا و کیطون

اب ہو تو نہ ہرگز ہے کفان میں یوسف
 ہوتا اگر اس عہد میں تو دیکھ کے تجھ کو
 آنکھوں میں نظر بازو کی پہنچ تری شکل
 بلب سے کہا دیکھ تجھے سبے چین میں
 کیا شاہد معنی کا ترے اب میں کہوں حسن
 دیکھوں ہوں یوں میں اوس تم ایجاد

دل اگر گھویا ہے سو واپس چوریت نبال شک
 کس طرح دلیں چپاؤں تجھ کو میں مینہ میں داغ
 زلف دیکھو یا کر چشم یا ابرو کی سمت
 قہقہہ مارے ہی شیشہ ہی میری عیش پر
 جی کے خوش ہونے سے رکتا ہی تعلق لطف
 خاکپا اوٹکا ہے سو اوس سے جوتے ہیں گرم
 کہ نظر جوشش طلب کتنی ہی سو سردھر
 عشق کے ہووے تو ہوگا میری کا دماغ
 اس لیے خاموش رہتے ہیں چین میں عید
 یوں گرا ایسے کی نظروں کا کہ میری ک پر
 تجھے کتنی ہی کرین دعویٰ مریدی کا اگر
 پوچھنا اشار کا سو واک کی کیا ہے شاعر

شاید اس دیوانے کا لڑکھٹے تو پاؤں
 دال ہی یہ گھر کی تہی پر جو روشن ہو چرخ
 اتنی راہیں دلی کم ہوئی تو کید ہر سرخ
 تجھ بن آسانی مرا مونہہ دیکھ نہستا ہی داغ
 رنگ بونگلے ہے جب غنچے کے دلوں میں داغ
 رویا دیدار نے جکا آسمان پر ہے داغ
 نوزد کو سمجھے پروانہ کم از دو چرخ
 دل نہ شاہی ہے پڑا پناہ فیقری کا داغ
 تجھ سے ہم رکتے نہیں ہیں ہمعصر کا داغ
 باد کو بھی اب نہیں ہے دستگیری کا داغ
 شینخا دلوں سے ہونہ پیری کا داغ
 گفتگو میں اوسکی پاتا ہوں نظیر کا داغ

اب ہو تو نہ ہرگز ہے کفان میں یوسف
 ہوتا اگر اس عہد میں تو دیکھ کے تجھ کو
 آنکھوں میں نظر بازو کی پہنچ تری شکل
 بلب سے کہا دیکھ تجھے سبے چین میں
 کیا شاہد معنی کا ترے اب میں کہوں حسن
 دیکھوں ہوں یوں میں اوس تم ایجاد

دل اگر گھویا ہے سو واپس چوریت نبال شک
 کس طرح دلیں چپاؤں تجھ کو میں مینہ میں داغ
 زلف دیکھو یا کر چشم یا ابرو کی سمت
 قہقہہ مارے ہی شیشہ ہی میری عیش پر
 جی کے خوش ہونے سے رکتا ہی تعلق لطف
 خاکپا اوٹکا ہے سو اوس سے جوتے ہیں گرم
 کہ نظر جوشش طلب کتنی ہی سو سردھر
 عشق کے ہووے تو ہوگا میری کا دماغ
 اس لیے خاموش رہتے ہیں چین میں عید
 یوں گرا ایسے کی نظروں کا کہ میری ک پر
 تجھے کتنی ہی کرین دعویٰ مریدی کا اگر
 پوچھنا اشار کا سو واک کی کیا ہے شاعر

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

عالمی بیحد سے متعلق
ان کی زندگی میں
کے لئے ایک نیا
نئی دنیا کے لئے
نئے دن کے لئے
نئے دن کے لئے
نئے دن کے لئے

اشک آنکھ سے نکلے تو سب عالم سے دل
 حب فانی نکلے تو سب عالم سے دل
 حب فانی نکلے تو سب عالم سے دل
 حب فانی نکلے تو سب عالم سے دل

ہوئے ہن غرق ہم سچے آب چشم میں اپنے
 لکھیں ہے شمع سوز دل بجز بر دانہ انی ظالم
 لگو ہوں سے نگہ کرتے ہو تم آئینہ پر اکثر
 خدادہ دن کرے ہوئے جو کوئی تند خو شجا
 ترے در سے تو اوٹھ جاوین پڑے آنکھیں ان
 ند کیا ہننے کچھ اپنے سوا وہ جب کو دل چاہے
 خوشی سودا کو کب ہے حور سے نسبت کی خیرا
 تیرے ہی دیکھے کی نہ آوے جو کا چشم
 کیونکر نہ دیکھے خلقت انسان تجھے کہ سنگ
 مبداء جو بلا کا ہے سو ہے وہ نظر چشم
 آتا ہے نظر رونے سے ہر دم کے مجھ کو
 اور لگتے ہی جو چوچھینوں کے مری آنکھ
 مکتوب غم اوس شمع تلک سیل سے پونچا
 دیدار کے وعدے پر کہ منتظر اتنا
 چاہے تو جان رہ مرے پیارے کہ تصور
 موتی کو صدف کے ہر مرے اشک پہ ترجیح
 سرمہ تو اون آنکھوں میں ہے پر کیا کون سوا
 قاتل کے دل سے آہ نہ نکلی ہو سب تمام
 صیاد سے ہون اسے اکثر ناہ منتقل

بھلا اسی ابر یوں دریا میں تو تو دو دیکھیں ہم
 تجھے اب کون پونچتا مری یہ مکتوب دیکھیں ہم
 مزاج آسے ہو ایدہر تو کوئی محبوب دیکھیں ہم
 تزلزل راغب اوس پر وہ ترا مرغوب دیکھیں ہم
 جفا کے سامنے اپنی وفا محجوب دیکھیں ہم
 جو طالب ہوں کیسے تو کوئی مطلوب دیکھیں ہم
 وہ دن ہو دخت زر سے آیکو منسوب دیکھیں ہم
 تو زخم چہرے پر ہے کہ اوس کا ہی نام چشم
 دیکھے لباس آئینہ میں ہو تمام چشم
 آسے ہے کسی دل پر جب آفت زد چشم
 ہے قافلہ اشک کے ہر دم سفر چشم
 دیدار کی سے پونچے ہے ہم بال دیر چشم
 دیکھا نہ بجز اشک کوئی نامہ جبر چشم
 تا مجھ کو برا پرچے سود و ضرر چشم
 رکتا ہے ترے جلوے کو میری بہر چشم
 عالم میں بنیں قدیر شناس گہر چشم
 آفاق کے ہے موجب نور بھر چشم
 فرما ہی ہم تر پنے نہ پائے کہ بس تمام
 آتش دی اون نے دام کو توڑی قفس تمام

سکھانے کی کون سے سوچا جو دیکھیں ہم
 شمع ترے کی کون سے سوچا جو دیکھیں ہم
 شمع ترے کی کون سے سوچا جو دیکھیں ہم
 شمع ترے کی کون سے سوچا جو دیکھیں ہم

۲۳۷
 کلیات سودا

دے جو جاری یہ انداز گفت گو سلوم
 دے جو جاری یہ انداز گفت گو سلوم
 دے جو جاری یہ انداز گفت گو سلوم
 دے جو جاری یہ انداز گفت گو سلوم

دے جو جاری یہ انداز گفت گو سلوم
 دے جو جاری یہ انداز گفت گو سلوم
 دے جو جاری یہ انداز گفت گو سلوم
 دے جو جاری یہ انداز گفت گو سلوم

[illegible]

۲۳۸

[illegible]

تجھہ نگاہ گرم کی حسرت سے دل مار ہی خوش
اس قدر میں لاغری میری سے خوش آباد ہر
دلکوسن کو چین تیرے اب چاہیں میل شک
کب سے اسی سو و اشراب اس زہم میں تیرے
لے دیدہ تر جدھر گئے ہم
تجھہ عشق میں روزِ خوش نہ کیا
تیرا جو ستم ہے اوس کو تو جان
یہ قطعہ پڑھے تھا سوز دل سے
جون شمع لبون پہ آ رہا جی
اتنی ہی پتنگہ پیش تدمی
ہو گی نہ کسی کو یہ خبر۔ سہی
ہے صفا سے بادۂ درد تر پیمانہ مہم
جان عقلِ کامل و شور سے دیوا مکان
چشمِ شیخ و برہن میں ہے مین جون ہر نہ
فیض سے سستی کے دیکھا ہے گھر اسد کا
فرست اکل و شرب کی پائی نہیاں تشنگ
زادہ اکہ تو صلاح نیک ان دونوں میں کیا
گر نکلا آسمان نے گھر سے اپنی بھر سدا
میں سے پاؤں کی لغزش کی کیا امر شیخنا

[illegible]

پیدا ہون بادوست میں ہر لمحہ جاں نثار
 اسی سے ہر لمحہ جاں نثار ہر لمحہ جاں نثار
 اسی سے ہر لمحہ جاں نثار ہر لمحہ جاں نثار
 اسی سے ہر لمحہ جاں نثار ہر لمحہ جاں نثار

فوج تو کرتا ہے ملک فرصت گلے لگنے کی دے
 قین جدم سے کیا اپنے قدم کے فیض سے
 نہیں نکل سکتی اسیری سے ترے اسی سرو
 اسی خون صبح ترا سو اکی ہے زنجیر پا
 اے گل صبا کی طرح پھرے اس چمن میں ہم
 شیشے کی طرح دل کے تئیں کرو ماسحر
 فانوس بیچ شمع جلے جس طرح ہنوز
 کر نیکو وصف طول تری زلف کا صنم
 سنو داندن ہمارے سے شعلہ اٹھا کہو
 تو کیوں عجبی رہی بل چمن میں دیکھ کر شبنم
 نزدیک اس سوا کچھ لطیف اسی صبح چمن تیرا
 بھلا گل تو تو ہنستا ہے ہمارے شبنم تیری پر
 پرے ملک پر سید گلشن سے ہم نازک فرا جو
 کہا بلبل میں گلشن میں کچھ شکو بھی اسی نادان
 چمن میں وقت رخصت صبح کو میں کیا کہوں تجھے
 بس ن باتوں سے یہ روشن ہے پیشینہ
 وہ بولی سکے وہ یوں ہی ہوا بالقرص آسمان
 مجھے وضع جہان اس رشک سے محفوظ کرتا
 ترے لگے اوسے خورشید کا سورنہ خوشنما

عید قربان میری تجھے دے لین مبارکباد ہم
 خانہ زنجیر کہتے ہیں سدا ابا دھم
 طوق قمری کی طرح رکھتے ہیں مادر اہم
 قید سے تیری انہیں ہونیکے اب آزاد ہم
 پائی نہ بود وفا کی ترے پرین میں ہم
 خالی کرین ہین بیٹھ تری انجمن میں ہم
 جلتے ہین تیرے ہجر سے ظالم کفن میں ہم
 پھیرے خدامی جائیں جو سکر سخن میں ہم
 بھٹتی کی طرح جل گئے کچھ میں ہی میں ہم
 کہ وہ دامان پاک گل جسے کرتی میری شبنم
 گل اید ہر لے گئے گلچین گئی روتی اودھم
 بتا روتی ہے کسی ہستی سوہوم پر شبنم
 سہا دیتی ہے رنگ گل کو یان ابراہیم
 خبر سے اسکی یان کرتی کیوں اتنا گذر شبنم
 رولی ہر گل کی جاتی سے لپٹ کر کشد شبنم
 رکھے ہر عشق کے محبوب پر تیری نظر شبنم
 تو کیا چہینے تھے میں گل کا لگی تو کر شبنم
 سہا آخر ہے اک پل میں کہاں پہل کہ شبنم
 چمن سے در نہ کیوں تیرے زہی وقت شبنم

دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو
 دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو
 دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو
 دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو

۲۳۹
 کلمات سودا

کیسے ہوا تو پوچھنے سے نامہ پیغام
 جو وہ پہلے سے اودھ سے تو پوچھنے سے
 کہ میں کی تھی تری باندگی اذوق کوکب
 رو دیکھتے ہوں
 تاد سے اس کے کھڑکوں دیکھو دین
 دل دین اوسے کو ایک سو کو دین
 فخر میں تری تو کو کو ہے بھی دین دین
 دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو
 دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو
 دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو
 دیکھو دیکھو دیکھو دیکھو

کون ایسی عورت ہے جس کا ہر لمحہ جاں نثار
 کون ایسی عورت ہے جس کا ہر لمحہ جاں نثار
 کون ایسی عورت ہے جس کا ہر لمحہ جاں نثار
 کون ایسی عورت ہے جس کا ہر لمحہ جاں نثار

[illegible]

تجہ بخشی نگہ سے جو میں اب آنکھ لگاؤں
اب تجھے ملوں تب کہے کیا کر جو تم تو
ہے دوسرے کا شکوہ جو ہر دم سوا
حسن یکتا میں ترے ہرگز دلی گور نہیں
گر نہیں باور تو دیکھ آئینے میں اپنا جال
بولنا بھاتا نہیں اوسکا جو بے مور و نہ ہو
جبا مید وصل ہوتی ہے تو یوں بے چہرہ
تیغ کمرہ سکتے نہ اوسکو نے کمان کے پھال
شانہ کھولے گا صبا میرے دل صد چاک کا
سستے ترک عشق میرا سسکے یوں بولا وہ
روئے برسوں پر نہ پو نہی منزل مقصد کو چشم
خط سبز اوسکا سیہ کچھ رہا ہوا سیرا سفید
میں کہا سووا سے وہ ہی جانتا، شجوبیا
مجھے عاشق تو جو اپنا جفا کا کب میں حاصل ہو
جہاں پوچھو مجھے جرم و نافر اپنے قابل ہو
دنیان ادا اسکے تو ہر کوپے میں ہیں لکیریں
نہ دانہ آبلہ چھٹ خوشہ چین میرے کے ہاتھ سے
نغم وحدت میں کیا کیا بارہ جوشی یادگار تھا
لیکے تجھ میں ہے کیونکر کیسے موندہ دکھانے کا

محلات سودا
 ۴۴
 بیابانین ہا

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

میکرو اور کعبہ میں کیا ہے تفاوت شیخ جی
 نامہ کیفیت اون آگہوئی کیا پوچھو تم
 بات تو ہمیش تم دنیا میں جسکو سوسنیں
 کرتے ہو ہر دم جو وصف چشمہ آب حیات
 تم جو پوچھو ہو ہر ک دل ہو کاسو و کاسو
 جو بونین دلہن کی رشون کم بہت ہی بیان
 غافل نہ تو اہل تواضع کے حال سے
 چشم ہو کس اوٹھالی تماشہ سے جون جاب
 خون جگر باد دم و بوزینہ بے بکاؤ
 آگہوئیں دون اوس آئینہ کو کو جگہ و
 کہتا ہی حال مانے مستقبل ایک ایک
 دیکھا جو باغ دہر تو مانع صبح دل
 آیا ہوں تازہ دین بحرم شینخا مجھے
 سو و اکملہ اوس سے وکلی تسلی کیو اے
 عاشق تیرے ہننے کیے معلوم بہت ہیں
 کل دیکھے جو سو غنچے نفلہ آ کر ہزاروں
 موجود ہی ایک آوہ ہو مجھسا سو بری حال
 آئینہ جسے کہتے ہیں دیدار کا تیرے
 جتنی ہیں تہ دام نفلک سبکو میں دیکھا

شیشہ ہی تھری ہر ایک سلیم سمجھو تو کمون
محبہ ساماشق ہو گیا ایک طین سمجھو تو کمون
عیش ہر دنیا کی جو مغل میں سمجھو تو کمون
آب ہی جو بحر قاتل میں سمجھو تو کمون
جو ترپہ کا ہوزہ نسل میں سمجھو تو کمون
خو امان جان جو چاہو تو عالم بہت ہی بیان
تیغ و کمان کی طرح خرم و چم بہت ہے بیان
نا دیدنی کا دید بس اکیدم بہت ہی بیان
صورت معاش خلق کی برہم بہت ہے بیان
چمکا کرے ہو لکیر گہر نرم بہت ہی بیان
جام جہان ناتو نہیں جسم بہت ہی بیان
کم فسر متنی ملاپ کی باہم بہت ہی بیان
پو جانماز سے ہی مقدم بہت ہی بیان
گوشہ سے چشم کی نگہ کم بہت ہی بیان
ظالم تو ہی دنیا میں ہے مظلوم بہت ہی
خوش ہیں گر کم اس باغین منعم بہت ہیں
تہہ عشقین جو ہو گئے معدوم بہت ہیں
محرم تو دو ہی ایک ہے محروم بہت ہیں
آیا نہ ہوا ایک نظر بوم بہت ہیں

خطت سودا

PMI

[illegible][illegible]

حال باطن کا نمایان ہو میری ظاہر سے
عہد تھا تجھ کو بھر عمر وفا کرنے کا
کو پڑیا رکھو میں رشک چمن ہے سودا
چمن کا لطف سیر اور رونق محفل ہر شوقین
بغیر اشتہا لیلیٰ ہی ہی پر نہ خاموشی
تر تہیٰ ہی یہ خون دلمین ظالم آرزو میرے
پائیے حسن کے کو تو ای بار بزم غیر میں جا کر
طلب ابن دوست کو ہے ایک سیر بادہ خوار کو
ہمارا مضطرب کیا کم ہے زاہد تیرے سجدے
اگر ٹھہرے تیرے دل میں اگر چور آزاد
جہان میخانہ میں دیکھو شکست اس جا بیا
کہا تا ہو تو ای سودا غلام ساقی کوثر
اسی تو چھپا کھائی جو یہ قلقل ہے شیشے میں
جو کچھ دیکھا تو چاہو دیکھ لے وقت طرہ دیکھ
لیٹ کر کے زلفون سوہا سو گہر گہری
گتھے بالون کو خبان جو کھینچے کھول تیر میں
دو عالم کا تماشا جسکے کچھ عریض ہم دیکھا
اذان کا شور ہی کیا کم ہے ناؤ ہو ہر سبک
بغیر لازمی جاہلی باغین کیا سیرے مال

[illegible]

三

חזק

[illegible][illegible]

اوس شوخی کا بیان ہے کہ وہ اپنے دل میں
 بساں کا دھوکہ دے کہ میں تیرا ہوں
 مگر کبھی نہ کبھی تیرے دل میں
 اوس شوخی کا بیان ہے کہ وہ اپنے دل میں
 بساں کا دھوکہ دے کہ میں تیرا ہوں
 مگر کبھی نہ کبھی تیرے دل میں

ہوتی ہی فلک پر شب تار پریشان
 اس پر کہ سدا ہے نظر ریا پریشان
 کرتا ہے نویندہ کردار پریشان
 ہم اپنا ہین دم اور قدم دیکھتے ہیں
 سو یک قطرہ می ہین ہم دیکھتے ہیں
 تجھے تیری کھا کر قسم دیکھتے ہیں
 تماشائے دیر حیرت دیکھتے ہیں
 چمن کو تری کوئے دم دیکھتے ہیں
 ملائک جو لوح و قلم دیکھتے ہیں
 جو نامہ اوسے کرتسم دیکھتے ہیں
 کسی زلف پلک و جسم دیکھتے ہیں
 جو کچھ دوست اپنے سے ہم دیکھتے ہیں
 کرم سے تیری ہم ستم دیکھتے ہیں
 اوسے تیری کوچی ہین کم دیکھتے ہیں
 نالہ و آہ کا جو طبل و علم دیکھتے ہیں
 کیا مجال اونکی وہ میرا صنم رکھتے ہیں
 تیرے ابرو تو زالی خم و چم رکھتے ہیں
 خوف ہر اونکو جو کوئی دام و دم رکھتے ہیں
 در نہ مہسون پر بھی لطفت و کرم رکھتے ہیں

آخرتہ بھیجیہ سیری آہ مشربار
 دی ناز نے رخصت تلک ایدر چودہ تلک
 ہوش اور حواس نیچے عمل سیر سیر سیر
 گدا دست اہل کرم دیکھتے ہیں
 نہ کھا جو کچھ جام ہین جسم زاپے
 یہ رنجش ہین ہلو ہے بے اختیار سے
 غرض کفر سے کچھ نہ دین سیر مطلب
 حجاب لب جو ہین ای باعبان ہم
 نوشتے کو میری مٹاتی ہین رورو
 مشاجرے ہے حرف حرف آنسو و سر
 اگر سے ہنین کام سنبھل کے ہسکو
 خدا دشمنوں کو نہ وہ کچھ دکھا دے
 ستم سیر کیا تو نے ہسکو یہ خوگر
 مگر تجھے رنجسیدہ خاطر ہے سودا
 کشور عشق میں وہ مرد قدم رکھتے ہیں
 برہمن آج جو نازان ہر توں پر اپنے
 لاکھ شمشیر برابر کرے کوئی نیکیں
 مفلسو کو ہنین دنیا میں کیسے کا ظہر
 ایک اوس شوخی کی دلیں ہنین آگاہ

اوس شوخی کا بیان ہے کہ وہ اپنے دل میں
 بساں کا دھوکہ دے کہ میں تیرا ہوں
 مگر کبھی نہ کبھی تیرے دل میں
 اوس شوخی کا بیان ہے کہ وہ اپنے دل میں
 بساں کا دھوکہ دے کہ میں تیرا ہوں
 مگر کبھی نہ کبھی تیرے دل میں

اوس شوخی کا بیان ہے کہ وہ اپنے دل میں
 بساں کا دھوکہ دے کہ میں تیرا ہوں
 مگر کبھی نہ کبھی تیرے دل میں
 اوس شوخی کا بیان ہے کہ وہ اپنے دل میں
 بساں کا دھوکہ دے کہ میں تیرا ہوں
 مگر کبھی نہ کبھی تیرے دل میں

اوس شوخی کا بیان ہے کہ وہ اپنے دل میں
 بساں کا دھوکہ دے کہ میں تیرا ہوں
 مگر کبھی نہ کبھی تیرے دل میں
 اوس شوخی کا بیان ہے کہ وہ اپنے دل میں
 بساں کا دھوکہ دے کہ میں تیرا ہوں
 مگر کبھی نہ کبھی تیرے دل میں

[illegible]

ہر کلمہ کی تفسیر و تفسیر ہر کلمہ کی تفسیر و تفسیر ہر کلمہ کی تفسیر و تفسیر
 ہر کلمہ کی تفسیر و تفسیر ہر کلمہ کی تفسیر و تفسیر ہر کلمہ کی تفسیر و تفسیر
 ہر کلمہ کی تفسیر و تفسیر ہر کلمہ کی تفسیر و تفسیر ہر کلمہ کی تفسیر و تفسیر

چہن چٹ جامی کی اور اوس پیش کشا نہیں
 ہو جان ریزہ نہ اسکا کوئی سیخانہ نہیں
 ایسے حسن سے مخاطب ہو نہیں بوائے نہیں
 حق بجانب ہے تری تین اوسکو بھجائیں
 در دل میرا تو اوسکو پیش از افسانہ نہیں
 گر تجھ منظور دان سے گزر جانا نہیں
 بد دل چاک بھی تو کچھ کم از شانا نہیں
 پھر پھر اس گلشن میں ی نادان تجھ آنا نہیں
 آئینہ دکا مجھے اس گھر میں بھلانا نہیں
 جان کہانی اسکو کتہ میں سمجھانا نہیں
 نقد کونسیہ پہ کونا کارسز زامہ نہیں
 اب غرض سو وادیا جستانہ نہیں
 شمع رونظر وین جون شمع کٹے جاؤ ہیں
 اونکی خرقونکی گریبان پٹے جاؤ ہیں
 زات دن ز نیست کی کیا اعلیٰ طہی ہیں
 رشتہ سنی کو تب الفت کی بی جاتی ہیں
 گدش گل جب در شبنم سے پٹے جاتی ہیں
 گل جنہیں کیسے سو وہ گل تو چٹے جاتی ہیں
 بل ہر ایک نامی پھر امین پٹے جاتی ہیں

زاہد انگلی کی مت کر فکر آئینہ تو دیکھ
 ہاں کس ساقی نے پٹکا اسطرح بیتا دل
 سکے ناصح کا سخن مجھ کوئے سوایوں کہا
 آپکو تو گو سمجھتا ہے کہ وہ دانا نہیں
 گر کون میں حال اپنا سکے غافل ہو دو چہ
 عشق کو کوچہ میں اپنا ست قدم کھ دلوں
 زلف میں شانہ کو دی جاگہ تو اوسکا کیا گنا
 چل نکولی کا تو لیتا جا اگر لیجا سکے
 سب سے بیت احرم کی شیخ اوٹھا کر بیٹا
 ناصحا بالین سے میری اوٹھ خدا کیوٹے
 وعدہ کو تر پہ داغ طایع کیے ترک جامے
 شیشہ سے کوئی دیا ہی خیر اوس شوخو
 تیری پہلو محفل میں ٹہر جاتے ہیں
 خاک دامن تمہا نازی ہو تیری کوچہ میں
 کینچ کر تیغ مگر چنچ پر تلے پیچھے
 زخم دل قابل مرہم نہ جب کیوں یاد
 گوشتوار وکی کہان تابے ہوان کا نو نکو
 خار رہے نظر آتے ہیں بگلزار جہان
 ابر مزگان کو تری دیکھ کے ترای سو واد

ہر کلمہ کی تفسیر و تفسیر ہر کلمہ کی تفسیر و تفسیر ہر کلمہ کی تفسیر و تفسیر
 ہر کلمہ کی تفسیر و تفسیر ہر کلمہ کی تفسیر و تفسیر ہر کلمہ کی تفسیر و تفسیر
 ہر کلمہ کی تفسیر و تفسیر ہر کلمہ کی تفسیر و تفسیر ہر کلمہ کی تفسیر و تفسیر

ہر کلمہ کی تفسیر و تفسیر ہر کلمہ کی تفسیر و تفسیر ہر کلمہ کی تفسیر و تفسیر
 ہر کلمہ کی تفسیر و تفسیر ہر کلمہ کی تفسیر و تفسیر ہر کلمہ کی تفسیر و تفسیر
 ہر کلمہ کی تفسیر و تفسیر ہر کلمہ کی تفسیر و تفسیر ہر کلمہ کی تفسیر و تفسیر

ہر کلمہ کی تفسیر و تفسیر ہر کلمہ کی تفسیر و تفسیر ہر کلمہ کی تفسیر و تفسیر
 ہر کلمہ کی تفسیر و تفسیر ہر کلمہ کی تفسیر و تفسیر ہر کلمہ کی تفسیر و تفسیر
 ہر کلمہ کی تفسیر و تفسیر ہر کلمہ کی تفسیر و تفسیر ہر کلمہ کی تفسیر و تفسیر

[illegible]

نہ تعلق نہ محبت نہ مروت نہ وفا
 نہ اتوان مرغ ہوں میں اسی رفقای پر از
 طایر زنگ حنا کے لفظ اب اسو صیاد
 کوئی تعمیر کے میری بنین در پی ہیبت
 فکر موزون بنین کرے کہ گرفتار مری
 سو چون ہوں اپنی تئیں جو سخن رفتہ زیاد
 گرم جوشی نکر و مجھے کہ مانس رخسار
 ہو بنین وہ وحشی رم خوردہ کہ تاش غلام
 صفحہ بستی یہ یک حرف غلط ہو ودا
 نے بیل چمن نہ گل نو دمیدہ ہوں
 اگرچہ بشکل شیشہ و خدان بہ طرز جام
 تو آپے زیان زد عالم ہی ورنہ میں
 کوئی چو پوچھتا ہو کہ کس پوداد خواہ
 تیغ نماہ چشم کا تیری بنین حریت
 کس سے کروں میں دعویٰ دل جالی ای خدا
 کہ تاجی جاگو گل کی تسلی چمن میں تو
 غافل ہے کیون تر امیر یوسف سے گوش و
 میں کیا کہوں کہ کون ہوں سو و بقول
 عاشق کی کو چشم روی بن نہ ہوں میں

[illegible]

سنہوز آئینہ گرد اس غم سے اینو موصفہ کو ملتا ہے
 گرہ لاکھوں ہی غنچہ کی مہا ایکدم میں لکھو
 دیوانہ ان لکھوں کا ہر قسم ہر روح مجنونی
 چھری تلوار ہر گیر گل بلبل میں گلشن میں
 کھلائی گو کہ شائد سہم اپنی زلف کو عقدے
 تسلی اس دیوانی کی بھو بھولی کی تھروں کے
 نہ غنچہ گل کے کھلتے ہیں نہ زکس کے کھلے گیان
 کہیں محتاب نے دیکھا ہے اس خورشید تابان کو
 لب و لہجہ تر اس ہی کیس خیابان عالم میں
 تبسم یوں نمایاں ہر سہی آلودہ ہر مضمون کے
 دیوانا ہو گیا سو و اتوا خسر زنجیر پڑھ کر
 بلبل حنین دین کو ہر بہ بد شرابیان
 تجھ کھنہ نہ تاشا کرین محسوس ہوا کو
 صیاد کھنہ تو کن نے کبوتر کو دام میں
 افیون میں گر ملا کے تو زہد سے پیشراب
 فراد و قیس دونوں گئی سو و اکا ہر حال
 باتیں کہ ہر گنہگار وہ تری بھولی بھولیاں
 ہر بات ہر لطیفہ ہر یک سخن ہے رمز
 حیرت نے اس کو بند نہ کرنی وی پھر کعبہ

خدا جانو کہ کیا کیا صنوتین اس خاک گین بیان
 نہ سلجھیں تجھی ہے آہ سحر اس دلی گھڑیاں
 نہ مار و چوب گل مجھ کو غیر از مہر کو چھریاں
 متھاری سپر کھو دو نوین کس اکھڑیاں بیان
 نہ سمجھو کسی دل میں ہزاروں میں گرہ پریاں
 اگر سو و اکو چھری تو لڑا کو بول نہ پھریاں
 چمن میں لیکر چمکارتا کسی اکھڑیاں بیان
 پھر بھی تو ہوتا تھا ہر شب جہاں آباد کی گلیاں
 یہ غلط العالم ہر جگہ میں کہ صبر کی ہر گلیاں
 نھو ابرہہ میں اسطرح بجلی کی اچھلیاں
 نہ میں کھتا تھا ظالم کہ یہ باتیں سن بھلیاں
 ٹوٹی پڑی ہیں غنچوں کی ساری گلابیاں
 لیر زسیم و زرد سے ہر نور کلابیاں
 سکھلا دیاں ہیں دلی سے ہر صطربیاں
 مہر کی دین منگا کے تجھ ہم گلابیاں
 کیا کیا کیاں ہیں عشق و خانہ خرابیاں
 دل لیکے بولتا ہے جواب تو یہ بولیاں
 ہر آن ہر کتایہ و ہر دم ٹھٹھولیاں
 آنکھیں جب آرسی نی تیری کھنہ پھولیاں

ہر بات ہر لطیفہ ہر یک سخن ہے رمز حیرت نے اس کو بند نہ کرنی وی پھر کعبہ
 سنہوز آئینہ گرد اس غم سے اینو موصفہ کو ملتا ہے گرہ لاکھوں ہی غنچہ کی مہا ایکدم میں لکھو
 دیوانہ ان لکھوں کا ہر قسم ہر روح مجنونی چھری تلوار ہر گیر گل بلبل میں گلشن میں
 کھلائی گو کہ شائد سہم اپنی زلف کو عقدے تسلی اس دیوانی کی بھو بھولی کی تھروں کے
 نہ غنچہ گل کے کھلتے ہیں نہ زکس کے کھلے گیان کہیں محتاب نے دیکھا ہے اس خورشید تابان کو
 لب و لہجہ تر اس ہی کیس خیابان عالم میں تبسم یوں نمایاں ہر سہی آلودہ ہر مضمون کے
 دیوانا ہو گیا سو و اتوا خسر زنجیر پڑھ کر بلبل حنین دین کو ہر بہ بد شرابیان
 تجھ کھنہ نہ تاشا کرین محسوس ہوا کو صیاد کھنہ تو کن نے کبوتر کو دام میں
 افیون میں گر ملا کے تو زہد سے پیشراب فراد و قیس دونوں گئی سو و اکا ہر حال
 باتیں کہ ہر گنہگار وہ تری بھولی بھولیاں ہر بات ہر لطیفہ ہر یک سخن ہے رمز
 حیرت نے اس کو بند نہ کرنی وی پھر کعبہ

۲۴۹
 ۲۴۹

ہر بات ہر لطیفہ ہر یک سخن ہے رمز حیرت نے اس کو بند نہ کرنی وی پھر کعبہ
 سنہوز آئینہ گرد اس غم سے اینو موصفہ کو ملتا ہے گرہ لاکھوں ہی غنچہ کی مہا ایکدم میں لکھو
 دیوانہ ان لکھوں کا ہر قسم ہر روح مجنونی چھری تلوار ہر گیر گل بلبل میں گلشن میں
 کھلائی گو کہ شائد سہم اپنی زلف کو عقدے تسلی اس دیوانی کی بھو بھولی کی تھروں کے
 نہ غنچہ گل کے کھلتے ہیں نہ زکس کے کھلے گیان کہیں محتاب نے دیکھا ہے اس خورشید تابان کو
 لب و لہجہ تر اس ہی کیس خیابان عالم میں تبسم یوں نمایاں ہر سہی آلودہ ہر مضمون کے
 دیوانا ہو گیا سو و اتوا خسر زنجیر پڑھ کر بلبل حنین دین کو ہر بہ بد شرابیان
 تجھ کھنہ نہ تاشا کرین محسوس ہوا کو صیاد کھنہ تو کن نے کبوتر کو دام میں
 افیون میں گر ملا کے تو زہد سے پیشراب فراد و قیس دونوں گئی سو و اکا ہر حال
 باتیں کہ ہر گنہگار وہ تری بھولی بھولیاں ہر بات ہر لطیفہ ہر یک سخن ہے رمز
 حیرت نے اس کو بند نہ کرنی وی پھر کعبہ

ہر بات ہر لطیفہ ہر یک سخن ہے رمز حیرت نے اس کو بند نہ کرنی وی پھر کعبہ
 سنہوز آئینہ گرد اس غم سے اینو موصفہ کو ملتا ہے گرہ لاکھوں ہی غنچہ کی مہا ایکدم میں لکھو
 دیوانہ ان لکھوں کا ہر قسم ہر روح مجنونی چھری تلوار ہر گیر گل بلبل میں گلشن میں
 کھلائی گو کہ شائد سہم اپنی زلف کو عقدے تسلی اس دیوانی کی بھو بھولی کی تھروں کے
 نہ غنچہ گل کے کھلتے ہیں نہ زکس کے کھلے گیان کہیں محتاب نے دیکھا ہے اس خورشید تابان کو
 لب و لہجہ تر اس ہی کیس خیابان عالم میں تبسم یوں نمایاں ہر سہی آلودہ ہر مضمون کے
 دیوانا ہو گیا سو و اتوا خسر زنجیر پڑھ کر بلبل حنین دین کو ہر بہ بد شرابیان
 تجھ کھنہ نہ تاشا کرین محسوس ہوا کو صیاد کھنہ تو کن نے کبوتر کو دام میں
 افیون میں گر ملا کے تو زہد سے پیشراب فراد و قیس دونوں گئی سو و اکا ہر حال
 باتیں کہ ہر گنہگار وہ تری بھولی بھولیاں ہر بات ہر لطیفہ ہر یک سخن ہے رمز
 حیرت نے اس کو بند نہ کرنی وی پھر کعبہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وصل کی رات بھی محروم ہیں کیلئے بس کے
یا درستی میں بگبگو میں جان رو یا تھا
سوختہ میں تیری سو جو کھتو میں سوا نا تھہ بان
مہاجب فہم اس سو کھتے میں جو پیر سو و
اوس سو قد کی دوستی میں کچھ تر نہیں
اوس سنگدل کو حال پہ میرے نہ آیا رحم
یا قوت لعل یار سے بھتر نہیں ولے
کیون مجھ بگیناہ کو ناحق کر دی ہر قتل
قاصد کی کیا مجال جو اوس کو میں جا کر
میری طرف سے دیجو صبا گل کو یہ پیام
سو و انان ایسے تو دغا گل گفتگو
اسید وصل خبر طبع خام کچھ نہیں
وضع بہار و کچھ کے مانند آشبار
اوس شوخ پیو فاو فراموش کار سے
تا کہ غلط ہو مرغ گرفتار دام کا
سمجھاؤں اپنے کفر کے گرے فرشتہ کون
طاقت نہیں ہر اتنی کہ بر طاقتی کروں
دیکھنا نہ حال سو و اکا کو چر میں عشق کے
انجین بھی اوسکی آنکھوں سرگزشت ملا کرین

[illegible][illegible]

[illegible]

عبت تو سر کی میری ہر گھڑی قسم ست کما
مین ہون وہ نخل کہ جس نخل کو قیامت تک
جہان کی بیچ غم دل کمون سو میں کی سے
ہزار قول کہین یہ نباہ کا سودا
ہاڑی تو ابھی لعل کے دل بیچ دہری ہین
صد شکر کہ مر نیکا خلش اوٹھ گیا دل سے
اس باغین ہم سے نہ ملے سود کو سود کو
کاوش نہ میری دل سے ہر فرکانین کو تیر
سودا جو تیری بار کہ دل سے نہ گیا کوٹ
مین کس شعلہ کو کو سنیہ صد چاک کھلاؤ
گریبان چاک کہ ریجی میں آناہر کہ ایک دم میں
کری دعا نہ ہرگز ہم سے کیا ابر بایش میں
چمن میں پھر نہ بیٹھو شاخ گل پر پھو کو لہلہل
چل اوٹھ سایہ سر دیوار حرم کی شمع آتھک
بڑو دو لونگر ناگہ دوستی میں حلقہ الی سے
پرستش جھوڑ دی کعبہ کی سودا اشج لڑکو

مستم خدا کی تیرے دلمین اب وہ پیار نہیں
سہا کر کسی ہی آوے تو برگ و بار نہیں
سوا ی غم کے مرا کوئی انگسار نہیں
مجھے تیان کی محبت کا تبار نہیں
ہمنے تو ابھی موتی ہی آنکھوں میں بھری ہیں
جب سے ہو پیدایم اوسیدہ سرور ہیں
نے گلبن سبز نہ ہم نخل ہر دو میں
ابر و بھیگی مین صف ترکان پر ہرین
کیسا ہی دکھوٹا ہو میان ہم تو کھر کھر ہیں
جول تھا ایک سو تو بل بجا کیا تھا دکھانا
رسائی آہ کی تا دامنِ فدا دکھلاؤں
برای امتحان گردید ہنم ناں دکھلاؤں
جو اس گلرو کی کوچہ کا رخشاں دکھلاؤں
تجھے نیزنگی قدرت نیز تیاں دکھلاؤں
گل و بلبل کو کہ وہ روئی تشناں دکھلاؤں
جو میری دل میں استہم ت بیاں دکھلاؤں

رویت واو

و ما ع اصلاح رستگارانهین کهد و بالائی کو
غیر از یاد و محضون نرم گوین حلقه باقم

که فکر شعر را بسوقت میر و طبع عالی کو
تصور قالب بجان کردن دنیا خالی کو

[illegible]

۲۵۵
مقامت سبوتا

[illegible][illegible]

[illegible]

چمن کے زمزمی کرنا گرفتار لہوئی ست چوہو
 جزا و سکی جہان آباد کی یار لہوئی ست چوہو
 تجھی نامہ لکھوان اور نامہ بر میر اکبوتر
 شہار کاغذ آتش زدہ کے طع مضمط ہو
 کہ جس ساعت گلی لگنا مجھ پر ایسیر ہو
 مبادا منع نظارہ اشک آنکھو نہیں اگر ہو
 نہ کھینچا انتظار انا کہ تاپ یا کبوتر ہو
 دل یار سے پھٹے تو کسو سے رفو ہو
 سودا تو ہو و محبت یہ کہ جب اسمن تو ہو
 رو در میان نہ پتو کھین ہم کور و ہو
 اگر محکمے میں قاضی کی نور و ہو
 نشور دماغ مرغ چمن گل کے بو ہو
 آئندہ یہاں تلک تو کوئی خوب و ہو
 پر ہو یہ ڈر کہ اسکی بھی ایسی ہے خو ہو
 ہم خام فطر توں سے تری جت ہو
 اے بے ادب تو در دوسریں بد و ہو
 ہو وین نہ ہم کھین کی اگر تو کین نہ ہو
 پیاری عتقار ہی ماتہ کی وہ آستین ہو
 سننا نہیں کسو کی میرا رکھ کہ ہو

۲۵۹ کتابت سید

چہ چاہے وہ کہان دم عسی سووم ہو
 اس درد دل سے موت پو پادل کو تاب ہو
 قسمت کا جو لکھا ہو اکی اشتاب ہو
 اس کنگش کے دام سے کیا کام تھا این
 اسی نالہ مست بہک ہو علی کہ جگرے تو
 موت سے گرجا ہے اڑی نظرت سے تو
 دامن مکان اشک سے قدم کی پا
 اکھین چراغ نخت دل استنہرے تو
 جو مری نرینا دل استنہرے تو
 جس عیار سے دل اذام قفس سے تو
 اسیری یہی ہے من کو اذام قفس سے تو
 دولت باد از من تو کاشم کا مال

[illegible]

مسطرد دل کو پر یکایک بساط دودوران
 ناز و صواب کھان قفله کو لاد بوج
 کمال دین تری بندہ یسند ساز
 جودم کج چمن بین بلب چو سواد

۲۶۲

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

گیا مضمون دینا سر ہا سودا سوتانہ
مژگان نہ بین جسکے بخت جگر آلودہ
جس سے نہوا تجھ بن دامان و پر آلودہ
ٹپکے ہے ابھی قطر آہ اثر آلودہ
ہوئی لب زخیم دل شکوہ گر آلودہ
نک رہ کہ ابھی ہونین گرد سفر آلودہ
رڑتا ہوں نہوسر ز داہ اثر آلودہ
لب عشق کے ساغر ظالم نکر آلودہ
ناحق کی بلا میں تو ہر کس قدر آلودہ
خوناب کے قطر دن سے شام و صبح آلودہ
لوہو سے تیرے سر کے دیوار و در آلودہ
کتنا ہر نہو وی کا بار و گر آلودہ
یہ ہے کہ ماود ہر دہویا و وہیں دل آلودہ
پاؤں سے جو تو خون میں ہر نا لب آلودہ
اتنا ہے کہا بھر کر آہ اثر آلودہ
ہر کام و دہن جن کا شند و شکر آلودہ
وی ہر باد صبح کو گلزار کے باغ آلودہ
دیکھ پاؤں کا کھین گرتی موندہ کو آلودہ
ہاتھ میں نشانی کی جب دیکھ گئی آلودہ

خواتین سودا

۲۹۲

یاد می بخوان اسک
کیا کیا ملین بن خاکین بیان صورتی
خود رشید کی کون ۳ بنین کلا
تقابل بنین کو کوئی ۳ بنین کلا
من سے گزرتے تعلقات کے دلا
زاد بنیہ کھنچا توں سے
عادر سے بن چنچن توں سے
نفل لک کے کچھ ایام تک سے
میں ایام کی دن کچھ عا جانی میں
کے کیا توں کی کچھ

ہا کیونکہ نہ میں اس رشک سے کاٹوں اپنے
 فرصت اتنی بہین رگمتی گل و غنچہ کی بہار
 تجھ کو یوسف کی خبر ہے کہ نہیں آیتوب
 شب تری پاؤں سی لگتی ہے چوری چور
 نہ صحتار تیار اب کے کرو گیا اوکو
 شیخنا بزم میں رہو چہا اپنی ریش
 نشاء مردان تری امداد گریگے سووا
 مجھ سے یہ لیے پہر ناتلوار بہت تحفہ
 بیمار کو تجھ غم کے دینی تھے دوا کوئی
 دیکھے سے شفا جنکے ہوتی ہر مریضونکو
 احوال میرا کہہ معذور کیا اوکو
 دل سے رنگین سے لیر ہے سووا کا
 سووا سحر کماٹنے کچھ ہم بھی سمجھتے
 راز اپنے چہا ہم سے غماز سے کدینا
 وہ شمع کہ لب جسکے ہیں شمشاد خون حق
 معقول ہیں یہ باتیں ہو حسین لہو کی بو
 سنکر یہ سخن مجھے بولا تبسم ہو
 جب خوش ہو تو دگی کی ایک بار سویتھفہ
 چپ ہو تو بری دلمین بولے تو زبان اوپر

لگ گیا شانہ تری زلف کی ہوا تھون ہاتھ
 جھکو پونچا دو منان جام و سہو ہاتھون ہاتھ
 بک گیا مہرین وہ روی نیکو ہاتھون ہاتھ
 ایک ہے دزد خا باندہ لی تو ہاتھون ہاتھ
 لکھیا تھنے گریبان کور تو ہاتھون ہاتھ
 کر تیرک ہے یہ لجاوین گرو ہاتھون ہاتھ
 باندہ لے چلکے جو تیرا ہو عدو ہاتھون ہاتھ
 مقتول قتل اوپر ہر بہت تحفہ
 کیا کیے غرض تھے وہ غمخوار بہت تحفہ
 رہتا ہے اون آنکو بجا بیمار بہت تحفہ
 اغیار تو تھتی ہے تھی پر یار بہت تحفہ
 اس غنچہ میں پہولے ہے گلزار بہت تحفہ
 پر تو تو نظر آیا اسے یار بہت تحفہ
 اخفا تو عجب متناس ہے اظہار بہت تحفہ
 بوسے کے طلب اس سے ہر یار بہت تحفہ
 اسے زندگی کہنے سے بیزار بہت تحفہ
 دیوانے تو ہم تو ہی ہو شیار بہت تحفہ
 رنجش تو کون کس سے ہے پیار سویتھفہ
 خاموشی میں وہ خوبی گفتار سویتھفہ

ہا کیونکہ نہ میں اس رشک سے کاٹوں اپنے
 فرصت اتنی بہین رگمتی گل و غنچہ کی بہار
 تجھ کو یوسف کی خبر ہے کہ نہیں آیتوب
 شب تری پاؤں سی لگتی ہے چوری چور
 نہ صحتار تیار اب کے کرو گیا اوکو
 شیخنا بزم میں رہو چہا اپنی ریش
 نشاء مردان تری امداد گریگے سووا
 مجھ سے یہ لیے پہر ناتلوار بہت تحفہ
 بیمار کو تجھ غم کے دینی تھے دوا کوئی
 دیکھے سے شفا جنکے ہوتی ہر مریضونکو
 احوال میرا کہہ معذور کیا اوکو
 دل سے رنگین سے لیر ہے سووا کا
 سووا سحر کماٹنے کچھ ہم بھی سمجھتے
 راز اپنے چہا ہم سے غماز سے کدینا
 وہ شمع کہ لب جسکے ہیں شمشاد خون حق
 معقول ہیں یہ باتیں ہو حسین لہو کی بو
 سنکر یہ سخن مجھے بولا تبسم ہو
 جب خوش ہو تو دگی کی ایک بار سویتھفہ
 چپ ہو تو بری دلمین بولے تو زبان اوپر

۲۶۴

ہا کیونکہ نہ میں اس رشک سے کاٹوں اپنے
 فرصت اتنی بہین رگمتی گل و غنچہ کی بہار
 تجھ کو یوسف کی خبر ہے کہ نہیں آیتوب
 شب تری پاؤں سی لگتی ہے چوری چور
 نہ صحتار تیار اب کے کرو گیا اوکو
 شیخنا بزم میں رہو چہا اپنی ریش
 نشاء مردان تری امداد گریگے سووا
 مجھ سے یہ لیے پہر ناتلوار بہت تحفہ
 بیمار کو تجھ غم کے دینی تھے دوا کوئی
 دیکھے سے شفا جنکے ہوتی ہر مریضونکو
 احوال میرا کہہ معذور کیا اوکو
 دل سے رنگین سے لیر ہے سووا کا
 سووا سحر کماٹنے کچھ ہم بھی سمجھتے
 راز اپنے چہا ہم سے غماز سے کدینا
 وہ شمع کہ لب جسکے ہیں شمشاد خون حق
 معقول ہیں یہ باتیں ہو حسین لہو کی بو
 سنکر یہ سخن مجھے بولا تبسم ہو
 جب خوش ہو تو دگی کی ایک بار سویتھفہ
 چپ ہو تو بری دلمین بولے تو زبان اوپر

ہا کیونکہ نہ میں اس رشک سے کاٹوں اپنے
 فرصت اتنی بہین رگمتی گل و غنچہ کی بہار
 تجھ کو یوسف کی خبر ہے کہ نہیں آیتوب
 شب تری پاؤں سی لگتی ہے چوری چور
 نہ صحتار تیار اب کے کرو گیا اوکو
 شیخنا بزم میں رہو چہا اپنی ریش
 نشاء مردان تری امداد گریگے سووا
 مجھ سے یہ لیے پہر ناتلوار بہت تحفہ
 بیمار کو تجھ غم کے دینی تھے دوا کوئی
 دیکھے سے شفا جنکے ہوتی ہر مریضونکو
 احوال میرا کہہ معذور کیا اوکو
 دل سے رنگین سے لیر ہے سووا کا
 سووا سحر کماٹنے کچھ ہم بھی سمجھتے
 راز اپنے چہا ہم سے غماز سے کدینا
 وہ شمع کہ لب جسکے ہیں شمشاد خون حق
 معقول ہیں یہ باتیں ہو حسین لہو کی بو
 سنکر یہ سخن مجھے بولا تبسم ہو
 جب خوش ہو تو دگی کی ایک بار سویتھفہ
 چپ ہو تو بری دلمین بولے تو زبان اوپر

تجھے جو کہتے ظالم اوسکو تو برفندی اعتبار
 چلو ہر جس ظالم کو کوئی بس عشق بگیس کا
 فلک نے فتنہ تو کیا کیا ہم بھینچا نام آور
 میں اوسکو شرح سوز دل کو کس طرح کہہ بیچون
 اسیری مانع خوش طالعی کچھ بونہیں سکتی
 جوتی ہے سنجوسی یہ دور میں ساتی تری باہر
 فقیر اب جانی سودا ہوا کسکی آنکھوں پر
 بولا وہ جسی تیری تصویر لفظ آئے
 دی نا لو جو موم اکثر کرتے ہیں پھاڑو وٹو
 میں نگ رخ عاشق مانند طلا دیکھا
 حلقہ جو پتر باہم ہے جا کر گرفتاری
 دل ایندوہ جو چاہو تیر کر وہم کو
 کچھ اوسکی نگہ کا ایک میں ہیں نہ سخن بون
 مستو کی سخن ہو سو وایہ بہت بجا
 سو وری کی میری حب کو تدبیر نظر آئی
 قتل پر میرے آکر انصاف لگا کر فر
 نامہ کا جواب انچو آتے نہ کہہو دیکھا
 کرتے ہو مراد اکب بیمار غم انچو کا
 خول بھر ہنیں سکتی تجھے وہ دعا ہرگز

خدا جانو بلا کیا لاینگی یہ سیری خود کوئی
حمایت او سکو کسکی اور او سکی لاکہ بیڑیا
جو دیکھا عشق کا فتنہ تو ہر سب بڑا نامی
زبان شمع تک کٹی ہو و تاب ہو کی بیانی
نہیکھایا ز دست شاہ پر وہ جو ہنود می
بجا ہر اب جو ہر لاکو کہیے مولوی جامی
سنا ہر آج یوں کپڑوں رنگین اور با جامی
یہ خواب زینجا کے قبہ نظر آئی
اونکے نہیری دلمین تاشہ نظر آئی
گر درہ عشق اسے دل اکسیر نظر آئی
آنکھوں میں کچھ رونے میں نہ بخیر نظر آئی
اس امر میں اپنی ہے تقیر نظر آئی
محکود و جہانکی وہاں تسخیر نظر آئی
واعظ کی تو باتو نہیں تذویر نظر آئی
شمس کی جوہر کی بخیر نظر آئی
تقصیر سے جہاں کے تقدیر نظر آئی
قاصد ہر کی گلیوں میں تشہیر نظر آئی
جب کام ہوا آخر تدبیر نظر آئی
جس سے کہ بیان پھرتی تقدیر نظر آئی

10

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

جتنے ہیں کام تری سو پند کو سو و ا
 عاشق تھا کبھی تجھ پر یہ پھر مل تو وہی ہے
 خورشید کو کیا روجہ ترا چہ لہر ہو و
 کب کو سکے دہنچ اداسے ہو جو کچھ کام
 ہو و بنگی تری کوچی بین یوں دل تو ہزاروں
 خواہی کو تبدیل کر گئے تھی جو کچھ مین
 کیا فائدہ گر خلق پر ہا بر ہے میرا حال
 کیا جانیو جو کچھ مین ہے ابھی ہے یہ کس سے
 خوار کیا کرانے دلایار سے شکوہ
 سو و ا کی اذیت سے کیا ہو تھیں حاصل
 کیا کیسے اپنا حال جو کچھ ہو سو ہو ہے
 مانگا کچھ کسو سے کھوٹے زریہ پر خ
 کیا گفت و گوی بر مین دیکھا کلام شیخ
 کیا سمجھے بت پرستی کو میری خدا پرست
 کس خبر ہو یار کو تشبہ دیکھے
 کوئی تو مثل مھر کھی کوئی مثل ماہ
 شعر و سخن تو سو و ا پر موتوں کچھ مین
 اگر شہ حسن کا ایک نشان باقی ہے
 امید جیو گئی اپنے کہان ہے بیل کو

تیری تدریس سے تقدیر بہت ابھی ہے
 کو عشق مینیں سین و لہر دل تو ہی ہے
 عکس آئینہ مین دیکھ مقابل تو وہی ہے
 گونہ غم نہ معلوم ہو قاتل تو وہی ہے
 میرا جو دل ایک اومین ہے بسمل تو وہی ہے
 اب میری ملاقات کی بایل تو وہی ہے
 جو چاہیے آگاہ سو غافل تو وہی ہے
 جس گل سے بنا جسم ترا گل تو وہی ہے
 سو و ا جو ہوا عشق مین کامل تو وہی ہے
 جو چاہو سو دل پر کروائل تو وہی ہے
 دلمین میری خیال جو کچھ ہو سو ہو ہے
 اندر سے سوال جو کچھ ہو سو ہو ہے
 ناحق ہے قیل و قال جو کچھ ہو سو ہو ہے
 اس کام کا مال جو کچھ ہے سو ہو ہے
 وہ حسن ہمیشہ ال جو کچھ ہے سو ہو ہے
 اوس شیخ کا جمال جو کچھ ہو سو ہو ہے
 اوس یار کا کمال جو کچھ ہو سو ہو ہے
 منون فرغیت کیونکر کہ ان باقی ہے
 چمن تو پھر بھی ہو گراغبان باقی ہے

سب کام تری سو و ا کی اذیت سے کیا ہو تھیں حاصل
 کیا کیسے اپنا حال جو کچھ ہو سو ہو ہے
 مانگا کچھ کسو سے کھوٹے زریہ پر خ
 کیا گفت و گوی بر مین دیکھا کلام شیخ
 کیا سمجھے بت پرستی کو میری خدا پرست
 کس خبر ہو یار کو تشبہ دیکھے
 کوئی تو مثل مھر کھی کوئی مثل ماہ
 شعر و سخن تو سو و ا پر موتوں کچھ مین
 اگر شہ حسن کا ایک نشان باقی ہے
 امید جیو گئی اپنے کہان ہے بیل کو

سب کام تری سو و ا کی اذیت سے کیا ہو تھیں حاصل
 کیا کیسے اپنا حال جو کچھ ہو سو ہو ہے
 مانگا کچھ کسو سے کھوٹے زریہ پر خ
 کیا گفت و گوی بر مین دیکھا کلام شیخ
 کیا سمجھے بت پرستی کو میری خدا پرست
 کس خبر ہو یار کو تشبہ دیکھے
 کوئی تو مثل مھر کھی کوئی مثل ماہ
 شعر و سخن تو سو و ا پر موتوں کچھ مین
 اگر شہ حسن کا ایک نشان باقی ہے
 امید جیو گئی اپنے کہان ہے بیل کو

اسدل کو تری دشمنی دکن نیکن ہے
 سو و ا یہ مہرین آتش کی کی چاہو زینت
 دل مینیں آتش کی کی چاہو زینت
 دیکھو تو کھین کوئی شہ بازادہ ہر ہے
 سب کام تری سو و ا کی اذیت سے کیا ہو تھیں حاصل
 کیا کیسے اپنا حال جو کچھ ہو سو ہو ہے
 مانگا کچھ کسو سے کھوٹے زریہ پر خ
 کیا گفت و گوی بر مین دیکھا کلام شیخ
 کیا سمجھے بت پرستی کو میری خدا پرست
 کس خبر ہو یار کو تشبہ دیکھے
 کوئی تو مثل مھر کھی کوئی مثل ماہ
 شعر و سخن تو سو و ا پر موتوں کچھ مین
 اگر شہ حسن کا ایک نشان باقی ہے
 امید جیو گئی اپنے کہان ہے بیل کو

سب کام تری سو و ا کی اذیت سے کیا ہو تھیں حاصل
 کیا کیسے اپنا حال جو کچھ ہو سو ہو ہے
 مانگا کچھ کسو سے کھوٹے زریہ پر خ
 کیا گفت و گوی بر مین دیکھا کلام شیخ
 کیا سمجھے بت پرستی کو میری خدا پرست
 کس خبر ہو یار کو تشبہ دیکھے
 کوئی تو مثل مھر کھی کوئی مثل ماہ
 شعر و سخن تو سو و ا پر موتوں کچھ مین
 اگر شہ حسن کا ایک نشان باقی ہے
 امید جیو گئی اپنے کہان ہے بیل کو

۲۶۶
 گلستان سو و ا

بہشتیہ لہجہ خفا کرنا نہایت عجیب ہے
 کہ جو کچھ کہتا ہے وہ سب کچھ ہی کہتا ہے
 اور اس کی ہر بات میں ایک نیا ہیرو پیدا ہوتا ہے
 اور اس کی ہر بات میں ایک نیا ہیرو پیدا ہوتا ہے

جیسا چمن میں چھوڑ کر ہم اشیان چلے
 کیا لایا تھا ہمنو اور بخت جو کوئی خار
 ہر بات میں ہے ایسی کثر نوبت اسکو یاد
 غافل ہماری آہ سے رہنا نہ فی خطر
 جانیکو اپنے گھر سے کہے تھا تو اور ہم
 سینہ مفارقت سے منور رنگان کو داغ
 راہ عدم بھی زور ہو سو واکہ بسکینچ
 جاتو رہن لوگ قافہ مکہ کو پیش پس چلے
 کہیو صبا سلام ہمارا بہار سے
 اسے غنچہ آنکھ کھول کوٹک تو چمن کو دیکھ
 تیسو چمن کو میں بسر و چشم اصحا
 نکلا جودل سے نالا تو سینہ سے دور انگ
 صیاد اب تو کچھ قفس سے بہین رہا
 کام اس گلی میں سرسبز سو واکہ بکا
 یا جس سے خوش رہے ہر محکودہ آئین چاہے
 مرتبہ تجھ حسن کا ہر زینت ہو رہے
 پچھن چین گرے تو دل پر تبسم کو بکھ
 ہم دعا تو مانگین اپنے عقین پر سامان
 میں کہا اس شوخ سی ہم بھی کھو ہوتا دن

ایک مصنف نے بھی نہ پوچھا کہاں چلے
 جون گل ہم و سکواغ سے واسن نشان چلے
 مقرر کھیلے کہ جسکی زبان چلے
 کہ خون ایسی تیسے جو سب کھان چلے
 دنیا سے تیز جو رکے ماتہ ایسیاں چلے
 آتش نشان رہے کہ جب کاروان چلے
 جسطرح پسہ جائے وہیں جوان چلے
 دنیا عجیب سما ہے جان آکی بس چلے
 ہم تو چمن کو چھوڑ کے سو ز قفس چلے
 جمعیت دلی پر ترسے پھول نہیں چلے
 مانون ہزار بار اگر دل سے بس چلے
 سن مردان قافہ لایک جس چلے
 طالم پھر تک پھر تک کریدال گس چلے
 کیا تاب کیقدم جواد سپر لایک جس چلے
 اس سوا طالب نہ دنیا کا ہونے دین چلے
 پھر خورشید کو دستار زرین چلے
 باد کش میں ہم کرک کو ترش و شیر چلے
 لاکھ اہل دل ہمیں کہنے کو آہن چاہیے
 ہنس کے یوں بولادل عاشق تو گلین چلے

نہایت عجیب ہے کہ جو کچھ کہتا ہے وہ سب کچھ ہی کہتا ہے
 اور اس کی ہر بات میں ایک نیا ہیرو پیدا ہوتا ہے
 اور اس کی ہر بات میں ایک نیا ہیرو پیدا ہوتا ہے

فہیات سودا

کوئی بھی نہ پوچھا کہاں چلے
 کہ جو کچھ کہتا ہے وہ سب کچھ ہی کہتا ہے
 اور اس کی ہر بات میں ایک نیا ہیرو پیدا ہوتا ہے
 اور اس کی ہر بات میں ایک نیا ہیرو پیدا ہوتا ہے

بہشتیہ لہجہ خفا کرنا نہایت عجیب ہے
 کہ جو کچھ کہتا ہے وہ سب کچھ ہی کہتا ہے
 اور اس کی ہر بات میں ایک نیا ہیرو پیدا ہوتا ہے
 اور اس کی ہر بات میں ایک نیا ہیرو پیدا ہوتا ہے

[illegible]

این منتظر اس دم که در این دین
 ایام دهده نام تلک ناسی کدوس
 ایام دهده نام تلک ناسی کدوس
 ایام دهده نام تلک ناسی کدوس

جہاں وعدہ داد و وعظ عالم سے ہو وہ دنیا کا اپنے
مخاطب کی جین ہے

برہمن کفر کو اور شیخ سن اسلام تاج بیٹھ کر
 کیا ہر دل نورِ ستغنی وصال یارِ سرِ ہما کو
 سترِ دل سے بھی ہم ہر گر تر تزیینِ ندم ہوتے
 ہو ابو ویکا کیا کیا مژدہ پر مور و مطلق کا
 مجرم ہون میں تو کمد و مکانات کو لیے
 وہ رات و صلح و ست کی یارب بنو نقیب
 چاہو مدد جو غیر سے اغیار کر لیے
 طوبیٰ تلمیٰ میں بیٹھ کے رو کو گنجا زار زار
 اگر تھی اس شعلہ سے ہیما ت منور پائے
 جی کی جی ہی میں رہتی یا میری بالین تک
 دل نہ لگا وہ کسو کو تو رہے کا غنیم
 واجب القتل تو ہم تھوہر پر اتھو جلدی
 گل و بلبل کی بھی غلو ہوں محرم آتے
 لے گئے حجرِ مینِ خادم کو کہ ہم چاہتے
 دل میرا ہر نہ کیا دیر نگہ نہ او سکے
 منظر بات اجابت پر ہر شب کو نین
 تیرے واسوخت و خالی میں نہ پایا کوئی
 ہاں مقید و رکھی سے مروت پیش آ
 حرکت جو ہر تباہ کے سوا دوسرے الفت

جو نکتہ صل کرو ان پر کہو اسماء کا اپنے
تصور و دلیل منت رہتا ہوا اس ولد کا اپنے
جو ہو تو گوہر بہتر تو بہتر سے مستم ہوئے
خبر کن حال بیاہن کی طرح کن کا شہم ہوتے
مومنہ میں خدانے دی ہر زبان بات کے لہر
بہر عمر بیٹھے رویے جس بات کر لیے
تو میں ہی بارگاہ مہین و دھپار کے لیے
جنت میں تیرے سایہ دیوار کے لیے
ہو وہ پر واز جسے رات نہوڑ پائی
پہنچا او سوقت کہ کہ بات نہوڑ پائی
کہ میرے دل کی مکافات نہوڑ پائی
یا رقص سیر بھی اثبات نہوڑ پائی
اس چین میں سپرد اوقات نہوڑ پائی
شیخ صاحب سر کرات نہوڑ پائی
ہے وہ مسجد کہ حجابات نہوڑ پائی
بیدار غیسی سناجات نہوڑ پائی
شیخ ہی سیکلے میری اپنا بھی روزگار ہے
سنگ ہو آئینہ دل کی لہر پر ہے
سمجھے ناز حقیقت میں ہر وہ بد خوئی

جواب

٢٦٢

حال میری ہو ایک غنڈہ زنان ہر قسم
تیرے وعدہ کا کچھ کیونستہ ہو کہ پتلا
جسکے خون غنڈہ زبان زیر زبان ہو کہ پتلا
قائل خلق جوئی شیخ پر شکل اس کی تو
مہوشان میں جو کئی شکل ہر قسم
گاہ نظر دن سے نہان گاہ عیان ہو کہ
جب کسی نرم بین آتا غنڈہ زنان ہو کہ
چھٹی ہی خلق کا دامن جھینون کا ذکر
ایک سو و اسی دعا گو کہ جسکے بیان ہو کہ
ازدشنام کیسکا کہ ان کے پیش حق بین
جنہ بندہ ایک اظہار ہے
خاطر کا ایک کیسکا ہے

[illegible]

بن جو کل طلب ابویا
 غار یون جنگ میں
 شمسان دور تار
 اشک میں گرتے
 قوسے بن گئے
 دامن شعلہ میں
 خون اس شمع میں
 ہوئے دیکھتے
 تو ہم نے
 دیکھ لیتے ہیں
 باغبان کا
 باغبان کا

۱۰۰

۲۴۷

[illegible]

بسکہ بیان ہر دم گرہ یک آہ آتشبار
 ایک وہ رسوا خراب کو چہ و بازار
 مژدہ باد امی مرگ عیسے آپ پر ہمایا
 زعفرانی جب سوا سکا چہرہ گلنار
 گل کو انبوہ و کیتا ہون بیل گلزار
 داد رس کا آہ و نالہ آسمان پار ہے
 اس کے نیزنگ فلک سے ہر ملک خوبار ہے
 انبوہ چاہنے کی طالع کی طرح بیدار ہے
 پیشکش اپنا گر بیان کرنے میں ناچار ہے
 حبیب کا بکھر امو اچاتی پہر ایک تار ہے
 جام ہے اوس صحت دیوانہ بدر گستاخ ہے
 کوئی کرتا ہر صاحب کوئی منت دار ہے
 سجدہ گاہ سنگ ہر بابو سہ کا غار ہے
 نامی اس کوچی میں ہواور و امن بازار ہے
 لالہ و نسرتین ہو نہ گو و امن کسار ہے
 آنکہ اینہر کوئی کہ ایک پیالہ او دہر تیار ہے
 گلزار کی حسد رانی کے در پی ہمار ہے
 سو مگڑی ورنہ تجویہ دل غنچہ دار ہے
 یہاں نرغ و خار خطیم ہوا بیکار ہے

[illegible]

[illegible]

سارے انھوں کو تصور میں لے کر دیکھو کہ ان کا حال کیا ہے
 یہ تو ایک ایسا دردناک منظر ہے کہ دیکھ کر دل ٹوٹ جائے
 ان کے دل میں تو یہ سوچا جا رہا ہے کہ اگر میں بھی
 ایسی حالت میں آجائی تو میری زندگی کیا بن جائے
 یہ تو ایک ایسا دردناک منظر ہے کہ دیکھ کر دل ٹوٹ جائے
 ان کے دل میں تو یہ سوچا جا رہا ہے کہ اگر میں بھی
 ایسی حالت میں آجائی تو میری زندگی کیا بن جائے

قسمت جان تہاں میری خون جگر میں ہے
 شیون و ہر کی طرح سے ہر ایک گھر میں ہے
 جھکا ہوا رنگ کا ایک شت زر میں ہے
 قاضی بھی قنوی دعو ہے کہ خیر اسکی نہیں ہے
 دیوانہ بجا رہو دہشتیہ نظر میں ہے
 جلوہ تری قامت کا اسی بار نظر میں ہے
 شکے جہاں اپنا کردار نظر میں ہے
 بنا کی ہر ایک پل دیدار نظر میں ہے
 ایک شہیم نوہر کی دستار نظر میں ہے
 یک راہ عدم یار و حین نظر میں ہے
 جز داغ کمین او سکا سو فار نظر میں ہے
 اس تار کا کب تیری لبتار نظر میں ہے
 ہولاکہ ہمارے وہ بیمار نظر میں ہے
 نظیر کبر خدا کا ظہور دیکھا ہے
 کس نے بھی برج شمع نور دیکھا ہے
 نشہ میں آج میں زاہد کو چور دیکھا ہے
 یہ تیری عہد میں ظالم تصور دیکھا ہے
 پر اپنا رزق بچشم تنور دیکھا ہے
 سر پر پو کسو ہم سرور دیکھا ہے

خوان فلک ہے نصرت ابوان سر پر توبہ
 تینا ہلال ماہ محرم ہے اسکے حاتمہ
 جون غنچہ ہو گرہ میں تو کراس چمن کی سیر
 سووا کی بخوری سے ہر توبہ پذیر خلق
 تجھ عشق سے سووا کا انکار نظر میں ہے
 خاطر میں قیامت کو کیا لائیگی وہ جب کے
 مستوجب آمرزش ہیں وہ زجباب حق
 اوسر جو ہیں نابینا وعدہ ہے قیامت کا
 ست پوچھ کہ کس شے پر می قرض پڑ ہیں بند
 ہر کو پڑھتی ہیں سوطح کا اولجسیہ
 سنیہ سو کھینچے کیونکر عاشق کی خدیگ عشق
 کتنا تہا نہ نہیں ای دل خستہ میں محبت کے
 پوچھا میں عیادت کو چلن ہر تو سووا کی
 ہم آج ایک صنم میں غرور دیکھا ہے
 قسم دے مجلسوں کو کہ تیری آمد میں
 کرشمہ پیرخان کا ہر یہ کہ بر در ویر
 کشندہ یاب کا مٹیا ہے باپ بیلی کا
 نظر تو شیخ کو رہتے من دسلوا پر
 جو پوست تخت پہ ہر خوش گداہ شاہوگنا

یہ تو ایک ایسا دردناک منظر ہے کہ دیکھ کر دل ٹوٹ جائے
 ان کے دل میں تو یہ سوچا جا رہا ہے کہ اگر میں بھی
 ایسی حالت میں آجائی تو میری زندگی کیا بن جائے
 یہ تو ایک ایسا دردناک منظر ہے کہ دیکھ کر دل ٹوٹ جائے
 ان کے دل میں تو یہ سوچا جا رہا ہے کہ اگر میں بھی
 ایسی حالت میں آجائی تو میری زندگی کیا بن جائے

۲۷۶

یہ تو ایک ایسا دردناک منظر ہے کہ دیکھ کر دل ٹوٹ جائے
 ان کے دل میں تو یہ سوچا جا رہا ہے کہ اگر میں بھی
 ایسی حالت میں آجائی تو میری زندگی کیا بن جائے
 یہ تو ایک ایسا دردناک منظر ہے کہ دیکھ کر دل ٹوٹ جائے
 ان کے دل میں تو یہ سوچا جا رہا ہے کہ اگر میں بھی
 ایسی حالت میں آجائی تو میری زندگی کیا بن جائے

تقریب سہرا پاک سو داس تری ہو
 ترغیب نگر مجک و دان چلنی کی اے سو د
 داردین ہوا او سک کل گرین تو یہ دیکھا
 ہر بات پہ ہر میری اور فوسر او سر چشمک
 غیر او سکے اشاریہ جب کر لگو نو کین
 ایک اونین سے یون بولا کیون جاتو تم ہو
 او س شوع فریہ سنکر بولا کہ خدا سو ڈر
 پس غور کر اے نادان جس گھر میں یہ ہو
 ہم سر لالچ پہ ارادہ کچھ اگر او سکا ہے
 آگے کیا خیر ہو جسکو بتاؤن ہیہ بات
 جان تک چاہے اگر وہ تو ہر مذہب حاضر
 کیا مزاج او سکے بتاؤن کہ عجب آتش ہے
 حسن او سکے ہر اند و نوین دنات کا فن
 کیا ہر تہہ حسن کو تیرنگہ بد سو خطہ
 یہاں خانہ آفت ہر جس کہتے ہیں دل
 میں نہ کہتا تھا دلا او س نہ لگ چلتا تو
 ہر کسی کا نہ پڑ کر کوچین اس کے قدم
 شہرہ پایا ہر زبیں تنہ خون او سکے
 چشم پر اب سر سو و اکی نہ چکا کہو اشک

ایک صف میں ابرو کی دیوان ہلالی ہے
 او س یار نے اب ہر یہ چیل نکالی ہے
 تیوری سی چڑھا صورت کچھ اونہالی ہے
 چھہ پر وہ کنایا ہر نوکر پہ جو گالی ہے
 اونٹنا میں یہ کہارت میان مرغ کی پالی ہے
 جاؤ گھر تو یہ مجلس بہر لطف ہر خالی ہے
 سر پرست بلا اپنی چون تون کی مین آلی ہے
 دھانجا کے خوشی آنا یہ خام خیالی ہے
 گر میں جو کچھ ہر سمیت اپنی یہ گھروسکا
 نہنیں معلوم جو منظور نظر او سکا
 دل او سو ہوے جو کوئی تو جگر او سکا
 شعلہ طور ہے شاید کہ شر او سکا
 شمس مجسم نہ او سکا نہ قمر او سکا
 داغ اس دل پہ جو ہر سنیہ سپر او سکا
 حلقہ چشم کا دیکھا میں وہ ڈر او سکا
 بات جو سو و اکی مانہ نہ سزا او سکا
 جو دم تیغ پہ چلتا ہو گدرا او سکا
 اس قدر دل میں خلاق کی خطر او سکا
 صورت کا مینہ کچھ دیدہ ترا او سکا ہے

ایک صف میں ابرو کی دیوان ہلالی ہے
 او س یار نے اب ہر یہ چیل نکالی ہے
 تیوری سی چڑھا صورت کچھ اونہالی ہے
 چھہ پر وہ کنایا ہر نوکر پہ جو گالی ہے
 اونٹنا میں یہ کہارت میان مرغ کی پالی ہے
 جاؤ گھر تو یہ مجلس بہر لطف ہر خالی ہے
 سر پرست بلا اپنی چون تون کی مین آلی ہے
 دھانجا کے خوشی آنا یہ خام خیالی ہے
 گر میں جو کچھ ہر سمیت اپنی یہ گھروسکا
 نہنیں معلوم جو منظور نظر او سکا
 دل او سو ہوے جو کوئی تو جگر او سکا
 شعلہ طور ہے شاید کہ شر او سکا
 شمس مجسم نہ او سکا نہ قمر او سکا
 داغ اس دل پہ جو ہر سنیہ سپر او سکا
 حلقہ چشم کا دیکھا میں وہ ڈر او سکا
 بات جو سو و اکی مانہ نہ سزا او سکا
 جو دم تیغ پہ چلتا ہو گدرا او سکا
 اس قدر دل میں خلاق کی خطر او سکا
 صورت کا مینہ کچھ دیدہ ترا او سکا ہے

ایک صف میں ابرو کی دیوان ہلالی ہے
 او س یار نے اب ہر یہ چیل نکالی ہے
 تیوری سی چڑھا صورت کچھ اونہالی ہے
 چھہ پر وہ کنایا ہر نوکر پہ جو گالی ہے
 اونٹنا میں یہ کہارت میان مرغ کی پالی ہے
 جاؤ گھر تو یہ مجلس بہر لطف ہر خالی ہے
 سر پرست بلا اپنی چون تون کی مین آلی ہے
 دھانجا کے خوشی آنا یہ خام خیالی ہے
 گر میں جو کچھ ہر سمیت اپنی یہ گھروسکا
 نہنیں معلوم جو منظور نظر او سکا
 دل او سو ہوے جو کوئی تو جگر او سکا
 شعلہ طور ہے شاید کہ شر او سکا
 شمس مجسم نہ او سکا نہ قمر او سکا
 داغ اس دل پہ جو ہر سنیہ سپر او سکا
 حلقہ چشم کا دیکھا میں وہ ڈر او سکا
 بات جو سو و اکی مانہ نہ سزا او سکا
 جو دم تیغ پہ چلتا ہو گدرا او سکا
 اس قدر دل میں خلاق کی خطر او سکا
 صورت کا مینہ کچھ دیدہ ترا او سکا ہے

ایک صف میں ابرو کی دیوان ہلالی ہے
 او س یار نے اب ہر یہ چیل نکالی ہے
 تیوری سی چڑھا صورت کچھ اونہالی ہے
 چھہ پر وہ کنایا ہر نوکر پہ جو گالی ہے
 اونٹنا میں یہ کہارت میان مرغ کی پالی ہے
 جاؤ گھر تو یہ مجلس بہر لطف ہر خالی ہے
 سر پرست بلا اپنی چون تون کی مین آلی ہے
 دھانجا کے خوشی آنا یہ خام خیالی ہے
 گر میں جو کچھ ہر سمیت اپنی یہ گھروسکا
 نہنیں معلوم جو منظور نظر او سکا
 دل او سو ہوے جو کوئی تو جگر او سکا
 شعلہ طور ہے شاید کہ شر او سکا
 شمس مجسم نہ او سکا نہ قمر او سکا
 داغ اس دل پہ جو ہر سنیہ سپر او سکا
 حلقہ چشم کا دیکھا میں وہ ڈر او سکا
 بات جو سو و اکی مانہ نہ سزا او سکا
 جو دم تیغ پہ چلتا ہو گدرا او سکا
 اس قدر دل میں خلاق کی خطر او سکا
 صورت کا مینہ کچھ دیدہ ترا او سکا ہے

۲۶۶

۱۱

استظلال سودا

در این کتاب که در دست خود دارید
که از آن کتب است که در دست خود دارید
که از آن کتب است که در دست خود دارید
که از آن کتب است که در دست خود دارید
که از آن کتب است که در دست خود دارید

کرم و ایک ریش میں دران سوچو گی
 دمان قدر ایک کرم سے سلیمان دعو کی
 کرم و ایک ریش میں دران سوچو گی
 دمان قدر ایک کرم سے سلیمان دعو کی
 کرم و ایک ریش میں دران سوچو گی
 دمان قدر ایک کرم سے سلیمان دعو کی

ازاد کو من بگو بنام گرفتار
بیتک نیست بخت بجا از نام ست یزدانی
جوانک به بخت بجا از نام ست یزدانی
دل بیان بدینست که آغاز بختی
تو نشتر زمین او سبکی
یار و یار و دوست
دل بگو

میں نے توئی جان اور لطف میں جگہ
 میں نے توئی جان اور لطف میں جگہ
 میں نے توئی جان اور لطف میں جگہ
 میں نے توئی جان اور لطف میں جگہ

حرف واعظ مجھ کو سجد میں تھلا یا ہر سولے
 زخم سینہ کا تو بہر آہ ہر لیکن داغ دل
 او سکو کو چوچ میں تو کیوں جاتا ہوا سو و گ
 نہ غافل رہ زانہ سو بسیر لہجہ ہشیاری
 یہ آنکھیں چون مشک کب اپنیسیان پر نظر کریں
 سنیں روشندان کو وسعت روز و رات نہ دین
 ہوا زلف کو عشق خوش بمان سپر و عالمین
 زکما داغ و لغو تن بدن میرے کچھ تہہ میں
 مدار از خمی تیغ زبان کو نفع کیا تھے
 شہید رسم ملک عشق ہوں سو و اکہ لیتی ہوں
 کیا جانیر کس سے گناہ او سکی لڑائی ہے
 جز دست قضا ساخت نہ تہمونی میں کی
 بچتی ہو سنیں چوب میری دلی تری ماتہ
 ہے خوبی دندان دہن خوبو سنیں لیکن
 مست سمجھو کہ بے گوشہ نشین بہر عبادت
 بے بادہ وہ ساتی بچیں ابرسیہ سے
 میں حال کہوں کس سے تری عمدین اپنا
 کو چھین تیری کیا کہوں اللہ ہی کثرت
 محکوم نقور کی میری ہے تیری صورت

ہر اذان ہر وقت کی مانع اقامت کیسے
 رہ گیا ہر دوستی کی یہ علامت کیسے
 خلق کی سر پہ لینے کو علامت کیسے
 کہ خواب پاسبان ہر گرگ کو طالع کی بیداری
 عطا او سکے بنامدین گانہ جو دریا کھارے
 کہ نہ کو ان کا ہر پاؤ گم آہ ہو گئی ساری
 پڑی بہت آتش باقوت سے پنبہ میں چنگاری
 قبل کے چور کے جو شمع کب تک ہو جبردار
 سنیں مرہم پیرای یا جب دم زخم ہو کاری
 جہان جہم گمہ پر نقد جان رو دل نگاری
 جس کو چین جا دیکھو تو ایک توہمہ پڑی ہے
 کب تیغ گمہ تیری ستودہ و سنی گھڑی ہے
 اس زور کو یہ عشق کی باز میں لڑائی ہے
 پیشے کہوں او سکی کہ موتی کی لڑائی ہے
 خمر کے تکر شیخ کی شاید کہ گڑی ہے
 برسا ہو گرگ آج کہ ایک بار جڑی ہے
 روتی تین کہیں دل کو کہیں جسکی پڑی ہے
 یہ حسن کا شہرہ جو کہ پیر و مکی چڑی ہے
 آگ کی میری آنکھوں کی شب و روز کڑی ہے

میں نے توئی جان اور لطف میں جگہ
 میں نے توئی جان اور لطف میں جگہ
 میں نے توئی جان اور لطف میں جگہ
 میں نے توئی جان اور لطف میں جگہ

۲۸۳
 حیات سودا

یہ توید آہم کے پیرای
 یہ توید آہم کے پیرای
 یہ توید آہم کے پیرای
 یہ توید آہم کے پیرای

دل و عیان بلز میں بنم
 دل و عیان بلز میں بنم
 دل و عیان بلز میں بنم
 دل و عیان بلز میں بنم

باز در محبت میں نبوت کا بہا کیا
 محرابِ حمیم سے جہن کیا کام ہزار بار
 نہایت ہو میرا حق و فار و ز قیامت
 کوڑ بے سدا سینہ وہ باتالہ و نہ ہار
 دریا دل اس آفاق میں مقبلی میں اوٹو
 ہمت پہ فلک کے : کہو چنم سپہ کے
 یرنگ میں تصویر نتری ہی زراکت
 خجالت نے کیا آبِ صدف کو تین سووا
 بنیہ کو دور کر میری سیدہ کے داغ سے
 آغاز خط کا دیکھ کے رخسار پر تیرے
 بے یادہ یہ دہن بسن آشتا نہو
 گدراہی تو میں سے کہ بیل کے اب نگاہ
 سووا اوڑوہ چاہے یہ از تحت سلطنت
 غفلت میں زندگی کو نکھو گر شور ہے
 شمع و چراغ کو میری شب سے دور ہے
 دل کو میری مراد محسوس سے شگفتگی
 بیل چمن میں تیغ نگاہ کسی جل گئے
 موسیٰ کی کچھ عصا سے کم اپنی عصا کو شیخ
 کنکر کہیں جو آری ہر آنکے قدم تلے

ایک زن نے لیا مول بخود درم سے
عاشق کی ہر سحر کی رگرتیغ کی خیم سے
کرا تکتہ لڑا او نہ تو محشر کی حکم سے
عاشق کو نواز امبی نو اوں طبل دھم سے
پیری ہو - ہر تو تو ہوا سچ کرم سے
پاہا بھی تو کچھ انہی دم اور قدم سے
جسکو نہ کوئی دیکھ سکا دیدہ نم سے
درہ زری یہ کچھ یار ہوئی تیری قلم سے
سوز شب فراق کو دیکھ اس چراغ سے
شہر مندہ ہو بہار چلی رو باغ سے
جون غنچ لب کملین میں تھکا باغ سے
آتی ہے ردی گل گلیف کس داغ سے
میکنج عافیت میں جو بیٹھا فرغ سے
یہ خواب زیر سایہ بال یلور ہے
نو گمرین ہو میرے تو اندر میری نور ہے
غنچے کو گلستان میں حیا سوسرور ہے
جس گل کو دیکھتا ہوں تو خوش ہو چور ہے
گستر مہین یہ عقل کا او مہین و خور ہے
سودا مہین یقین کہ یہ کوہ طور ہے

تاریخ

۲۸۵

یہ دردِ عالم جو کفر و دین کا
مزلتِ شمع کے درمیان پڑتی ہے
یوں بوسم و دھان پڑتی ہے
تین بجان میں تو پر سخن
چاندِ بزمِ گل و نثار کو تو سر
عالمِ دنیا میں ہم کوں غافل
نہیں کیا دین کیستین میں
نہیں کیا دین کیستین میں

وہی ہے جو کہ میں نے ان کے لئے لکھا ہے

اگرچہ مختصر ہو یہی ہر زیادہ لغو کا طول اوسکے
دل کسرے کہ جب پلٹتا ہے
طرز زلف شکل چٹکل باز
مژہ برگشتہ بتان کا حسن
گل ہے عاشق ترا قسمت کما
غنجہ سمٹے تو سمٹے ممکن ہے
ہنہین شرم اتنی کم زبنا سے
کیا کمون اوس صفائی عارض کو
عشق سے تو ہنہین ہوں میں قہف
خط کے آنے سے غم نہ کہا پیارے
حسن خط و ز و شب ہر روشن ہے
ناصحو دل دیا ہے میں اپنا
رات و دن آ کے تم میں سحر ایک
صفت مزگان کی یہ سخن ہر ایک
ملک دل قتل کر کے سودا کا
جنگ میں خشم شراب ہے وہی
میر عضہ میں یوں تو کب آوین
سارے میووں میں باغ و بہر کی بیج
عرق اب کہیں کر گلوں وون گا

بنائی لیکن انہوں نے سوچا کہ اب ان کی دوا
 دین و دینا سوجھی او چلتا ہے
 مرغ دل پر میری جیبتا ہے
 صف آرام دل اولٹتا ہے
 یوں گریبان کی کاپٹتا ہے
 دل جو کبرے تو کب مٹتا ہے
 اس قدر مجھے کیوں دکھتا ہے
 دمان نگہ کا قدم پر پٹتا ہے
 دل کو شعلہ سا کچھ لپٹتا ہے
 کہا قمت کا کوئی مٹتا ہے
 ایک بڑھتا ہے ایک گھٹتا ہے
 کچھ مٹتا ہے سہا سہین پٹتا ہے
 کیوں مجھے بہت سا چٹتا ہے
 وصف برگشتگی میں پڑتا ہے
 لشکر حسن یوں پڑتا ہے
 ہرزہ گوئی کا باب ہے وہی
 موجب پیچ و تاب ہے وہی
 انہوں کا انتخاب ہے وہی
 چڑا کو ان پر گلاتا ہے وہی

[illegible]

معلوم ہے کہ لاہور میں ایک شخص نے ایک شخص کو مار مار کر ہلاک کر دیا
 اور اس کے ساتھ ساتھ ایک شخص کو بھی مار مار کر ہلاک کر دیا۔
 یہاں پر ایک شخص نے ایک شخص کو مار مار کر ہلاک کر دیا
 اور اس کے ساتھ ساتھ ایک شخص کو بھی مار مار کر ہلاک کر دیا۔
 یہاں پر ایک شخص نے ایک شخص کو مار مار کر ہلاک کر دیا
 اور اس کے ساتھ ساتھ ایک شخص کو بھی مار مار کر ہلاک کر دیا۔

ہوسا چھٹا کسے زلزلے سے توتیہ منع
 ہر قشعی کو تو دوا
 کھنہ ہی کی بات ہست اسکو سا
 فسر مت علم غیبیہ لطف خداوندہ
 کہ توتیہ بنو کی کیوسٹا ادا
 پیاس اگر زلزلہ کو کسے معان کرکے
 عالمین اپنوسداست رہا
 سچے چلون سوسو اسم و اسم
 گروہ تیر اسم و اسم
 بہت کمان کہنت و دنان نہ
 جید ہر ہوسا کسے پشت اوپر و دنت
 سوزن میں دوسنی کی نہیں رشتہ شوق

[illegible][illegible]

کلیان سونہ لکھائی تودہ فرما دے کہ ہر
کونے کونے میں نالان کو دیکھا میں
جس احوال کو سہو و کسم کو دیکھا میں
ویدہ کہو کہ جو کس کو دیکھا میں
دیکھا کہ جو کس کو دیکھا میں
عجب میداد حیرت کو دیکھا میں
فخس میں میداد حیرت کو دیکھا میں
اسمیں میداد حیرت کو دیکھا میں
کلیان سونہ لکھائی تودہ فرما دے کہ ہر

یاران حال کا تو ہے ذکر نوصہ ایسا
لیکن اگر کے ذاب اس غل کو چھوڑ
جو لفظ یا الف پر جبکہ کہ قافیہ ہے
اور اس خمین کا یک آہ بے صدق
اور ان دلو آتش دیکھ میری زبان کو

۲۹۰

۱ سوور

جوں غنچہ تشقایق خاموش کر دیا ہے
 عذر سے کہو ہرگز بیانِ رسوخ نہیں کہہ سکا ہے
 نیک دریا جاتِ نیک زخمِ کیم میں پانی
 کشتی جگانِ جامِ سوداہ وا ہے
 آباد ہلالِ جو ہو سدا تہہ کھوکھوت
 آبادِ کس کے کشتیوں کاں ہو رہا ہے
 اس وضع کے اندازِ خاکل ہو رہا ہے
 خود بخود ہر زندگی کے وضع ہے
 اگر تو اٹھنا نہ زندگی کے وضع ہے
 کچھ اگر کام ہو تو کچھ کیسی ہے
 ہو درد و ضبطِ جانِ کچھ ہے
 دیا دلون سے مطلبِ جان کر رہا ہے
 دیا دلون سے مطلبِ جان کر رہا ہے
 دیا دلون سے مطلبِ جان کر رہا ہے
 دیا دلون سے مطلبِ جان کر رہا ہے

[illegible]

احوال کی ہمارے تھکوا کیا خبر ہے
 اور دل جو ہے غلبین سوا سطر کا پوٹا
 الفتنہ کیا کہوں میں گلشن میں زندگی کو
 نسیم ہر تری کو چرین اور صبا بھی ہے
 تیرا غرور و میرا عجز تا کج ظالم
 جلے ہے شمع سی پر واندہ اور میں تجھے
 خیال اپنی میں گوہن ترانہ سبحانست
 زبان شکوہ سوا اب زمانہ میں ہیبت
 ستم رواہو اسیر دن پہ اس قدر صیا و
 سمجھ کر کہیو قدم خار وشت پر محبتوں
 سو ورا جو سنہا ہر کسو کا نام بھی ہے
 کتا ہر بنا گوش تر ازلف کے آگے
 کب تاب نفس لکے وحشت میری صیا
 سوداؤں کما دیکھ کر اسی مردم نافہم
 تو ست اندھیری رات اور اختیار ساتھ ہے
 جو گل ہے یہاں سواوس گل خیار ساتھ ہے
 خاموش عند لب چمن تجسوی کیا ہی بخت
 پیغام اس نگاہ کا جس میں ہر بوی مر
 عقدہ نہ یہ کہلا کہ سیر دل سا پہلوان

گذری ہے جسے جی پر سو ہی وہ جانتا ہی
 ہرگز نہ وہ پکی ہے ظالم نہ پہوٹتا ہے
 تہہ بن نہال سودا پاؤں ہی آگاہ ہے
 ہادی خاک سیو دیکھو تو کچھ رہا بھی ہے
 ہر ایک بات کا آخر کچھ لہتا بھی ہے
 کہیں بھی مہر جی جگہیں کہیں دنا بھی ہے
 کہ اپنی کو دلوں کی کہی سنا بھی ہے
 کوئی کسی سے یہ ہمد گناشتا بھی ہے
 چمن چمن کہیں بلبل کی اب نوا بھی ہے
 کہ اس نواح میں سودا برہنہ با بھی ہے
 آوارہ صد زلف سیہ قام بھی ہے
 بین صبح قیامت ہوں میری مسمی بھی ہے
 ایک الفت گل بس کہ سودا م بھی ہے
 جس سے کہ چمن کرتی ہو بذا م بھی ہے
 جو دل میں آوی کہ یہ گنگار ساتھ ہے
 کیا گل ہے وہ کہ جسے یہ گلزار ساتھ ہے
 اپنا سخن تو مرغ گرفتار ساتھ ہے
 کیا جانے کے آخری دیدار ساتھ ہے
 تہہ زلف کی بند ہوا کتا رسا ساتھ ہے

سودا کی زندگی کی حالت
 سودا کی زندگی کی حالت
 سودا کی زندگی کی حالت

سودا کی زندگی کی حالت
 سودا کی زندگی کی حالت
 سودا کی زندگی کی حالت

سودا کی زندگی کی حالت
 سودا کی زندگی کی حالت
 سودا کی زندگی کی حالت

سودا کی زندگی کی حالت
 سودا کی زندگی کی حالت
 سودا کی زندگی کی حالت

کس کو سو و انکھ گرم گلشن کطیر ق
 بولتا ہی یون زبان حال سی صحن چمن
 سود جون شمع نہیں گرمی بازار مجھے
 ہی قسم جگو فلک دی تو جان تک چاہ
 ہوں قصد تری از عالم فانو خیال
 ای غم یار میرا خون جگر گستاخچہ
 تمکو معلوم ہی یار و چمن قدرت مین
 پر مین حیران ہوں کہ چون سایہ غریب
 حسرت و داغ و الم درد چلا میری تہ
 تخم گلریز محبت چمن عشق مین تھا
 نہ پیر ملک عدم سی کوئی یار ای سو و
 استقدر اکی ہواست ہے ویرانے کو
 جہل ہوا شمع کو دیکھا جو میرے بالین پر
 شکر صد شکر نہیں مین کسی حساط کا غبار
 شمع وہ رشتہ ہی زنا رہا رہا سچے
 نہ تاب لاسکے خورشید عشق کی تہ کے
 کسو کو حال ہی میری کے نہ تجھے بات
 گیما نہ سہری سہری تانہوز شور جنون
 نشان کفر سے میری نبی علامت دین

جاننا بودی اگر ادس کو تو بتلا تو مجھے
 چاتی کراہ پر پیو لی مین جاب جو بحر
 ہونین وہ جس کہ آتش دی خودیار مجھی
 جلوہ حسن اقدی حسرت ویدار مجھے
 کو تھیں کی صورت دیوار مجھی
 نظر آتی ہے فراخو تری دشوار مجھے
 عمر گزری ہے کہ گردش ہی سرو کار مجھے
 نہ کیا ایک قدم پھر نہ پرمختار مجھے
 ہجر تیری نے کیا فاصلہ سالار مجھے
 عوض آب دی آتش کیا گلزار مجھے
 جانا اب انکی خبر لینے کونا چار مجھے
 کسی لڑکی کو نہیں سہ کسی دلو کو
 بدگمانی سے مین اب داغ ہوں پروانے
 خاک کعبہ کی ہو یا گردِ صنم خانے
 پہاڑ ڈالو ہے تری سجد کی ہر دانے کے
 نہ طاقت اب کسی شعل کو ہی سیر نیلے
 اگر کہے ہو کسو تو اپنے مطلب کی
 سہار خط کی تری ہو گئی خزان کب کی
 پر اس سخن کی علی الرغم رای ہے سب کی

ہرگز نہ ہو سکتا کہ میں نے تجھ کو
 نہ دیکھا نہ سنا نہ جانتا نہ پہچان
 نہ جانتا نہ پہچان نہ دیکھا نہ سنا
 نہ جانتا نہ پہچان نہ دیکھا نہ سنا

ہرگز نہ ہو سکتا کہ میں نے تجھ کو
 نہ دیکھا نہ سنا نہ جانتا نہ پہچان
 نہ جانتا نہ پہچان نہ دیکھا نہ سنا
 نہ جانتا نہ پہچان نہ دیکھا نہ سنا

ہرگز نہ ہو سکتا کہ میں نے تجھ کو
 نہ دیکھا نہ سنا نہ جانتا نہ پہچان
 نہ جانتا نہ پہچان نہ دیکھا نہ سنا
 نہ جانتا نہ پہچان نہ دیکھا نہ سنا

۲۹۳
 لطافت سودا

ہرگز نہ ہو سکتا کہ میں نے تجھ کو
 نہ دیکھا نہ سنا نہ جانتا نہ پہچان
 نہ جانتا نہ پہچان نہ دیکھا نہ سنا
 نہ جانتا نہ پہچان نہ دیکھا نہ سنا

[illegible]

ایک سو تین

192

[illegible][illegible]

تمھاری زندگی کچھ انہی ہی ہستی پر مدار ہے
عجب وادہ بنی غنچو نگو مہیا سی دیکھ تو ظالم
چمن میں آتشیاں مت کر کہو یہ کجا جلیل سے
رسائی گر سر ہو ہی نہیں طالع میں گوست
فی ضرر کفر کوئی دین کا نقصان مجھے
آہ و زاری سو میرے شب نہیں سو یا کوئی
خار ہوں خشک دلی آتش سوزان اہمخت
اوسکی خوشی نہیں محرم انہیں رو فوس کام
نہ نہ دور نہ بہت نہ بصورت نہ شکل
تصور میں تری کہو مہیا اوس لاو بالی نگر
بہر گشتگی ارباب عدوت کو نہیں حاصل
چسکا ہوں اس قدر نگہ اوسکی نگھو نگو کراؤ ستے
تیری تیغ نگاہ کا اسی فرنگی زادہ کشتہ ہوں
مکدر کیوں نہ دل تیرا ہوا شک و آہ سو میرے
رہا کرتا ہی کیا صیاد بعد از اتنی مدت کے
رہی کب بستی دور انسو بیت شکل مرد نہیں
سنون جامہ زیبان کر کر کاوشگاہ اتنا
دل بی عشق کو دشمن ہی تحریر کہ نفس ناصح
لہی تعریف میں جو بیت تجھ ابرو کی سو وافر

رکھو اثر تو خاطر نام کی ملک ہمارے
 فندق چین میں کسی دیکھی ہے انگلیں پر
 کعبہ اگر بنائیں تو کیوں چڑھیں گدھی پر
 سو وادہا وطن کو تیرے گردن سے آسائے
 شوق زبان تک اپنی ہم شہر کو بھولا
 کہو لا اسو تو ہرگز ایک لفظ ہے نہ سمجھا
 تہ پہول ای آری گریار کو تہ سحر محبت ہے
 اگر کیوں تو کیسے سرو قدر کتا ہی تیرا
 نہ کہن پوئین ہر اکیدم تمہاری عشق کو گزری
 ہکو حنا جو قتل کرا اور آپ پنج رہے
 یوسف کی کب تھی گرمی بازار ہقدر
 جون بیل عشق چچر کی لپٹے ہر شاخ پر
 ہچشم ہیرے چشم سے ہونیکو بار بار
 زانہ نے اپنی حبت کو ہونو دیا نہ ہضم
 دنا ہر ایک شے میری چڑی لگائی
 دکھ چوٹ کا نہ میسر داسو گیا طلیبو
 کرتا تھا خون نامق یہ رنگ پان دل کا
 جو حسن موتیوں کی تول اور فون کی تھا
 تہ عشق میں پیاری وہ زہر چوب گل بہن

ق

پنچا ہی دسوں بنگ یہ سخت زحماتوں سے
 ہر شاخ سرنگوں ہو گل کی جھامتوں سے
 رسوا جو شیخ جی ہن اپنی حاتماتوں سے
 آوارہ غریب ہے اتنے دتوں سے
 نامہ جو اوسکو پنچا اون میرتوں سے
 قاصد سے پوچھی معنی ادور و انارتوں سے
 مہر دسا کچھ ہنیں اسکا یہ مونہ دیکھی لکھتے
 پتیری قد کو تشبیہ اوسو دیکھو یہ قیامت ہے
 ملین گی اور سی جا کر جو اپنا رستہ سلامت ہے
 باعث ہی یہ کہ یار کے جانا تہ رہے
 جو وہوم تیری کو چہ بازار چ رہے
 اسطرح زلف یار کو قد سے چ رہے
 جڑیان لگا لگا کی تو برسات پچ رہی
 رستہ شیخ جی کی تو سو واکچ رہی
 کیا جانی انکھ تہیں میں کس گڑھی لگائی
 میں سوطر حوس گس گس بوٹی جڑی لگائی
 سستی کی تو فظالم تس پردہ ہڑی لگائی
 تو نے نہ رخ گندم اوسکی دہڑی لگائی
 زہول کر کسی نے جنکو چڑی لگائی

کئی کئی کتب پر از موندہ کو داری
 گدنا دسلا دیکھ دیکھ تانقد و ہنرم
 یہ کہن پوئین ہر اکیدم تمہاری
 ہونیکو بار بار ہونو دیا نہ ہضم
 دنا ہر ایک شے میری چڑی لگائی
 دکھ چوٹ کا نہ میسر داسو گیا طلیبو
 کرتا تھا خون نامق یہ رنگ پان دل کا
 جو حسن موتیوں کی تول اور فون کی تھا
 تہ عشق میں پیاری وہ زہر چوب گل بہن

ہر شاخ سرنگوں ہو گل کی جھامتوں سے
 رسوا جو شیخ جی ہن اپنی حاتماتوں سے
 آوارہ غریب ہے اتنے دتوں سے
 نامہ جو اوسکو پنچا اون میرتوں سے
 قاصد سے پوچھی معنی ادور و انارتوں سے
 مہر دسا کچھ ہنیں اسکا یہ مونہ دیکھی لکھتے
 پتیری قد کو تشبیہ اوسو دیکھو یہ قیامت ہے
 ملین گی اور سی جا کر جو اپنا رستہ سلامت ہے
 باعث ہی یہ کہ یار کے جانا تہ رہے
 جو وہوم تیری کو چہ بازار چ رہے
 اسطرح زلف یار کو قد سے چ رہے
 جڑیان لگا لگا کی تو برسات پچ رہی
 رستہ شیخ جی کی تو سو واکچ رہی
 کیا جانی انکھ تہیں میں کس گڑھی لگائی
 میں سوطر حوس گس گس بوٹی جڑی لگائی
 سستی کی تو فظالم تس پردہ ہڑی لگائی
 تو نے نہ رخ گندم اوسکی دہڑی لگائی
 زہول کر کسی نے جنکو چڑی لگائی

شیخ کی بابت ایک قصہ ہے کہ ایک روز شیخ نے ایک شخص کو بلوایا تو اس نے کہا کہ میں نے اپنے گھر میں ایک کتا لایا ہے جس کا نام ہے شیخ۔
 شیخ نے کہا کہ یہ کتا کون سا ہے؟ اس نے کہا کہ یہ کتا ہے جس کا نام ہے شیخ۔ شیخ نے کہا کہ یہ کتا کون سا ہے؟ اس نے کہا کہ یہ کتا ہے جس کا نام ہے شیخ۔
 شیخ نے کہا کہ یہ کتا کون سا ہے؟ اس نے کہا کہ یہ کتا ہے جس کا نام ہے شیخ۔ شیخ نے کہا کہ یہ کتا کون سا ہے؟ اس نے کہا کہ یہ کتا ہے جس کا نام ہے شیخ۔

زرد حیر آپ کا گنبد کیا گویا پھول ہے
 ہم تو پڑھتے ہیں ایک ناعمل ہے ایک فاعل
 عشق میں اوس شمع بیگوئی کی شمع شعلہ ہے
 یوں چلا جاتا ہے خدمت کی گویا سحرول ہے
 جون جباب اس گھر میں جب کیو ہوا مناک
 اکیدن تیرا دہن اور اپنے سنت خاک ہے
 جس جگہ دیکھوں ہوں شعلہ کو گریبان چاک ہے
 شیخ ہونے سے عصا محروم چوب تک ہے
 آشیان کا اکی آوارہ حسرت فاشاک ہے
 یارہین تیرے ہی سب خوبی پہ ملک خاک ہے
 خادوہ غمزدہ کونکے گردش افلاک ہے
 قوتیاری چشم نقش باہارست خاک ہے
 چاہتے تویہ دن اذکلی سناؤ دمان نکلاک ہے
 پر دانہ کے شعلہ خو کا ہلاک ہے
 لیکن جو چیز خشک ہوئی ہر وہ پاک ہے
 جامی خطر سنیں ہی صبر از خم خیر ہے
 ناصح تو کیوں کہی ہے دیوانہ سا خیر ہے
 صورت حرم کی کیسی ہے کیا شکل دیر ہے
 کمولی تو چشم اور ہے عالم میں سیر ہے

شیخ گلزار کو تھے روز لپٹا تا ہر دل
 ضارب و مضروب پر کر تو رہیں وہ ملا جوش
 معتب کو بھی جو رہنما تو سووا انزل
 سر پہ پیش اکندہ اکثر سیکدی راہ سے
 خشک رہتے ہمارا دیدہ تریاک ہے
 موندہ پیاری کیا پیری جو افک سجھ میں ہم
 تند خوئی تیری اتنا پیری میری داد خواہ
 رہنمائی خلق کی چاہی تو راہ کج نہ چل
 گرچہ میں ہر صغیر دن سے رہا ہوں کچھ پینا
 رات یوں کہتا تھا ظالم مجھ جلاؤ فلک
 فتنہ روی زمین آنکھوں کا ہے تیرے غلام
 ست سمجھہ بقیدر پالانوں کی گر کہتا ہی فہم
 کیا لکھوں حال تباہ اپنا کہ سووا وہ جو لوگ
 حیران ہوں شمع کسکے لیے سوزناک ہے
 ز ادب مجھ متا بخش تیرے ہونے پر یقین
 قاتل سے کیوں جگر تو ہو کیا مجھ سے بیر ہے
 کہتا ہی عشق عقل سے مجھ کو تو بیر ہے
 ملت طلب ہوا ہر دل امی شیخ نور بہن
 چاہا کہ جون جباب میں دیکھوں یہ کائنات

شیخ کی بابت ایک قصہ ہے کہ ایک روز شیخ نے ایک شخص کو بلوایا تو اس نے کہا کہ میں نے اپنے گھر میں ایک کتا لایا ہے جس کا نام ہے شیخ۔
 شیخ نے کہا کہ یہ کتا کون سا ہے؟ اس نے کہا کہ یہ کتا ہے جس کا نام ہے شیخ۔ شیخ نے کہا کہ یہ کتا کون سا ہے؟ اس نے کہا کہ یہ کتا ہے جس کا نام ہے شیخ۔
 شیخ نے کہا کہ یہ کتا کون سا ہے؟ اس نے کہا کہ یہ کتا ہے جس کا نام ہے شیخ۔ شیخ نے کہا کہ یہ کتا کون سا ہے؟ اس نے کہا کہ یہ کتا ہے جس کا نام ہے شیخ۔

۲۹۶

شیخ کی بابت ایک قصہ ہے کہ ایک روز شیخ نے ایک شخص کو بلوایا تو اس نے کہا کہ میں نے اپنے گھر میں ایک کتا لایا ہے جس کا نام ہے شیخ۔
 شیخ نے کہا کہ یہ کتا کون سا ہے؟ اس نے کہا کہ یہ کتا ہے جس کا نام ہے شیخ۔ شیخ نے کہا کہ یہ کتا کون سا ہے؟ اس نے کہا کہ یہ کتا ہے جس کا نام ہے شیخ۔
 شیخ نے کہا کہ یہ کتا کون سا ہے؟ اس نے کہا کہ یہ کتا ہے جس کا نام ہے شیخ۔ شیخ نے کہا کہ یہ کتا کون سا ہے؟ اس نے کہا کہ یہ کتا ہے جس کا نام ہے شیخ۔

شیخ کی بابت ایک قصہ ہے کہ ایک روز شیخ نے ایک شخص کو بلوایا تو اس نے کہا کہ میں نے اپنے گھر میں ایک کتا لایا ہے جس کا نام ہے شیخ۔
 شیخ نے کہا کہ یہ کتا کون سا ہے؟ اس نے کہا کہ یہ کتا ہے جس کا نام ہے شیخ۔ شیخ نے کہا کہ یہ کتا کون سا ہے؟ اس نے کہا کہ یہ کتا ہے جس کا نام ہے شیخ۔
 شیخ نے کہا کہ یہ کتا کون سا ہے؟ اس نے کہا کہ یہ کتا ہے جس کا نام ہے شیخ۔ شیخ نے کہا کہ یہ کتا کون سا ہے؟ اس نے کہا کہ یہ کتا ہے جس کا نام ہے شیخ۔

بهاں کیا کیسی زبان علی باد
میں کوئی کلمہ نہ گمان ہو کہ
کجا دھرم زردی کے نام سے
منان میں ہی اکون زور ہے
جگر نہیں کہ سچا کا جی ملک
خانہ اس بے جان غش کا بدو
زبون ہوس میں ابھی تان کر
تھے نرم پستان کو باغیان

ایں خط زور دہی کیا طرفہ سفر سے
 جہین کہ دہوین نہ کوئی راہ بناد
 عین کو یہ قدرت ہے کہ مرد کو جلاو
 سو و اجور و زور تو نہ کہ ناموس دل باز
 اس حسن کو زور تو نہ کہ ناموس دل باز
 دین بن رستی کی تری جگہ پر ہوا دی
 چشم بدور سلامت رہے یہ آبادی
 اس گل اندام تری حاکمہ بین ہوا دی
 کون بیل پلک چمن میں کہ نہیں فریادی
 گوشتہ عشق میں ہم تہہ پہن گردن فی

کہ اپنا عکس ہے اس گہرین سی شکل جاوے
 قدم پہ زلف کو دل کو جو دینو بل جاوے
 آخر بزرگ گل ہو پریشان سفر کرے
 رشتہ کو کہہ تو آپ گھر کیونکہ ترک کرے
 کہہ برق کو سمجھ کی ٹنگ ایدر گزر کرے
 ندی میں اسکی ہم جو کسی دلیں گھر کرے
 شاید کوئی اوٹھا کے زمین سولہ کرے
 اسی اہل درد کفر ہے گرتو نظر کرے
 ثابت یہ خون کیونکی کوئی شمع پر کرے
 سو و اجو محبت ہو تو زائد کو خرا کرے
 اپنا ہی تو منت لہیضہ ہو سے خدا کرے
 آئندہ تا کوئی نہ کسی سے وفا کرے
 میان تک نہ دمی حیات کو کوئی خفا کرے
 تانے کی گر چمن میں تو رخصت دیا کرے
 اس زندگی میں اب کوئی کیا کیا کیا کرے
 کہ نیم لب کوئی تری شکوہ میں دا کرے
 داہرہ جو قسم ہی جو تو ہو تو کیا کرے
 خدیخت دل صدف میں نہ گوہر بندھا
 پروانہ سان وصال میں ہر شب عطا کرے

وام خلوت آئینہ ہو تو یہ چاہے
 گرہ نو عشق کو سو و اجو سر مٹتی ہے
 گو خنجر سان گرہ میں دوزخ کرے
 ناچیز کو نہ صحبت نیکان اثر کرے
 ہر دانہ میری خوشنہ خرمین میں ہی شہر
 زائد چلا ہی کعبہ کو اور برہمن کنشت
 ہی خضر تہہ گلچین اگر ہونین شت خاک
 گل پہ بغیر رخصت بیل چمن کر بیج
 دنیا ہی تہہ عذار کو دہو کرے جی تنگ
 جگ میں شراب خوار کی تشنیر کے لیے
 بدلا تیری ستم کا کوئی تہہ ہی کیا کرے
 قاتل ہماری نقش کو تشنیر ہے ضرور
 اتنا لکھ آئیو سیک لوج مزار پر
 بیل کو خون گل میں لٹایا کر دن مجھے
 فکر معاش عشق تیان یاد و رفتگان
 عالم کی بیچ پھر رہے رسم ناشقی
 گر ہوشیاب و خلوت و محبوب خوبو
 تعلیم گریہ دون اگر ابر بہار کون
 شہانہ روز بھر ہی سو و اجو ہے ستم

۲۹۸

ایں خط زور دہی کیا طرفہ سفر سے
 جہین کہ دہوین نہ کوئی راہ بناد
 عین کو یہ قدرت ہے کہ مرد کو جلاو
 سو و اجور و زور تو نہ کہ ناموس دل باز
 اس حسن کو زور تو نہ کہ ناموس دل باز
 دین بن رستی کی تری جگہ پر ہوا دی
 چشم بدور سلامت رہے یہ آبادی
 اس گل اندام تری حاکمہ بین ہوا دی
 کون بیل پلک چمن میں کہ نہیں فریادی
 گوشتہ عشق میں ہم تہہ پہن گردن فی

[illegible]

عاشق تو کبھی آپ ہوا ہے مایل
سودا کو میں پایا سنی وحدت میں است
نا تو سدا کو ان سسکو یہ پو لے آزاد
کیا زلف میں اوس شوخ کی تھی لب کی صبح
جب زلف کو میں لٹکتہ لگایا دوسر
اگر وہ سے بلند ہی میں ہوا تو وہ چند
بتے کہ بلند و کی ہیں فطر و مین پست
یارب ہو مدام تجھ کو حق کی تائید
ہر روز رہے تجھ کو نسرور نور
حسب ذات کو انا ق میں کتے ہیں
گر بندہ دان ہے تو سمجھ لے تعداد
ہے فوج سر غزہ کی نہایت بیداد
یہ حال رہی ہے دکا جیسے دہقان
ای دوست تجھ و دین تو پاتا ہوں ستر
تجھ گنہ کو کیکن نہ کہو پھنچا فہم
مقتوس کریموں میں بنیں یہ دستور
جکنا ہے اگر شاخ شہر دار کا ہاتھ
گفتون کا جا نہیں زرو مال ہو شکر
یون شکر تو سب کرتے ہیں لیکن

جاوے کیونکر پہلا نصیبو کی کوٹ
 اوس سے نہ کسی تھینہ دل کو ہو شکست
 ای برہمن و شیخ مدارا عشق است
 جون شام سی ہو تی ہو کسی شب کی صبح
 ہمایہ پکا اگر ہوئی کب کی صبح
 پستو کی طرف دیکھ کی مت ہو خند
 پستو کی بھی نظر و بینین ہین اونوی ہین
 اور ہوئی سدا دولت و اقبال مزید
 آیا کرے تا گزیرن شرف کی خوشبخت
 وہ اور امام ایک ہین نزد خسر
 گنتی مین احد کے یہ حساب کب
 نت او مٹہ ہی میرا خرم طاقت برباد
 لیتے ہوئی کمیت کے گری ہو فیض یاد
 آنکھوں مین تیرا ڈانکو دیکھوں ہوں نور
 ای بہن بہن نزدیک تو کتنا ہی دور
 منفس پہ کرم کر کے منو دین سفر دور
 پہل دیکے دوہین آپ کو کہینچہ ہی دور
 کتنوں کا ہی بادولت و اقبال ہو شکر
 شاکر ہو دوہی جبکو بہر حال ہو شکر

[illegible]

اس جہنم پہ خستہ راز او سے کہید کی

一

Page 2

[illegible][illegible]

پہنچا کے بہم دیکھ تو کیا کیا نعمت
جینا یہ تیرا دھم کا ایک لٹہ ہے
مرتا نہ تو کیا جانے تو کیا کرتا
آنکھوں سے پڑا اشک سے ڈلبتا ہے
ای غنچہ دہن پیا رہی ملک ہنکے بول
کو تہ نہ عسرے پرستی بھیجے
ساقی جو نہو شراب ہے آج وہ ابر
آنکھیں کھین بہو نہ کہ حصہ کچھ
آتی ہے مجھے شرم میان یہ دلی آہ
آیا ہوں تنگ دور رہتے رہتے
روتا ہوں کہ سیل اشک جا رہی ہو
افسوس کو میں کس سے اپنے گنگلی
اس آنکھ نے چین جی کو پاسوا
سرمایہ عیش کا مرانی تو ہے
گر تو ہی نہ آوی تو یہ جینا کس کام
ہر تو نکو اسے آخون شکاری میرے
دیکھ تو جسے موت کی چٹکل کے بیچ
تیری خون ناحق کی دی کر گواہی
کہا میں کہ لازم ہو کیا قتل میرا

کہا دینے اور سہی آپ وہ اور بہکودے
 اور منکر معیشت کی ترا پیشہ ہے
 اسے خانہ خراب اسہ یہ اندیشہ ہی
 سرکب سے تری پانوتے رلتا ہی
 کیا دل ہے میرا تو کہ مہین کہلتا ہی
 زلفون سے ترمی لہز دستی کچھے
 پانی پی پی کے فنا کہ مستی تھے
 ہر ایک ٹپک چاہے کہ آپ ہی لیجے
 جو اسکی ہوشمت سواوسی کر دے
 لوگوں سے تھکا پیام کہتے کہتے
 پہونچو مہین گلی مین اور اسکی بہتے بہتے
 غالب سی پیری ہی روح بہنکی بہنکی
 یہ خانہ خراب جس سے اٹھکی اٹھکی
 آرام دل و سونس جانی تو ہے
 میری تو مرا و زندگانی تو ہے
 ہر دست مین پتے مین قرار گل گیری
 گرد اور اسکی گردین آئے سوسو پیرے
 شہادت کو میکے ہی پس بگینا ہی
 لگا کہنے ہنسکہ کہ خواہی سخو اہی

کتابت سودا

سے ہتھکڑی کاغذ میں لکھ کر
بیل کا ہے یہ سیدہ بلور
چونکہ اس نے نہایت اونٹوں اور سی پستون پر گزرتا تھا

رہا عورت مسترا د

نالی علی بن دین کو کہیں سے

[illegible]

[illegible]

قطعات درہجو

وہ کوہ شیخ ہت گویا کان دیت
دیکھو آئینہ کہتے ہیں کہ تیرا بان دیت
تھی اوکلی تن و توش پہ کیا شان دیت
کرتے ہیں نئے مری یہ سامان دیت
ٹوٹا نہ کہہ جو ان سے یہ بیان دیت

کیا شیخ فخرت مین ہے عنوان و نیت
 بہڑ والی کا جو رو کی ہین خلعت سنگین
 بیٹھی ہین جہان رنجلیان ہو کہ ع آرا
 چوڑین سن سند ترسا ہو نہ پین کوئی اور
 جو رو نہ گئی وعدہ سے تو بیٹھی سی ہینچی

قطعه تارنج بهوشیج صنعت الله که گنجی داشت به بود

سبب یہ کیا ہو کہ دل تمہیں سوا اور نہوں پہ چڑھا
کیا نکاح تو اسے جو اڑکی ہین تہا
پلنگ پہ یون رہو جیسے غلام کا ہودا
فرشتہ فرمیر سو اسن کو آچنک نہ چو
کہ جسکے ڈاڑھی کا ہر بال عبیر ہو دی سوا
مین کاٹون او سکوتین صدقہ دہ کیا تہا
تو دوہین ڈوب مروں جا کر دمان بھاڑا
جو کہتی ہوں اوی بیانی تو وہ کنہی ہو
کے ہے آج کسی سے مریشیخ ہوا

عروس شیخ منسی پوچھایہ ایک زادہ نے
ہزار حیف کہ اسے شمع محفل سحرا
نہ ہفتے بولتے ہی تو نہ ہلتی ڈولتی ہیں وہ
ویا جواب کہ اسی بڑی خیر ہے جگہ کن
سو ایسی خرس سی میں بیاہ کر فی بیٹو نگہی
جہان دہو میری دایہ فی ماتمہ بیٹہ کوٹان
جو یون بھی گردش دوران سی ہو خدا کر کی
میں پیر زادی کراد سکی جہانمیں ہون مشورہ
سنے نہیں تو میری ادسکی وصل کی تابرخ

قطب خوش طبعانه

گور کہ گوی چند چند زمین اسپین تنیون ایک

دیکھو ایک ایت قلمبریں آجسین تہنوں ایک
منتر خیر انکو کافر جاو میں سب پتر ہین

[illegible]

بادہ وہ زون متعلق کسی بارون کا مسخر تھا
 معقول شہر اور محلہ میں تان تان کے کمر کا تاجا ہے
 شاعر ہوا ہے فردوسی چابی
 بادہ وہ زون متعلق کسی بارون کا مسخر تھا
 معقول شہر اور محلہ میں تان تان کے کمر کا تاجا ہے

بیاوردن چو باد و بیاوردن چو باد
 بیاوردن چو باد و بیاوردن چو باد
 بیاوردن چو باد و بیاوردن چو باد
 بیاوردن چو باد و بیاوردن چو باد

حسرت سو دہول دہپا کرتا ہوں شاعری پر
 گر شاعری یہی ہو دہولین تو کیا میں کہیں
 جون بیت چار پارا ہوو گی کون اوکو
 یوں کون رکھی ہوں سو واکے آلت پر
 صحبت برآو دی کس طرح او کی مجھے

یہاں تک فخر اپن کرتا ہے یہ بلا
 پا پوشین کما کسو سو ہوا کسی گایہ کلا
 ہوگا سرین پاوکی جیسا عروں کا ہلا
 انگشت میں نہاوی جھڑک کوی چلا
 چلائی گاڈ او کی آلت ہر میرا ہلا

ہجو قدوی متوطن پنجاب

پڑوسو وادی کی گلی گل نڈی سر کو ادا دے
 جو بیت کندہ کی ہن لکھان میں چر آئے تری
 بڑکلم نال تیندا او سک وہ کمری نکھیر اکھینو
 یہ کل سنگر کما نوسا نو کہن بن او سک دی ہراوا
 ہو او سک گھر وچ پیکری سہک نال او سک بنیبت او سک
 سو سک و کما دی ورس بن بیاہ و کھانین ل او سک
 سب نون وعد دی فدو یاد او سوچو ناؤ پچھو بن

سہلی بری نون دی ماریا کہ اکھ جو تکی کنا دے
 کیسے کلا دی نال اوسن چر تو ساو کتر نولا دے
 کہ تجمہ نون و نیم نیم کلا دی نال یکسچ بوا دے
 وہ ان کلان نال سہلیا نون ساو سبج جوا
 فتح علی نام وہ جو پیکر شکر دساہ اکھا دے
 یہ کل شکر وہ گہر ورو ساو وول نون کما دے
 ترنج او سک یہ ناتف اکھو او کی تے مار دے

قطعہ کہ در سوال پادشاہ وجواب درویش گوشین بر سر واکہ ترک دنیا کر دے

یوں سنا ہے کہ خسر و ایک عصر
 دیکھا درویش کو جو خسر و نے
 روکیے آخرت کو بیٹھا تھا
 دست مطلب کو کہنچم عالم سے
 بادشاہ نے کیا جب او کو سلام

ایک درویش کے گیس تھا گھر
 آیا اس حال میں دواو کو نظر
 پشت دینا دیون طہر و دیکر
 پاوارا اپنے بویا اوپر
 سری سا ہوا وہ دست بسر

حیات سودا

۳۰۰

پیشہ سے وجہ ہوں میں کہ
 تین لاؤن نظر میں تیرا
 کہس دیاسے طے کسو سے
 زور اور زور تو سن لیا
 شمت و جاہ سے جو پوچھے
 کہتے ان بنام او پوچھے
 تے تحقیقت وہ ان سے جو ان تر
 جنش پاسکے گھر دے
 اس جہان سے کہیں ساو
 اور جوت بادشاہ
 اس جہان سے کہیں ساو
 اور جوت بادشاہ

کے ہاں اور کس بادشاہ
 کے ہاں اور کس بادشاہ
 کے ہاں اور کس بادشاہ
 کے ہاں اور کس بادشاہ

[illegible]

کے ہیں میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے
 جہاں میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے
 جہاں میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے
 جہاں میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے

پڑا کر ہی یہ گرہ رشتہ میں بباغ جہان
 جہان میں ابر کرم کی ہو قطرہ نسو جو فیض
 تو نگر آج کو دن ہر گدا کون کرتے ہیں
 عجب یہ ماہ عجب روز آج ہے جہین
 آکھی جتہ میں دینا ہو تو ہو دنیا میں

مبارکباد سا لکڑہ نواب احمد خان
 فلک جناب درین بحر تار ابر کرم
 ہر سال شمار می عمر تو ہر سال
 شود بہ بطن صدف قطرہ شکل دانہ گرہ

قطعہ مبارکباد سا لکڑہ نواب احمد خان غالب جنگ بہادر
 جو سال عمر ازل سے پتری مقرر ہیں
 گرہ یہ سال گرہ کی پڑشگی رشتی میں
 بنا دین سب جو اوٹنے ہیں لیکر وارید
 کروں ہوں عرض حضور اگر بایں نصیحت
 عدد کو اوکو بیان تجسین کروں میں صریح
 کہہ دو تمام ہنود ہی وہ دور رہے سبج

مبارکباد سا لکڑہ نواب احمد خان غالب جنگ بہادر
 ہر ایک بال میں گنتی سے اختر و نگر زیاد
 یہ ہو وہ سا لکڑہ زیر آسمان جسکے
 ندایہ دم بدم آتی ہو عرش سے تافرش
 یہ چاہتے ہو کہ دے انہو بال گرہ
 یہی ہے آزر و او سکی گردن خیال گرہ
 بسان ناخن قدرت رکھے کمال گرہ
 کشاد کار خلافت ہے پتری سا لکڑہ

قطعہ مبارکباد سا لکڑہ نواب وزیر آصف الدولہ بہادر
 خدا ہمیشہ رکھے ظل عاطفت کے تلے
 باد می ملک ہند میں چہ شہر و چہ دہ

احمد خان غالب جنگ بہادر
 جہاں میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے
 جہاں میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے
 جہاں میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے

۳۱۱
 بسان غنیمت سے لیکر تقاریر چست
 غرض دعا ہے سب کو اتنی تو سلامت
 سلامت ہے آفاق و اوستا سلامت
 قطعہ مبارکباد سا لکڑہ نواب احمد خان
 ہر ایک بال میں گنتی سے اختر و نگر زیاد
 یہ ہو وہ سا لکڑہ زیر آسمان جسکے
 ندایہ دم بدم آتی ہو عرش سے تافرش
 یہ چاہتے ہو کہ دے انہو بال گرہ
 یہی ہے آزر و او سکی گردن خیال گرہ
 بسان ناخن قدرت رکھے کمال گرہ
 کشاد کار خلافت ہے پتری سا لکڑہ

نواب احمد خان غالب جنگ بہادر
 جہاں میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے
 جہاں میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے
 جہاں میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے

سوا و تینت ابیہ دید عید الفطر مبارک
تو ای جناب میں تاسا لہای لا تو
اسے دوست جو ہو روز
رہے وہ

کرون عدد کو ترے فوج شکل قربانی	پہرون میں گرد تیری بس میرا ہی جو سلطان
ترمی خواب میں بھی دعا سودا کے	فلک یہ مرضی کو تیرے کہہ سو سپہ سالار

قطعه در مدح نواسنج ع الاوله بهار

ای خوشا حال او کے جو زیر فلک
یہ وہ در ہے گرد جس کے جون حرم
اپنودلمین جو رس کے تیری و لا
دوستی رکھیں وہ کے ستمہ سوا
اون میں گنتا ہے یہ سوا آپ کو
سجدہ کرتا ہے تیری در کے ملت
ہو تے ہیں اقوام ساجد صف نصف
دل نہیں وہ پُرز گوہر ہی صدف
ہیں جو سگسای در شاہ نجف
گر قبول افتد ز سے عز و شرف

ط

برائے نذر جو مرزا حسن خدا خان ہے
بحسب امر میں تاریخ کنندہ کو سہوا
نومحکوم و مومنینا رت سی یون ہوا معلوم

ہو علم کی محرم میں اس پس تجدید
کیا تھا فکر میں متبہ حق سی مانگ کر تائید
قبول ہے علم و جناب شاہ شہید

نئے جویا میں اس چمن میں ہم
تو بڑا مان مت مضائقہ کیا

دھونڈی ہے گل کو عندلیب دوست
فکر پر کس بقدر رحمت دوست

قطعه مبارک باد عمید محمدی رحمت حسن ضامن

طرب ہے سنیو نین لبریزہ دول شاد وارشاد
لازمون مین کرمہ و مہ تقدیر استعداد
جو ہو قبول نہ ہو اسکی سخت کی امداد

٦٠

[illegible]

[illegible]

قطعه عامل خیر باد	
-------------------	--

کرے ہے لطف و کرم مجھ پہ وہ بختوان
میں چاہتا ہوں تری ذات سی ہی احسان
مرا سخن تو اسید نیست شرمسار

قطعه عامل شادی

اس بیاہ آپس میں یہ کرتے ہیں ہیں
 دلوں کو چاہیے آرام ہو جانو کو چین
 شاد کامی میں سدا خلق رہو دلی مرین
 دینے ہلکو یہ نوید اسکے ہو فی فضل العین
 مہر اور راہ سے یہ ایک قرآن السعیدین

--	--

بے نشہ خور نے کاہر سرزمین
 ہم غریب و غریب پرور زمین
 مجلس مہتر اور کھتر زمین
 در و مرجان لعل و گوہر زمین
 سر سے تا پائی زیور و زر زمین
 کیون نہو و سے تمام کشور زمین
 ہو کے بیٹھا بنجوشدلی گہر زمین
 ہے یہ مہ آفتاب کے بر زمین

۱۱۱

عازم گور کو شاہ شامان دے
بہر تیاغ و غزل و نضب او سن
یہ سچ ہے کیون نہ فیض یزدان دے
ناخن شامان بیل سے بیل دے
شستر کی بیگ کو تلمذان دے
قطعہ بہار یک دلکشاں دے
سیا دوس دوست کو بابتیت دے
چو عاشق سے محبت پرورد دے
یکہو پہر کہ بخت نامہ دے
کس سے غائب چون منت دے
سبش کائنات کس شادمان دے
از شاہ اور تری کا
عاشق و درویش کا

دست به تاج بادا خدی که
تسبیح بر آید کی دیکر
بسیار است از کتب و کلام
که در این کتاب آمده است

۱۸۰

سبحان من کہ دون جواب
 سجدہ نوبرا سے صلوٰت
 گفت سو و ابجب ایایش
 سربت دور ازین خجسته سر

ساخت چون مولوے فضل عظیم	سال تاریخ اوذبہن سیم	ان نذا مقام ابرہیم
-------------------------	----------------------	--------------------

کما کلام پہ سو و اسے ایک عاقل نے کیا جو تجربہ اون دوستوں کو دیا چکھا اونہون کہ جو ای یار دوستی کا بغیر بخل و حسد پاسی کوئی مذکور میں اونہو ملے ذان اختیار عزت کو تجھے بھی راہ نصیحت کی میں یہ کتابوں وہ آدمی ہے بہت دور آدمیت سے وہ آشنا ہیں جان میں کہ امتحان کے بعد یہ سبکے اس گھا مسکرا کے سو و نے پہلے بری کی تجھے امتحان سے کیا کام	کسو سے رابطہ کوئی زیر آسمان نہ کری بدی کا جن پہ کس طرح دل گمان نہ کری و قلع کام کہوزہر دشمنان نہ کری اونہون کا مہر و مروت کو درسیان نہ کری دو چار امنوں کے خدا محکوم درجہان نہ کری کہ تو بھی رابطہ کہو با مشافقان نہ کری جو گوش دل سب کو حرف عاقلان نہ کری زبان نہیں کہ وہ لعن ان پہ ہر زمان نہ کری شکایت اتنی کسو کی کوئی بیان نہ کری بیشکر کر کہ کوئی تجھ کو امتحان نہ کری
---	---

میں ایک فارسی دان سو کہا کہ اب مجھ کو جو آپ کیجیے اصلاح شعر کی میری ہے اور زیر فلک ذات میرزا فاخر سو کب اونہون کو ہر اصلاح کا کسو کو داغ	ہوئی ہر بندش اشعار فرس و عربین پناہی غلطی تو محاورہ میں کسین سلامت اونکو رکھو حق سدا بروزمین قبول کب کرے اونکی متانت و رعین
---	--

سودا
 ۳۱۵
 حیات سودا

انے جو ہو مسلمان و دور دور
 صحبت انہو تو کہ اتنے دگر آئی یاد
 شکر کہ نہ بھی تو ہو دیگا اینہن کی خوشی
 سنکے یولا کہ تو ایہ دوست یہ سچا کتاری
 پر جواب اسکا بھجور دوں ہون میں تو کہ
 سچ کی انکی بخش ہو یون میں تو کہ
 وہ توڑے پائی سادہ پاک ہو ایہاں شعور
 اس کے کہ کسی کی نجاست وہ لگا میرا سرا
 یہ سب تو دیکھ سہوے ہون میں تو کہ
 حق نجاست کے کہ تو کہ تو کہ تو کہ
 ہر کسے کی سب سے بڑی سب سے بڑی
 ہر کسے کی سب سے بڑی سب سے بڑی
 ہر کسے کی سب سے بڑی سب سے بڑی

فقط در شکست فدا فیاض حق
 لکھتے ہیں کہ یہاں بہت اہم
 قوم افغان کا یہ کیا بہت اہم
 فیاض حق

۱۰۰

[illegible]

پہیلی عینک
 ایک نار دیکھی کہ وہ منگے
 سوہنے وا تریا کا نام
 پہیلی آئینہ
 ایک نار پیا کون بہانے
 آپ رکے پر پاسنے نانہ
 پہیلی عینک
 ایک تیرہ جاسون آئینہ ملاوے
 ہے کوئی ایسا یا کون بوجے
 ایضاً
 ایک نار دیکھن کو آوے سے
 جو دیکھے سو آئینہ لگاوے
 پہیلی قبلہ نما
 سندر سندیشیہ کو تیر نہ آپن تھور
 اتھون دسا پھرت رہی سرت پیک اور
 ایضاً
 ایک نار است بھی تھر تھری بیہ
 واہی کی شکمہ ہی جاسون لاکھ نہیہ
 پہیلی غریب
 ایک نار تر یا لیے
 ہے جے نہ چنے کیے
 ایک زکا ایک نرن آتا پہیلی وودہ دہی
 سہی کماہ جسم جسم آیا

پہیلی عینک
 ایک نار دیکھی کہ وہ منگے
 سوہنے وا تریا کا نام
 پہیلی آئینہ
 ایک نار پیا کون بہانے
 آپ رکے پر پاسنے نانہ
 پہیلی عینک
 ایک تیرہ جاسون آئینہ ملاوے
 ہے کوئی ایسا یا کون بوجے
 ایضاً
 ایک نار دیکھن کو آوے سے
 جو دیکھے سو آئینہ لگاوے
 پہیلی قبلہ نما
 سندر سندیشیہ کو تیر نہ آپن تھور
 اتھون دسا پھرت رہی سرت پیک اور
 ایضاً
 ایک نار است بھی تھر تھری بیہ
 واہی کی شکمہ ہی جاسون لاکھ نہیہ
 پہیلی غریب
 ایک نار تر یا لیے
 ہے جے نہ چنے کیے
 ایک زکا ایک نرن آتا پہیلی وودہ دہی
 سہی کماہ جسم جسم آیا

پہیلی عینک
 ایک نار دیکھی کہ وہ منگے
 سوہنے وا تریا کا نام
 پہیلی آئینہ
 ایک نار پیا کون بہانے
 آپ رکے پر پاسنے نانہ
 پہیلی عینک
 ایک تیرہ جاسون آئینہ ملاوے
 ہے کوئی ایسا یا کون بوجے
 ایضاً
 ایک نار دیکھن کو آوے سے
 جو دیکھے سو آئینہ لگاوے
 پہیلی قبلہ نما
 سندر سندیشیہ کو تیر نہ آپن تھور
 اتھون دسا پھرت رہی سرت پیک اور
 ایضاً
 ایک نار است بھی تھر تھری بیہ
 واہی کی شکمہ ہی جاسون لاکھ نہیہ
 پہیلی غریب
 ایک نار تر یا لیے
 ہے جے نہ چنے کیے
 ایک زکا ایک نرن آتا پہیلی وودہ دہی
 سہی کماہ جسم جسم آیا

پیشی و حضانہ

[illegible]

پیشہ

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين

الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله

جہان آباد
ایف۔ سی۔

کتابت جدید پیر گیت
ایندین ہے میری ایندین

سید علی

پیش روئی ایک دینی اور جابر

۱۹۱۱

۴۴۴

بہارِ جلد ۱۰

ایک نئی معاہدہ

دوستانِ مخلص

بہترین
ادبیاتی کامیابی

جانبیہ نامہ

کتابخانه قومی

سید بن امین

ناری کیت سینگ دو دہرے	اور برہمکھ لکایا کر سے
آمن دوج دتہہ ملاے	ناری لہے پر کہہ اوڑھاے

پہیلی کمان

دو ہجرت کبست سیں اور یہ داکنی کان

پیشگی

گھاو گھاو جب اگنی لگاوے

پہیلی نمبر و ق

جو پوری سوہی چری چلت رہی بن پانکون	پران ہرن وہ سوہی سوچ سجار و نانوں
------------------------------------	-----------------------------------

ایک نار کی ساج گنہیرے	او کہد را کہے گن بہتیرے
جو کی ناتھ اور سینکے پورے	ایک آنکھ سو چپ چپ گہورے

پہیلی باسری

چمکی سید ہی ہرنٹ پہنکت اوتھر پکار

سپیلی جا پلو

آدھے دوپڑ میں او سکا گھر کام کرے زمین ٹھالا بیٹھے	سب سے کام کا ہے ایک نہ نمبر پڑا ہو کر گھر میں بیٹھے
--	--

پہیلی دوات قلم

ایک پرکھہ ایک تیرہ سون کالا	کالا مولفہ کروا سون بھاگا
بھاگ چلا کوئی کھلے نہ اور	دو ہی تارے ایک زر کے چور

[illegible]

مشت اپنی پروردگار سے
 رحیم سوزاک پروردگار سے
 دیکھ لے غفلت سے
 سن چکا اپنی سبادت کا بیان
 دیکھ لے غفلت سے
 سن چکا اپنی سبادت کا بیان
 دیکھ لے غفلت سے
 سن چکا اپنی سبادت کا بیان

مولے ایک مادہ خربنی لگا
 عمر باقی تھی حشر ض پانی شفا
 آخر کار اس مرض کے بھی یہ

رحم مادر میں اولٹ نکلا ہو میر

سن تو تک اسی نصبت انسان نصف خ
 قتل حرمت پر خدا کے خلق کے
 ریزہ چین جس جس کے ہے نوخوان کا
 رات دن پھر تا پھر ہی ہوا سے لعین
 بیش و کم تجھ میں نہ کیا عقل جمق
 گھر سے اپنے کہا کے جاو جو کج رہا
 عقل کمتی ہی کہ کسی پر نہ کہا
 ظاہر تو اس گدی کے پیٹ میں
 تھا خیال او سکھو قضیب الثور کا
 سیدای میر مثلث آپ کو

رحم مادر میں اولٹ نکلا ہو میر

تال سر سے ہے تیرا لگانا پر سے
 دخل ملک صورت پر کو بھی تو دے
 لعن تیری سر پر کرتے ہیں ملام
 تال پر بھکار دے ہی مرد زمان

صبح ہے ست کا طغے ماوی
 تابیہ سجے ہے لٹ یا گوجہری
 رے رباب و بین سے تا کنکری
 از پکھا و ج تا بڈ ہو لک خجہری

رحم مادر میں اولٹ نکلا ہو میر
 دیکھ لے غفلت سے
 سن چکا اپنی سبادت کا بیان
 دیکھ لے غفلت سے
 سن چکا اپنی سبادت کا بیان
 دیکھ لے غفلت سے
 سن چکا اپنی سبادت کا بیان

۳۲۴

کلمات سودا
 رحیم سوزاک پروردگار سے
 دیکھ لے غفلت سے
 سن چکا اپنی سبادت کا بیان
 دیکھ لے غفلت سے
 سن چکا اپنی سبادت کا بیان
 دیکھ لے غفلت سے
 سن چکا اپنی سبادت کا بیان

وہ جو بہین ممتاز زیر آسمان
مگر گہر بہر خپیر و قند صان
روز محشر میں شفیع النرجان
کچھ بھی تجمہ میں عقل ہے اور قلم
ڈر خدا سے تو کمان اور وہ کمان

ہجو کرتا ہوں تو ان افسانہ کی
کو نسا سید بنا ہے مسخدا
یک نشان خیمہ میں نہیں لٹکا کہ جو
نسل میں اوکے گئے ہے آپکو
پہر وہ جانے ہیں جن کا سب بپ

کہتے ہیں سید کہ جس کا گھر ہو نیم
 گرجے ہے سمجھیں سید ناہم
 گرجے دوڑاتی پھرتی ہے نیم
 تہ سوا حارث بہ شقاہ سلیم
 پر تو سمجھے تہ جو ہو ذہن سلیم
 تو سنا دی اوس کو حسین کا ہوزیم
 سر دسمجھا ہے مگر نازیم
 تا بہ پیغمبر گنا جاوے کریم
 دل خلائی کا کرے تہ تو دو نیم
 لعنت اسی بڑے جہنم کے مقیم

اوس اجنبی کو بھی اکشر ایسی لکیم
موزی کے مطبع کا ایک کتاب ہے تو
کہہ تو کس سید کو برہم سے طعام
کو نہا سید مہا عاشورے میں
فی الحقیقت ہے تو مضحک مذاحکا
وہ تو ہے مذاحک منہی بہن بھہ غیر
سخیر سینگے تو آپ کون
ہے وہی سید کہ جو پشتین سے
برخلاف اسکے سوا تیغ زبان
اس عمل پر تو کبھی سید ہون میں

مومنوں کے چچا نافع کیون کرے
خمس کے پیسے تو بین گھر میں دھرے

گر تو ہوا آں بنے اے منہ
جو تو سید ہو تو دیوین تجھے

۲۲۵

جون بھائی عزیز مرہٹن کے ساتھ ساتھ ہی چلتا ہے
 دیکھو تو ملک بارہے ہیں کہ تو شوق سے
 قومی خون کے ہاتھ سے لگا کر
 جو میری جو قومی ہر دور
 ہر نامور ملک پر اس سے تو شوق سے
 ہر ملک پر اس سے تو شوق سے
 ہر ملک پر اس سے تو شوق سے
 ہر ملک پر اس سے تو شوق سے

دولت انست کرین خون لک لکینار
دولت باسی علی خان لک لکینار
دولت باسی علی خان لک لکینار
دولت باسی علی خان لک لکینار

دولت باسی علی خان لک لکینار
دولت باسی علی خان لک لکینار
دولت باسی علی خان لک لکینار
دولت باسی علی خان لک لکینار

دولت باسی علی خان لک لکینار
دولت باسی علی خان لک لکینار
دولت باسی علی خان لک لکینار
دولت باسی علی خان لک لکینار

دولت باسی علی خان لک لکینار
دولت باسی علی خان لک لکینار
دولت باسی علی خان لک لکینار
دولت باسی علی خان لک لکینار

چاہے التو ہے تو رہے بن کر
کس نیاید بزر سایہ بوم
تیری جس باغ تک صدا جاوے
تجھ کو اس گل زمین سے جلد کوئے
اس محلے کو تو اوڑھاڑو ہے
ٹوٹیاں طوطے کے بچے اس قابل
گر نہ شاعر حسان میں ہو کوئے
نشومی قسمت لپنے سے تجھ تک
کس نیاید بزر سایہ بوم
اسے بیابان خشیت کے غول
فسخ آباد کے محسوس نہیں
جلد بیان سے نکل و گر نہ ترا
اب بلا کر ڈسندہ دریا او سکو
خلق اللہ کی سنی یہ بات
سنکے عالم ڈھند درنی کی ندا
کس نیاید بزر سایہ بوم

خلق شاگرد اپنی کر ڈالے
ورہا از جہان شود معدوم
پہر کوئی خار و خس نہ وہاں پاوے
کچھ نقد دیر راہ ستارے
آپ جس محلے پہنچا دے
ہیں جو بولے تو اپنی سکھلا دے
تجھ کو سورا نہ شہر دکھلا دے
کوئی ناکس ہے آوے تو آوے
ورہا از جہان شود معدوم
بستیوں کو نکر تو ڈانوا ڈول
صد سے باہر تو کر چکا ہے کلول
ہرم میں اسطرح سی دو گنا کھول
یوں سکھا دوں گا کہہ بجا کر ڈھول
ہے ایک الو پر آدمی کا خول
بولے گا دیکھ کر تجھے یہ بول
ورہا از جہان شود معدوم

تجھ کو سورا نہ شہر دکھلا دے
کوئی ناکس ہے آوے تو آوے
ورہا از جہان شود معدوم
بستیوں کو نکر تو ڈانوا ڈول
صد سے باہر تو کر چکا ہے کلول
ہرم میں اسطرح سی دو گنا کھول
یوں سکھا دوں گا کہہ بجا کر ڈھول
ہے ایک الو پر آدمی کا خول
بولے گا دیکھ کر تجھے یہ بول
ورہا از جہان شود معدوم

کیون تو دستار مری بان بچہ کمنا تھا
کیون تو دستار مری بان بچہ کمنا تھا
کیون تو دستار مری بان بچہ کمنا تھا
کیون تو دستار مری بان بچہ کمنا تھا

صبر دم کو جو چین میں ہوا سووا کا گلدہ
کو کیہ ناگل کا تنگ آٹھ پہر کاوش خار
کہا ایک بلبل نالاک کہ اسی عاشق گزار
کہہ تو کیا لطف میسر ہو جو یوں فضل بہار
کیون تو دستار مری بان بچہ کمنا تھا
کیون تو دستار مری بان بچہ کمنا تھا
کیون تو دستار مری بان بچہ کمنا تھا
کیون تو دستار مری بان بچہ کمنا تھا

ایسی یادداشت کہ دوایم بلامنت باشد
فادہ دادہ باشد امر
کہ چہ ہم
بہر دو دیرمان خوب
یاد دہدین فنی
استدراک ہی
چو وہ دیر
عیش اب
من اگر کشتہ شود
موجب شرف بیباکی
استدراک بری کام
ادپرست من

کتابت سودا
۳۲۸
کتابت سودا

۱۵۶۱

مان پر ایسی کلمات میری زبان سے
مت نکالو تو قیامت کی کہ وہ بین
کے نام سے جانی کر پیسہ
کر کے وہاں اپنے منت کر کے
کیا بڑی بین کے منور نے
ایک جو بین کے منور نے
عاشق کے منت نسبت فطیرا
کیا نام ہے کہ اس پر اور
نئے امید پی کی کہ اس پر
دل ہار گیا گشتا غیر کامل
جو کہ کیا ہے ہوا پہلے
نہیں نیند لگی تھی سے
تو اس کی میری تاقی تو
تو اس کی میری تاقی تو

اسقدر اپنی کیے سے یہ پشیمان ہوا دل	کیا کمون تجسرت بہرہ و ساکن
حال دل خستہ شوق چہ شنیدن آرد	بجوہر دست آفتد آئینہ کردیدن آرد
سج کو کس سے متعارف نہ لگی ہے لگن	کیا ہوا کس کو ٹھگا کسا لیا تنہ من
مہو لگی اور تنک ہی میں کچھ اب بہرین	کیا ہوئی تنہ جو ہم ساتھ کی تھی و بچن
دل میرا ٹوٹ گیا تجسے اب ایو عہد شکن	حیف مدحیف کہ قدا سکی نہ تین جانی تین
دل کہ طو مار و فابو دمن محزون را	پارہ کردند نہ تہ تبان مضمون را
اسقدر چشم مروت کو او مٹا ست یکبار	کچھ تو آ دل میں سمجھ اپنی کر انصاف اپی
خویر دیون میں تجھ کو کتے بنایا سب بار	ور نہ خوبان میں نکرتا تھا کوئی شجوا شمار
بلک پہر تاتا تو ہر ایک کے گھر سو سوار	اپنی مجلس میں نہ تیا تھا کوئی تجھ کوں بار
این زمان جا تو در دیدہ فرم شدہ آ	روی زیبا متواز دیدہ ماگم شدہ آ
پہلو ہی دلو میری تنہو لیا کس عنوان	اب جہڑ کتے ہو مجھے دیکھ کو تم ہوئین نا
بنے معلوم کیا ہی غرض اس تان کا جان	دلو تم لیکے لیا چاہتے ہو سیدی جان
لیجی یہ بھی دل اپنی میں نہ رکھئے اراں	لیکن ہوتا نہیں کچھ تہسے لیا میں فرمان
تو آئی کہ غم عاشق زارت باشد	گر شو د خاک بران خاک گذارت باشد
واہ وا ایسی ہی دیکھی میں وہاں تجسے یار	کوئی یہ طرز واداسی کھو و آ تجسے یار
غیر کے واسطے جو مجھ پہ ہوا تجسے یار	میں تو ناچار ہوں سمجھے گا خدا تجسے یار
میں عبت غیر کا شکوہ یہ کیا تجسے یار	دیکھ لیتا تھا جو کچھ دیکھ لیا تجسے یار
گر بظاہر کبشی خلق نکو خواہی کرد	شوخ بابا تو چہ کردی کہ باد خواہی کرد
نیشہ دل کو میری سنگ ستہ سے پھوڑا	دل فر میری ہی موند اب تیری طریض مودا

دل بہار کیو گشتا غریب
 جو کہ کھینچے ہوا پہلے ہنر اس
 تب پہنچے نیند کی گہنی چنی سے تم آزاد ہو کر
 تو اوس گلی کی جی الفت کو نیس ایک دو
 یاد آدا کہ کس کو تو تو کام نہ لے دو
 بہ زبان بیو نہ ترا اچھ مراد دل تو
 کہیوت اسی میر جے یاد نہین کر دو
 کہ تو اب کوئی جلیانی کا پتھر نہا سوا
 اگر گزر احوال میر کر نہین کرتا گناہ
 اس قدر چھو بیوئے تو نہرا سے خدا سوا
 یاد آدا کہ کس کو تو تو کام نہ لے دو
 بہ زبان بیو نہ ترا اچھ مراد دل تو
 کہیوت اسی میر جے یاد نہین کر دو
 کہ تو اب کوئی جلیانی کا پتھر نہا سوا
 اگر گزر احوال میر کر نہین کرتا گناہ
 اس قدر چھو بیوئے تو نہرا سے خدا سوا

باند ہناٹ ٹپی دستار سکھایا ہمنے
 رکھ کے حمد ہر کو تجھے بانٹا بنایا ہنہ
 شوخی و ناز کے طرز و نئے بتایا ہمنے
 این گویم کہ مران دست تو گشتہ دلرسین

اتو کھتے ہیں سریفانِ دغا باز لہم
ہو گا معلوم نکالو گے جو خطا انکی کلام
پہر تو رسوا کرینگے ملکِ تہذیب خاص عام
ازان بنید ریشم کہ از کردہ لیشمان ماست

کاشکے جتے مرے مہر کے رتنے کو طیر
غنیہ سے ملے کہو جہانویہ جو جہانویہ
کب تلک زہر کے گہونٹو کو پہلا ہم کہو
آنقدر زندگی خویشی اور شہوار است

کیا کوئی تجھ سے سارے یا رتہ دنیا میں
کیا کسو کو کسو سے پیار تھا دنیا میں
عشق سے کسو کو سزا کا رتہ دنیا میں
ہیچ کس بھیجو من از دست کس نواز شد

اول مرا ستم نہ منط سنگ ستم سے ہر چور
ای میاں دلکیت بہاویکا خدا کو یہ غور
ابا بہتہ تیر سے کہ ہر جاؤں پڑا ہوں مجبور

تنگ جا کوترے برین کھایا ہمنے
اگر چنے کو تجے سب سے بتایا ہمنے
ہاتھ اپنے سے غرض تج کو گنوا یا ہمنے
کوڑہ خوشی مثل مست کہ میاں یہ ہمیش

ای سیران میثقی محبت کے ترمی ہمیں غلام
سب چلے جائینگے آخر یہ تہیں گنہگار
دیکھ اب بھی سمجھ ای یار نکر ایسا کام
جمع تا جمع نباشی تو پریشان

تبت لو اسے یار جلے دے کہ سو پہ پہنچو
ہم ترستے کہ میں غیر مرے یوں کو میں
مار بھی محو لو بلا سے تو بلا سے چھوٹیں
گر تو ناحق کہتے حق تو بریں یار

کیا کوئی اور طرح دارنتہا دنیا میں
کیا کھین اور گرفتارنتہا دنیا میں
یکہ ستم اور پیرنہارنتہا دنیا میں
خوار و رسوا سرکچہ و بازار نشد

تو بھی آنکھوں میں تری یار نہیں موعین منظور
کیا کروں ہاؤ زمین سخت فلک سے گیار دور
دیکھہ بیتاب مجھے حسن پرست ہو غور

三

۲۲۹

دیکھو ایسے ہی کہو ایک نظر پڑے تو
بیکار از لطف باغ و گلہاں
مسکین دریا و دریا و دریا

[illegible]

بہارِ نبویؐ میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب میری طرف سے ہے۔

عقود اسی کے لئے بنائے گئے ہیں کہ کوئی بھی ان کے لئے نہیں بنایا گیا ہے۔

ساله عامین غرق اسکا ہونے میں عام لوگوں کو
 اس کی خبر پہنچنے سے پہلے اس کی اطلاع پہنچا کر اس کی
 اطلاع پہنچا کر اس کی اطلاع پہنچا کر اس کی اطلاع پہنچا کر

[illegible]

57.

<p>تہذیب و تمدن سلطنت اسلامیہ کی علامت ہے یہاں پر دولت پروردگار نے اپنے انوار کو ہر طرف سے تاباں فرمایا ہے</p>	<p>اس کا مقصد یہ ہے کہ ہر انسان کو اپنی زندگی میں بہترین طریقہ کار بتا دے اور اس کے ذریعہ دنیا و آخرت دونوں میں کامیابی حاصل ہو سکے</p>	<p>اس کتاب کے نام سے مراد ہے کہ ہر انسان کو اپنی زندگی میں بہترین طریقہ کار بتا دے اور اس کے ذریعہ دنیا و آخرت دونوں میں کامیابی حاصل ہو سکے</p>
<p>جو کوئی شخص مشکل مولوی جی کو سنا تاہی پھر کیا مشکل ہو اس کا تو سمجھنا سیکھتا ہی</p>	<p>بدقت میتوان فہمید معنی ہائی نازاد</p>	<p>اس کتاب کے نام سے مراد ہے کہ ہر انسان کو اپنی زندگی میں بہترین طریقہ کار بتا دے اور اس کے ذریعہ دنیا و آخرت دونوں میں کامیابی حاصل ہو سکے</p>
<p>کہ شرح حکمت العین است مرگان آزاد مجرد جوئے او سکونہ سبب پیش پس او سکونہ</p>	<p>بدقت میتوان فہمید معنی ہائی نازاد</p>	<p>اس کتاب کے نام سے مراد ہے کہ ہر انسان کو اپنی زندگی میں بہترین طریقہ کار بتا دے اور اس کے ذریعہ دنیا و آخرت دونوں میں کامیابی حاصل ہو سکے</p>
<p>کہ شرح حکمت العین است مرگان آزاد تو وہ بھی اس طرح سے اڑھے کہ زنگولہ بجاتی ہی</p>	<p>بدقت میتوان فہمید معنی ہائی نازاد</p>	<p>اس کتاب کے نام سے مراد ہے کہ ہر انسان کو اپنی زندگی میں بہترین طریقہ کار بتا دے اور اس کے ذریعہ دنیا و آخرت دونوں میں کامیابی حاصل ہو سکے</p>
<p>کہ شرح حکمت العین است مرگان آزاد اسے عالم نہ سمجھے ہو تو کہو عین بتاتی ہی</p>	<p>بدقت میتوان فہمید معنی ہائی نازاد</p>	<p>اس کتاب کے نام سے مراد ہے کہ ہر انسان کو اپنی زندگی میں بہترین طریقہ کار بتا دے اور اس کے ذریعہ دنیا و آخرت دونوں میں کامیابی حاصل ہو سکے</p>
<p>کہ شرح حکمت العین است مرگان آزاد کہ جو نسخہ یہی ہے کتب میں اون لکھا ہی</p>	<p>بدقت میتوان فہمید معنی ہائی نازاد</p>	<p>اس کتاب کے نام سے مراد ہے کہ ہر انسان کو اپنی زندگی میں بہترین طریقہ کار بتا دے اور اس کے ذریعہ دنیا و آخرت دونوں میں کامیابی حاصل ہو سکے</p>
<p>کہ شرح حکمت العین است مرگان آزاد جو کوئی اس کو سمجھتا بہت مشکل ہے سمجھا ہی</p>	<p>بدقت میتوان فہمید معنی ہائی نازاد</p>	<p>اس کتاب کے نام سے مراد ہے کہ ہر انسان کو اپنی زندگی میں بہترین طریقہ کار بتا دے اور اس کے ذریعہ دنیا و آخرت دونوں میں کامیابی حاصل ہو سکے</p>
<p>کہ شرح حکمت العین است مرگان آزاد کہ شرح حکمت العین است مرگان آزاد</p>	<p>بدقت میتوان فہمید معنی ہائی نازاد</p>	<p>اس کتاب کے نام سے مراد ہے کہ ہر انسان کو اپنی زندگی میں بہترین طریقہ کار بتا دے اور اس کے ذریعہ دنیا و آخرت دونوں میں کامیابی حاصل ہو سکے</p>
<p>کہ شرح حکمت العین است مرگان آزاد سبق اس پر پہلی سورت ہوں گہرے سیریل</p>	<p>بدقت میتوان فہمید معنی ہائی نازاد</p>	<p>اس کتاب کے نام سے مراد ہے کہ ہر انسان کو اپنی زندگی میں بہترین طریقہ کار بتا دے اور اس کے ذریعہ دنیا و آخرت دونوں میں کامیابی حاصل ہو سکے</p>
<p>کہ شرح حکمت العین است مرگان آزاد سمجھنا مطلع ابرو کا اس کے سخت ہر شکل</p>	<p>بدقت میتوان فہمید معنی ہائی نازاد</p>	<p>اس کتاب کے نام سے مراد ہے کہ ہر انسان کو اپنی زندگی میں بہترین طریقہ کار بتا دے اور اس کے ذریعہ دنیا و آخرت دونوں میں کامیابی حاصل ہو سکے</p>
<p>کہ شرح حکمت العین است مرگان آزاد کہ شرح حکمت العین است مرگان آزاد</p>	<p>بدقت میتوان فہمید معنی ہائی نازاد</p>	<p>اس کتاب کے نام سے مراد ہے کہ ہر انسان کو اپنی زندگی میں بہترین طریقہ کار بتا دے اور اس کے ذریعہ دنیا و آخرت دونوں میں کامیابی حاصل ہو سکے</p>
<p>کہ شرح حکمت العین است مرگان آزاد نہیں پڑھ سکتے شعر مولوی ہرگز وہ نور کو</p>	<p>بدقت میتوان فہمید معنی ہائی نازاد</p>	<p>اس کتاب کے نام سے مراد ہے کہ ہر انسان کو اپنی زندگی میں بہترین طریقہ کار بتا دے اور اس کے ذریعہ دنیا و آخرت دونوں میں کامیابی حاصل ہو سکے</p>
<p>کہ شرح حکمت العین است مرگان آزاد ادا کرتی ہی یا اسے اونہیں جانتی ہی نہ</p>	<p>بدقت میتوان فہمید معنی ہائی نازاد</p>	<p>اس کتاب کے نام سے مراد ہے کہ ہر انسان کو اپنی زندگی میں بہترین طریقہ کار بتا دے اور اس کے ذریعہ دنیا و آخرت دونوں میں کامیابی حاصل ہو سکے</p>
<p>کہ شرح حکمت العین است مرگان آزاد کہ شرح حکمت العین است مرگان آزاد</p>	<p>بدقت میتوان فہمید معنی ہائی نازاد</p>	<p>اس کتاب کے نام سے مراد ہے کہ ہر انسان کو اپنی زندگی میں بہترین طریقہ کار بتا دے اور اس کے ذریعہ دنیا و آخرت دونوں میں کامیابی حاصل ہو سکے</p>

مختصر میں غزل حافظ در قرین بادشاہ زمان

آپ کے ہر شعر میں ایک نیا نیا عالم ہے
 جس سے دل بہتا ہے اور دل بہتا ہے
 جس سے دل بہتا ہے اور دل بہتا ہے
 جس سے دل بہتا ہے اور دل بہتا ہے

موتش از گوی خرابات گذر کرد و چون

حقائق سودا

ایستہ احوال پر بین رہ سکا کی کم ولایت
ہو گئے نہ بین عداسے اداسیات
گفتہ این کو چہ گوشت ترخانہ جرات
ای ہم فخری و ترخانہ بکرات
بسیج دلایا سید ہر عشق بے ارادت
موتیج و زہد کین کا فہون بھون بون
گفتہ شمع کمال ای ہون کی یک چہ
نکدین شمع کمال ای ہون کی یک چہ
نکدین کمال ای ہون کی یک چہ
نکدین کمال ای ہون کی یک چہ

[illegible]

جیسی تھی

پیشرفت کانیکه جهان و ایند


این خرابات معانی
از دم چرخ زان بخت عبور
کسی را که بخواهد از این
جای بگریزد

مکتبہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

دل میں سودا
گر نہ ہست دین کو
ایک سو تیرہ
ع

مجلس ششم تعلیمات

پس بعد از این که در این کتاب



بھگوان تا فیر معانی سے لگا آنے غش
دل ز کف دا دم و بیہوش و یدم پیش

جب کے اوتے پیر نے سخاں دلکش
پہر سنبھال آپ کو جسوقت چلا آؤدش

ولانند و نه سوت

تاریخ سیدم عبقامی که نه

پایامغز و سکا چون هر عالم هستی میں نمود
محو گشت از ورق کون مکان نقاش وجود

تفرد اسلام کا دیکھا وہ مکان میں مسجود
 اپنی نظر دینیں جب اس جانور میں جو

در روزه و حجت

نه ملک مانند و نه آدم نه طبع

ایک میدان ہی فقط وہاں نظر آیا کہ
ویدم از دور گر رہے ہے نہ یوانہ دست

پروہاں چشم کی ہایل نہ بلند و مرتبت
کی جو میری نگہ چشم فی آہو کی جست

بیشتر خروش

بیوقوف باوجود آمدہ و درجہ

ایک ایک ہینڈون حردو خوش شعور
نی نی و مطرب و ساقی بہم و علیش سرور

ایکے ایک فنونِ نقشہ وحدت سی چور
اور اسبابِ طرح کیے سو وہاں کیا مذکور

ہم نو شاموش

بی می و جام و صراحی

صورت آئینه حیرت سوز بود ایلانی سدم
سرسشته در یافت برفت از دوشم

جب سچے وہاں فطراس طرح کا آیا
کچھ نہ سمجھا کچھ ملک مہین کہ زنونع آدم

فہرست مجموعہ

خودم تا خبری پشم زود

پہرے پر مجھے دے تحقیق تو سن جا فاصاف
نہیں است این کعبہ کہ بی با و سرا بطوان

پیر گنا کہنے یہ بہتر ہے کہ رکھ مجھ کو معاف
یہ نہیں صوفیہ تو مار و چپان لانی گزرا

نئی نجرش

نہایت سچ کہ درود فی اورد با

دین دنیا سے چھوڑا خواہش دل کا پیوند

گرچہ کہیں بچتے آیا ہوں یار پسند

پس بعد از این که در کربلا دم آورده و دیده
 بد آن مانند زیت سبزی شش پاره شده و دیده
 بوی عطر از زبانها مثل شکرین ترشیده و دیده
 نمک گریه و دین بکسریه ناله ترشیده و دیده
 و اگر نظر کرده ام گوهر چو دیده
 به دست کس بیاحت بر تو ملک عشق کای
 نه توفی اشک زلفت با جزو زلف کای
 توفی او در کس زلف با جزو در زلف کای
 بیاحت کون گزینش بلا نیز بخندای
 بیاحت کس کای که در کس زلف دیده

[illegible][illegible]

[illegible]

بہننا غیر حروف رستی اپنا نہیں دے
 کش نہیں دلی ہر ایسی شے کہ ہر جس سے قمر کی
 نظر میں حسن طبعی ہی حسنِ بالا
 دل فریاد و مجنون لیل و شیریں پیہر تہا
 حسین دلوں میں تھی کون کیسے ہو گیا
 ولی کیساں تھا حال و نکا ادھون پر تہ تو
 جمال یار و یونکے دلوں میں ن سویتا
 محبت نے خوب زشت میں کر لیتا
 تیرے نیک بہ وہاں کبھے الفت کی چاں
 خرد بہوش تھی جسم مقام عشق میں
 تہی وہ چیز جو تفریق کی دونوں کی در پی تھی
 سنا، رابطہ محمود و ایاز آخروہ کیا تھی
 کہ جتنی گردن اگر عید کو مولا کی جھکوا
 غصہ سودا چھو سبھاؤں میں کتبک یوں آن
 نہ کہیو پرتو ایسی بات میر حقیق انوار ان
 بسانِ محروم اور اسد کا ہر سب جگہ تابان
 کھا تو شے جو کچھ جھکو نہوں گا او سپہ میں نار ان
 خوش آمد کی ہر اس بات جس پر یاد چیا
 محسن سیر و ہم
 مفصل تر گل کی ہرین جلو میں پستان گل
 وقت نظارہ ہر گبر و سلمان گل
 آہ بجاو نظر آدین بحیہ عنوان گل و صبح
 خون زخود و قوتو نکالا تو ہرین ہنچان گل و صبح
 دیکھو کہ مجھوں نے ہرین طبعیان گل
 باغبان عیش و طرب ہر گلستان میں رواج
 آسے یہاں جو کوئی وہ کر کو تفریح ہر رواج
 لگا ایک مرغ ہر نالان سواثر کہ محتاج
 کسی تاثیر دم سرد و حین میں کہ آج
 غمناکستہ و جگر کر نہیں ہاں گل و صبح
 در پے سیر چرخ جو کوئی اسے ظالم
 پیتے ہرین خون جگر وہ محو صحن ظالم

بہننا غیر حروف رستی اپنا نہیں دے
 کش نہیں دلی ہر ایسی شے کہ ہر جس سے قمر کی
 نظر میں حسن طبعی ہی حسنِ بالا
 دل فریاد و مجنون لیل و شیریں پیہر تہا
 حسین دلوں میں تھی کون کیسے ہو گیا
 ولی کیساں تھا حال و نکا ادھون پر تہ تو
 جمال یار و یونکے دلوں میں ن سویتا
 محبت نے خوب زشت میں کر لیتا
 تیرے نیک بہ وہاں کبھے الفت کی چاں
 خرد بہوش تھی جسم مقام عشق میں
 تہی وہ چیز جو تفریق کی دونوں کی در پی تھی
 سنا، رابطہ محمود و ایاز آخروہ کیا تھی
 کہ جتنی گردن اگر عید کو مولا کی جھکوا
 غصہ سودا چھو سبھاؤں میں کتبک یوں آن
 نہ کہیو پرتو ایسی بات میر حقیق انوار ان
 بسانِ محروم اور اسد کا ہر سب جگہ تابان
 کھا تو شے جو کچھ جھکو نہوں گا او سپہ میں نار ان
 خوش آمد کی ہر اس بات جس پر یاد چیا
 محسن سیر و ہم
 مفصل تر گل کی ہرین جلو میں پستان گل
 وقت نظارہ ہر گبر و سلمان گل
 آہ بجاو نظر آدین بحیہ عنوان گل و صبح
 خون زخود و قوتو نکالا تو ہرین ہنچان گل و صبح
 دیکھو کہ مجھوں نے ہرین طبعیان گل
 باغبان عیش و طرب ہر گلستان میں رواج
 آسے یہاں جو کوئی وہ کر کو تفریح ہر رواج
 لگا ایک مرغ ہر نالان سواثر کہ محتاج
 کسی تاثیر دم سرد و حین میں کہ آج
 غمناکستہ و جگر کر نہیں ہاں گل و صبح
 در پے سیر چرخ جو کوئی اسے ظالم
 پیتے ہرین خون جگر وہ محو صحن ظالم

بہننا غیر حروف رستی اپنا نہیں دے
 کش نہیں دلی ہر ایسی شے کہ ہر جس سے قمر کی
 نظر میں حسن طبعی ہی حسنِ بالا
 دل فریاد و مجنون لیل و شیریں پیہر تہا
 حسین دلوں میں تھی کون کیسے ہو گیا
 ولی کیساں تھا حال و نکا ادھون پر تہ تو
 جمال یار و یونکے دلوں میں ن سویتا
 محبت نے خوب زشت میں کر لیتا
 تیرے نیک بہ وہاں کبھے الفت کی چاں
 خرد بہوش تھی جسم مقام عشق میں
 تہی وہ چیز جو تفریق کی دونوں کی در پی تھی
 سنا، رابطہ محمود و ایاز آخروہ کیا تھی
 کہ جتنی گردن اگر عید کو مولا کی جھکوا
 غصہ سودا چھو سبھاؤں میں کتبک یوں آن
 نہ کہیو پرتو ایسی بات میر حقیق انوار ان
 بسانِ محروم اور اسد کا ہر سب جگہ تابان
 کھا تو شے جو کچھ جھکو نہوں گا او سپہ میں نار ان
 خوش آمد کی ہر اس بات جس پر یاد چیا
 محسن سیر و ہم
 مفصل تر گل کی ہرین جلو میں پستان گل
 وقت نظارہ ہر گبر و سلمان گل
 آہ بجاو نظر آدین بحیہ عنوان گل و صبح
 خون زخود و قوتو نکالا تو ہرین ہنچان گل و صبح
 دیکھو کہ مجھوں نے ہرین طبعیان گل
 باغبان عیش و طرب ہر گلستان میں رواج
 آسے یہاں جو کوئی وہ کر کو تفریح ہر رواج
 لگا ایک مرغ ہر نالان سواثر کہ محتاج
 کسی تاثیر دم سرد و حین میں کہ آج
 غمناکستہ و جگر کر نہیں ہاں گل و صبح
 در پے سیر چرخ جو کوئی اسے ظالم
 پیتے ہرین خون جگر وہ محو صحن ظالم

دل و دگر کفن تو بزم ایزد چون
 لب و لعل تو بزم ایزد چون
 دل و دگر کفن تو بزم ایزد چون
 لب و لعل تو بزم ایزد چون
 دل و دگر کفن تو بزم ایزد چون
 لب و لعل تو بزم ایزد چون
 دل و دگر کفن تو بزم ایزد چون
 لب و لعل تو بزم ایزد چون

یہ بچن الفیحت سے جو میں الایا برو
 پر نہ عشرت میں ساو ہوں نہ کچھ عیش کو
 آہ بہر کر یہ کجا سچ ہے جو کہتا ہے تو
 ہے یہ مر کوڑ مچے پر د جو ان سب بیکو

	عرصہ سیرت باقرہ بنی سائل درمید	
	خمس چار و دم	

<p>نشو و نما سے باغ جہان سے میٹھ ہوں فکر غم و خزاں سے بہت آرمیدہ ہوں</p>	<p>شیدائے ریائی سے دور آفریدہ ہوں نہ بلبل حین نہ گل نود مسیدہ ہوں</p>
---	--

مین موسم بجارمین شاخ برئید پون	
یارب سزگی عجب طرح صبح و شام	حسرت ہی مین گذرنی هر مسرتین دلام

مطلبت تنگدست غم سے نہ کچھ خوری ہو کام
اس میکدہ کو بیع عبت آفندہ ہو

تینوں مجھے بیدار غصہ ایسا ہے تین
اٹھار اڑکا مجھے ہو کا معنی اس کے ہر

گو سو طرح کی حسرتیں اس دل کی چھ ہیں
تو آپ ہی زمان زو عالم ہے ورنہ میں

ایک حرف آرزو سولہ نیا سید ہوں	
سنتا نہیں، سے در در عمت کا بادشاہ	قاصد تو حسرت دوست تیا نکلی، او سے راہ

اور کو تو اس شہر کی رشوت پس ہے نگاہ

کوئی جو پوچھتا ہو یہ کس پر ہوا دعوہ

جن گل نہار حائسہ گیسان زندین

<p>ہو سکتے ہیں جفا کے تھک و کھین ج ریف کہ ہو سکر ۱۵۰ سکا کچم ستر جرم</p>	<p>مت پوچھ اپنے جور کا میر تین جیف تیرنگا جرش کا تیر ہند جرم</p>
---	---

	جہاں سے ہوا بھری ہو	پسیم کا یہ کہ میں یہ
	ظالم میں قطرہ مژدہ خون چکیدہ ہو	

۱۔ جو شخص اپنے غم و غصہ سے اپنے دل کو بھرتا ہے
 ۲۔ جو شخص اپنے غم و غصہ سے اپنے دل کو بھرتا ہے
 ۳۔ جو شخص اپنے غم و غصہ سے اپنے دل کو بھرتا ہے
 ۴۔ جو شخص اپنے غم و غصہ سے اپنے دل کو بھرتا ہے
 ۵۔ جو شخص اپنے غم و غصہ سے اپنے دل کو بھرتا ہے
 ۶۔ جو شخص اپنے غم و غصہ سے اپنے دل کو بھرتا ہے
 ۷۔ جو شخص اپنے غم و غصہ سے اپنے دل کو بھرتا ہے
 ۸۔ جو شخص اپنے غم و غصہ سے اپنے دل کو بھرتا ہے
 ۹۔ جو شخص اپنے غم و غصہ سے اپنے دل کو بھرتا ہے
 ۱۰۔ جو شخص اپنے غم و غصہ سے اپنے دل کو بھرتا ہے

بہ صفت تین پہلے آرام ایک پیل
عنا اگر بہت غصے تو کھانسی کی متصل
غافل بہت کوئی نہ آرامی ذوق کو پسند
اگر غیر خیر نہ ساقی دیکھو

ہاں تو کہو یہ سچ ہے کہ اگر ملک کیون ورنہ
میں کیا کہوں کہ کون ہے جس سے پڑا
جو کہ کہہ سکتا ہے کہ کون ہے جس سے پڑا

۱۱۱

منہاں سے ایک اور شخص نکلا جو کہ
میں نے پہچان لیا کہ وہ میری طرف سے
آ رہا تھا۔ میں نے اسے روک دیا اور
پوچھا کہ تم کہاں جا رہے ہو؟
اس نے کہا کہ میں اپنے گھر جاتا ہوں
اور یہاں سے دور ہونا چاہتا ہوں۔

آریو آئی کوئی کہی نکارے

[illegible]

خوشنوع کے مولوں کے پانچ لکھ چھوٹے
 شبنم جبین کی بھی بادہ خوری شے پیکر
 کتے تھے مرنے کو کیا جانی تھے
 دنیا کا بیک وید کہان پہنچانے کیونکہ

بمبہ سا بہلا کوئی ہے تیرا اور غمگن	عارض کے گرد و کیسے پہ خط شکیب
پوچھو ہنسنے میں بھی رو رو کر یا بار	لکھ باغبان قسم سے بچھے کیا چلی بار
دوران گل پکڑ کے جو بہہ خاراہ	
دور کو آسان کی جو ہم کرتے ہیں نگاہ	گردش دو ہی سارونکی دو ہی ہیں نہراہ
دو ہی چلن زمانہ کے دو ہی سببہ کی را	کیا گل بگڑ گئے نہیں معلوم بکراہ
لہنے سے تم ہمارے جو کیا رہ گئے	
دل نیلے جھگو یار میں حاضر ہو جان ملک	خواہش ہو سیم ور کی جو سب کہان ملک
پہنچی ہے کاروا کے میری تنہا ملک	غارت کیا جنون نے میری بکراہ ملک
لی جیب کی خبر تو کتنی تارہ گز	
جانب میں اپنی گرفتار میں جتنا کہ ہم خیال	پائے کسو ہی طرح نہیں صورت ملال
ہاں اسکی تو نگہیے کہ ہم بعد ماہ دسال	تیسے جو مونہ لگے تو کیا غرض کمال
دیکھنا پیش رفت تو میں بارہ گز	
چاہا جو ایک وقت تمہیں دیکھنے کو ہے	آئے تہا ری بزم میں اپنی لبو کو سے
چپکے سنی جو غیب سے تم بات چیت کی	رہی کو گاہرین شب کے جگہ تنے دی تو دی
رفعت ہو ورنہ جاسر بازار گز	
ماہ اپنی شکل تو یہیہ جو کہہ کے	اس پر ہی خوش نہیں ہوا اگر خوب یوں ہی
سو آرزو تھی دل میں تو یہیہ ہی رہی رہی	پر غم ہے بہہ تہین ہوئی ہم سے آگہی
ہر چند کر کے تھے ہم اظہار گز	
خوبی ہی کیا رقیب میں جو جھگو بھا گیا	دلال کون سا ہے اوس سے ملا گیا

لیکن ہمارے باری بار گز
 اپنا سا ہم کو تہا ہی بار گز
 لہنے کو تہا ہی بار گز
 دنیا کا بیک وید کہان پہنچانے کیونکہ
 کیا کیا نہ بیک وید کہان پہنچانے کیونکہ
 ہر اسکی نو بیہ کہ وہ ہیں لائق جان
 ۳۴۳
 عیادت سوا
 بیخبر کی کو بی بی ہمتین ہے جو وفا
 ہنسا کون سا قدم کہ تہا رو سے وفا
 اس میں جہاں کو تہا وفا
 ہر چند دوزخ میں ہے ہی ہر خون نشان
 گردش میں ہنسنے کو تہا وفا
 دیکھ ادا کو تہا وفا
 جہاں ہوتا ہے تہا وفا
 فاطمہ بنت جبریل
 ہر ان کی مہر خان کو ہوا دوزخ و دیم
 لاش کا لہجہ ہی ہنسنے کا گز
 ہر ان کی مہر خان کو ہوا دوزخ و دیم
 لاش کا لہجہ ہی ہنسنے کا گز
 ہر ان کی مہر خان کو ہوا دوزخ و دیم
 لاش کا لہجہ ہی ہنسنے کا گز

ہر ان کی مہر خان کو ہوا دوزخ و دیم
 لاش کا لہجہ ہی ہنسنے کا گز
 ہر ان کی مہر خان کو ہوا دوزخ و دیم
 لاش کا لہجہ ہی ہنسنے کا گز
 ہر ان کی مہر خان کو ہوا دوزخ و دیم
 لاش کا لہجہ ہی ہنسنے کا گز

نیکون سہ ماہی میں درج کیا گیا ہے

بہارِ نوازِ گلشن
گلشنِ نوازِ گلشن
گلشنِ نوازِ گلشن
گلشنِ نوازِ گلشن

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

پایان

اب ایستہم سیدہ اودناقی ہر

ہاں ایک بساط
وہ دیکھو میں نے اس کی
مٹا دینے ہوئے
مٹا دینے ہوئے

مجلس اور دانشوروں کا ہونا چاہیے۔

دوسرا دو سال
پھر سے دو سال
تیسری بار دو سال
چوتھی بار دو سال

<p>ترب غرب رو سے لایا آسمان کنی ہو</p> <p>جب بھی کراہی بد کمر پھر کر کہاں گئی تو</p>	<p>اور جموں سے لے آیا دوشینہ فوجی تو</p> <p>بھٹنڈہ کو خلی اندر ہی چیتا زنی تو</p>
--	---

شیطان ہی باپ تیرا اور تو ہی دوسکا بتا	
یہ بڑے اس سر سے تا اس سر تک اب	ہیں ناتہ دار تیری خرچ کی زنجیاں سب

اور میں سے ایکیادو جس عدلی کی کنو جب	پہلے کہ او سکویہنا تیجے کراپنا مطلب
پھر ساتھ اوں ملاؤ اور کرجا سلاپا	
جس سے کہنے کو نظم سے لگ	جس سے کہنے کو نظم سے لگ

جہانگیر نے لکھنؤ کی تو خبر کو	اور سوقت میں اشارہ کر کے لکھا ہنسنا
جہانگیر نے لکھنؤ کی تو خبر کو	خیر چرچا کا جو دیا ہو پیر کہاے لے جو زر کو
دست پر کھڑا کا حصہ لکھنا اسوا	

استنہ جھاد تیرے چلتے ہیں مئی رنگی	بیک رنگ ایک بکرا دیتے کر چھوٹنگی
پیر اپنی سی کر رہی بی پیسہ غولہ دنگی	کوئی ہے یا تو شامی ملحد ہے یا فرنگی

ہم ساتھ تو بنے خدا کر اب آپ کو ڈوبایا	
کر تا ہے جو سبکی تجھ کو نہ کچھ خطر ہے	نہ خوف ہے بڑے کا نہ نیک سے خدا ہے

ایک حلق کے بے پر لیدی میچو نظر ہے	نوا آدمی ہمیں ہے ایک تحفہ ماچو خبر ہے
ہر چن زیرِ جیل ہے تین آکھو چھاپا	
سرخ سر پہ ہر سہ ہون ایشال اک	کوناق ہر سہ ہون ایشال اک

اور اپنے مدعا کی چاہ ہے جو کچھ مدعا کر	اور اپنی اہلیہ کو تو ابنی مان کھا کر
اس واسطے وہ قالب پر رنگاں کھا	

جب اسکو چوڑا ہوا جب تک پہنچا تو سنتیں کرے گا ہرگز نہیں سوتیگا

اور اسے غلام مستحق قتل کے کسی بی بی یا غلام کے قتل کو گناہ نہیں سمجھتا۔

سورج کی روشنی	سورج کی روشنی	سورج کی روشنی	سورج کی روشنی
سورج کی روشنی	سورج کی روشنی	سورج کی روشنی	سورج کی روشنی
سورج کی روشنی	سورج کی روشنی	سورج کی روشنی	سورج کی روشنی
سورج کی روشنی	سورج کی روشنی	سورج کی روشنی	سورج کی روشنی

نقد و تراشے کو ڈی لاؤن
لیکچر میران ہتھ پڑا

پیشہ گو اور ان
تاریخ و سیرت
پیشہ گو

۳۴۸
وزارت معارف و اوقاف و صنایع مستظرفه
تفحص و تصدیق

۱۔ حق و تقویٰ میں سحر کر لیا
 ۲۔ ملک ہو ورنہ نہ درو جانے
 ۳۔ چھوڑ دیکو جانے
 ۴۔ درو دعو جانے

[illegible]

10

[illegible]

ایسی چوکی دو لہن نرمی شادی ہے بہہ نہیوں
 نوئے ہاوسا شادی کو کیا کہنوں
 یہاں تک ہے نہ شرم سے قوی بہہ نہیوں
 ہاں ہے باریت دیا میں کیا کہنوں
 شادی نہیوں کہ ہاں نہیوں نہیوں
 سنی ہے اسے دو لہن یہ نہیوں
 یوں کہدے اپنے باپ سے اسوت دو لہن
 بابل یہاں یوں کے نہیوں کہدے

٣٥٠

۱۵۱

فوتہ مسک کو اسی معصوم کا چاہیے

عینکے پیوریتھ کھلانے پر بھی

وہ لمبی شتاباً کے پیچ اب بیکر تو واپس

سر نہ رہیں بڑے گھوڑوں نے نہ کڑے تو ہلکے ہیں

باقی خیر کچھ اور نہیں فقط ہمارے اسپرل

چوکی دی اوتنی پیہر کے کتھار ہیہان دیکھیں

اگر وہی کو سپاہیہ پوچھنا ہے

خندہ کے منہ کو چھو

آؤ

مجلس تہذیبیہ

روٹی تو کما کھا و کر کسی طرح بچھنڈر

آنکرکھا اس نے سمجھ اس کی اس ترہنا	بہر بات نصیحت کی مجھے اس سے کہنا
ان کا مورسے کہ اس کو نصیبوں میں ہر اپنا	لے دوں گی میں دو چہرہ کو ریاں بیچے گہنا

روٹی تو کھا کھا و کر کسی طرح مچھنڈر

اگر میں نکل دوں تو بھلا کیا کروں گا
جو چیز جہیز ہے مری مجھ سے کوئی لو

بھڑوائی ہی بھڑوسی کی جو شہت میں لگسی ہو
کہنے اسے رکھو اسے دو جو کرایاں دو

رونی تو کما کھاوی گسپی ح مجھند

تب شے سیدھا کرنے کا سنتی ہر خندی
ہم سب کو وہ پھر بالائی اللہ کی بندی

کوئی بیٹی ہی اچھی مجھے تو نے تو نہ جرمی
کھکھ کے سیدھا کا ہیکو زبان کرتی ہر گندی

روٹی تو کما کھا وی کسی ح مجھنہ

خاموش ہو سوتا نہ زبانِ نیربت کھولا
کچھ یہ سب ٹلو ہی نگاہیں گی بجاؤں ہوں

جھگڑے میں ختم جو روکے آگے تو نہ بل
ڈنٹھا ہے دماغ کا کہ یہ مصرع سوا نمونہ

روٹی تو کھا لکھا وی کسی محبند

<p>محسن هست و مقدر</p>	
<p>نسبت کو اینی کوٹ ہو ندیا تو ہوں شیخ جی</p>	<p>جب میں سنا کہ یہ رستا ہوں شیخ جی</p>

شیخ مجاہد

یعنی کہ سفر ہی کہاں ہیں شیخ جی

ماہر مدینہ برائے رکن

مجلس بنیاد
گنجینه ملی
کتابخانه ملی

پہاڑوں میں کہوٹ
دھوپ کو کھلتے گلزار میں چربی
القصہ شیشہ چربی کی پوری کرت خدا گنوا سے
یار و میرس ہے بچہ کوی باجن بجائو لاسے
آری

[illegible]

در کتب صحیح و معتبر مذکور
 بجای بان نه چو کی ساقی کی قوت
 اس سے زیادہ کیا کیونکہ اس سے
 بلکہ اگر وہ خود قوت دار اور
 باقی کے لغویات کو اس سے دل نہ چسبند
 جلدی حاصل کرے اس کی وہ اثبات کرے
 جو چاہے اگر وہ کیا میری قصیدہ کو
 کے زادہ و زیادہ کر دست و پا کرے
 خود این سخن و شاد کردہ
 کجاہ شش کا یہ بی بی ذکر رخ
 بیچے انجمن کی چو کہ آل بجا
 کی کجی کیون میں تیری اسے سب
 بدشتان دین توان کرد ایند
 باصلط و صید و اواراد
 کبوتر خوتو ال بجا کا عدوی جان
 اسکا حلق ای تو چو کیون میں بربان
 بدشت خدا کے چو حلق میں تو چو
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

ابر و کوشیغ سے تشبیہ میں برصیقل	
ریش بابا جو سنے ہے کوئی قسم انگور	شمارہ و سمہ بن اور سکا وہ نہ لاوین مذکور
ربط الفاظ کو سننے سے ندین تا مقدور	لف و نشر اور کو مرتب جو ہو کر نا منظور
رام پور کی جیہ کٹاری لکھیل ریت کھیل	
لفظوں سے اول کا معنی نہ ہو منہ کیم	آفرین کر زمین و تھا ہو تو ہوں چین کیم
گور عری سے طلب کر زمین جاگرتیں	لف و عارض کے جو سامانیں کیم تقسیم
شب شود نیم رخ و روز شود تپقل	
ہو عبارتیں کہیں ان کی جو لفظ و رو گوش	آستین لکے کالین میں جیہ نہیں گوش
معنی ہو چھو تو جیہ چھیلان میں کہ مجلس ہی خموش	پاؤں سے مطلب نہ کہی مدر کہ صاحب بٹ
لفظ لفظ ان کا اگر نہ ہو نہ ہو وہ لیکر	
یہاں تلک باقی نہیں باہ کی گرسا تمہ ہوشہر	زلف کیو اسے بندہ جا کھیں سانپ کو ہر
چشم کو وصف میں گوہر و تو ہو گردن ہر	نہ تلاش انکے سخن کا سا کہ جس میں یہ قہر
باند میں لب کو جو جیہ انگر تو دہر متقل	
عالم ربط میں تھا و سنے تو میرا یہ معاش	جای دشنام کھا شعر سنی و کھا شامش
لیکنا لب کیونکے انھو کا گردن پر افاش	مبتدل کر نیکو جب رنجیہ سب را تباش
باند میں لب کیون میں وہ جو نہ متقل	
محسوس ام جو میری کھا شاعر موجب استہ عا کیم	جو حکیم مذکور کفہ ہوو
آئے کہ طر فتنہ ایب او کردہ	گو یا زاریاں ہر زغن و خاد کردہ
چندین حلق جیسی و افشا کردہ	ای چرخ غافل کہ جیہ پیدا کردہ

۱۷
 راہ کو تاج کے علاوہ جب کہ میں اس نیا کراہ
 بد دعا چون تکلیف دینے لگی وہی کراہ
 میری زلفوں کی طرف سے اب اچھٹیا ہوا کہ
 ہم زبان و دم دلش ہم روئی اور باغیچہ
 طرح کا کچا دودھ اور کچا شہناز
 جب تو بے چین اداں کو دیکھتا ہوا شہناز
 یار کا درد کی ہر سہاگہ ہر پوچھنا پوچھنا
 لے چھوٹے بے محل باید گلوں کے اچھڑ
 چون منہ میں نے محل باید گلوں کے اچھڑ
 خون جوانی کے زخموں پر اچھڑ
 عشق کی یہ شہناز اچھڑ
 اور عار اچھڑ

مخمس سے دو دم درہم جو مولوے ندرت کشمیر

شعر ناموزون و سخن بہتر ہے کہنا بخیتہ	کب کھامین قتل مضمون کہیں کا خیتہ
بیہیائی ہے بھیکہنا سنکے میر کا خیتہ	خون معنی تار نسج باد چا خیتہ

آبروی رکنیت از جوش سوداگری

قاضی اور کوتوال کی راجا تہیہ میں تاملید
 پہرے کے کھتا ہے اسی ٹہرے تو ہم ازراہ عدد
 جنگ کا مبداء ہر تیرے مگر وہ رشک باہر
 خود بخود در جنگ باشند ان رفیع سیقت

بر سر سوداے خود از چهل صنف از

عروس میں جا میز ا بیدل کرتی تھیں باشندہ وہ
کہتے تھے سن سنائی تیر تھیں سب یوں نکلی
شعرنا موزون پوچ اوسات کو پڑھتا تھا جہ
چون کلاخ اشب کہ مفر سامتا نہ میخورد

این لعین در بزم طرب شور و غوغا مجتبی

<p>سو دکھانا مولوی ہے دیندار سے تعبیر وہ کہے بہکے کہ اتنا روسیہ ہے یہہ پلید</p>	<p>پیونکی خاطر کرے جسم پر تقاضا می شہید پیش رویش کے شب لیدا تو نڈھ شہید</p>
--	--

طرح ظلمت از سیمای تابیدنیارخیزه

<p>وگئے تھے یہاں سچے کشمیر سے لڑتا حبش سچ سیمہ ندرت کہ شکل آدمی فرغ و ش</p>	<p>جالوز ہے ایک جھکو سونہ سچے کو و کش در منزل قحط اقامت از گھہ خور و نش</p>
--	--

خاک در سپهر حسن بیت اخلا ہارختہ

کیونکہ اظہارِ تائیدِ کبر کے دامن میں آیا اسیر
میں پروردگار کیسے بیابان میں روانہ مانتا تھا

خویش را بر خاک از بالا دوید و بختی

[illegible]

گوئی کوئی نہ دیکھا ہو کہ کلام کوئی نہ دیکھا ہو
 گوئی کوئی نہ دیکھا ہو کہ کلام کوئی نہ دیکھا ہو
 گوئی کوئی نہ دیکھا ہو کہ کلام کوئی نہ دیکھا ہو
 گوئی کوئی نہ دیکھا ہو کہ کلام کوئی نہ دیکھا ہو

صد چار و صد نارس ہم نہ اینی ریختہ	
جن نے دیکھا ہے تیری دیوانگوں گندہ مہر	پوچھا پھر تہا ہے وہ کشمیکے رتاو کن
ہر صنف مرد اس بیات کا یار و کہ زن	سیفہ باید کرد از جلدش بان ابی سخن
زانکہ او شیرازہ انشاء املار ریختہ	
لوگ کہتے ہیں تجھے دیوانہ ہے مجھ تابکار	کچھ تبیلہ میں نہیں ہے اسکے کوئی گفزار
ہاتھ میں جسکے یہ ہڈیاں دیکھتا ہے لفیا	روز و شب از غصہ می پیچد بخود مانند ما
زہر خود بر خوشنق از بس سودا ریختہ	
آپ کوست دیکھ نہ ونا اوٹنے ایچ پیو پوچ	خیریت اس میں ہے کرشمہ کو جلد سے کوچ
حق میں سودا کر تر خاہے سوائی خطہ کی موج	زنگ مہل و شکار ریخت تازہ بیت بیچ
بود ہر جا ریختہ کوئے دلش از ریختہ	
محسوسے و سوم و پنجو موکو	
مولوی جی سواب کوئی جا کے میرا پیام دو	کئے کھا کہ یہ غزل پڑھنے کو اذن عام دو
لکھ لکھ اسی ہر ایک کو صبح سے تا بامداد دو	بہرے جو بیچ شمس کے کئے کو انظر دو
گھور کیو نہ دو لگا م موٹھ کو تنگ لگا م دو	
ایک سال کا عرس میں تم سے جو انظر م	بحرین جسکی ہر طرح شبہ خاص عام
تقلیع سے اوسکے جس کے صبح سے تا بامداد دو	اوسکی طرف سے آخر میں حکو سی پیام دو
گھور کیو نہ دو لگا م موٹھ کو تنگ لگا م دو	
جس نے سنی ہے یہ غزل بولا وہ کریم خیال	ایسا یہ نہ راہو اور غنہ و کام فی یہ چال
اسکا مصنف ہر کھان لا کر اسے دو پوزال	میں اسی دن کو موکو رو رو کر تہا پتہ مال

۳۵۷
 کتابت سودا
 انشا ہی ہر ز دست کوئی نہیں بل صفتان
 گوئی کوئی نہ دیکھا ہو کہ کلام کوئی نہ دیکھا ہو
 گوئی کوئی نہ دیکھا ہو کہ کلام کوئی نہ دیکھا ہو
 گوئی کوئی نہ دیکھا ہو کہ کلام کوئی نہ دیکھا ہو

گوئی کوئی نہ دیکھا ہو کہ کلام کوئی نہ دیکھا ہو
 گوئی کوئی نہ دیکھا ہو کہ کلام کوئی نہ دیکھا ہو
 گوئی کوئی نہ دیکھا ہو کہ کلام کوئی نہ دیکھا ہو
 گوئی کوئی نہ دیکھا ہو کہ کلام کوئی نہ دیکھا ہو

بولی میں اپنی تم دعا دجو کسو کو میرا لال
 جوتی کو لیکے ہاتھ میں تسکری وہ یہ سوال
 گھوڑیکو دوندو لگام مونہہ کو تنک لگا دو
 کہتے ہیں یہ گلا جو ہم کھانیکو اپنی لڑچنے
 روز میاں جو چین کھانین تلک اس طرح بنے
 جا کے یہ لڑنے تم کھو ہم اسی شہر کے
 گھوڑیکو دوندو لگام مونہہ کو تنک لگا دو
 آدین جو آن مولوی گھوڑی پہ اپنی ہوسال
 بولیں وہ کچھ تو اب ہی شوق سے کہتے یہاں
 گھوڑیکو دوندو لگام مونہہ کو تنک لگا دو
 یہاں تو پہنچا ہر آسمان ہو وہ یہ کس طرح فو
 اب تو یہ بات ہو گئی خانہ بخانہ کو بکو
 گھوڑیکو دوندو لگام مونہہ کو تنک لگا دو
 میں کھون تے موکو کیونکے مٹے یہ شہر
 لیکے عروص والو نے کیجیے غش لگو گم
 بدلو تم اپنی شکل کو ڈرہی کورنگولی کسم
 یہہ تو مٹی کی اس طرح چلا ہے یہہ کہ اگر تم
 گھوڑیکو دوندو لگام مونہہ کو تنک لگا دو
 محسن سے وچہام
 کہتا ہے میں ہوں اسے جو مجھ سے اسو
 کشمیر نے کی غصے باندھوں تو مجھ کو پڑنا
 لولو کا پچھو پچھو پچھو وی پکار پاردنا
 شیطان نقل میرے کل رات جو گنوئی
 کشمیر لٹکے سے میں ایک فاحشہ بولا

ایک شخص نے ایک روپے کا نوٹ لکھا اور اسے ایک شخص کو دیا۔
 ایک شخص نے ایک روپے کا نوٹ لکھا اور اسے ایک شخص کو دیا۔
 ایک شخص نے ایک روپے کا نوٹ لکھا اور اسے ایک شخص کو دیا۔
 ایک شخص نے ایک روپے کا نوٹ لکھا اور اسے ایک شخص کو دیا۔
 ایک شخص نے ایک روپے کا نوٹ لکھا اور اسے ایک شخص کو دیا۔

محسن سے پیچھے رہنا ہے	
شکر کے بیج آج بھی قیل و قال ہے	اکھانے کی چیز کھانیکا سب کو خیال ہے
یون و خیل امر و مخی میں کرنا محال ہے	جو فقہ دان ہیں سب کا یہ دوسے سوال ہے
ایک مسخرہ یہ کہتا ہے کو ا حلال ہے	
حامی اور مضمون کے قول کا ہو موی جانہ خان	اور دوسرے میں کیا کھوں ایک شہر بان
کچھ شک رہا گوے کی حلت کے درمیان	ہم سے جو کوئی پوچھے تو ہم ہی کہیں ہاں
ایک مسخرہ یہ کہتا ہے کو ا حلال ہے	
یار و بسو ہو تم اسی دیر خراب میں	بیٹھا اوٹھا کرو ہو سدا شیخ و شاب میں
حلت رکھے ہے زرخ گسوی کتا بہن	جتنے کتب ہفتی کی اونکے جو اب میں
ایک مسخرہ یہ کہتا ہے کو ا حلال ہے	
بگڑا ہے آج مجتہدوں بیچ کیا پتہ نیل	ملا لطیف بوے کہ کہا نارو ہی چیل
کہتا ہے چاند خان کیا کتنے حرام نیل	حلت پہ مینڈ کی کی میا بچی کو سودیل
ایک مسخرہ یہ کہتا ہے کو ا حلال ہے	
ہو گا اگر حلال تو کو ا پھڑکا	لیکن یہ غصہ کہ کتا ہی کو حجاز کا
لازم ہے کیا چھوڑنا ہر ایک ہڈکا	نور آوری سچہ کے مزا اپنی ڈھار کا
ایک مسخرہ یہ کہتا ہے کو ا حلال ہے	
اپنی نفس سے آج انھوں نے جو یہ کہا	کو ا حلال چپے سے پیسے لیے پکا
بولانفس کہ خیر سے تم کو ہوا ہے کیا	مشہور یہ سخن ابھی ہوتا ہے جا بجا
ایک مسخرہ یہ کہتا ہے کو ا حلال ہے	

ایک شخص نے ایک روپے کا نوٹ لکھا اور اسے ایک شخص کو دیا۔
 ایک شخص نے ایک روپے کا نوٹ لکھا اور اسے ایک شخص کو دیا۔
 ایک شخص نے ایک روپے کا نوٹ لکھا اور اسے ایک شخص کو دیا۔
 ایک شخص نے ایک روپے کا نوٹ لکھا اور اسے ایک شخص کو دیا۔
 ایک شخص نے ایک روپے کا نوٹ لکھا اور اسے ایک شخص کو دیا۔
 ایک شخص نے ایک روپے کا نوٹ لکھا اور اسے ایک شخص کو دیا۔
 ایک شخص نے ایک روپے کا نوٹ لکھا اور اسے ایک شخص کو دیا۔
 ایک شخص نے ایک روپے کا نوٹ لکھا اور اسے ایک شخص کو دیا۔
 ایک شخص نے ایک روپے کا نوٹ لکھا اور اسے ایک شخص کو دیا۔
 ایک شخص نے ایک روپے کا نوٹ لکھا اور اسے ایک شخص کو دیا۔

ایک شخص نے ایک روپے کا نوٹ لکھا اور اسے ایک شخص کو دیا۔
 ایک شخص نے ایک روپے کا نوٹ لکھا اور اسے ایک شخص کو دیا۔
 ایک شخص نے ایک روپے کا نوٹ لکھا اور اسے ایک شخص کو دیا۔
 ایک شخص نے ایک روپے کا نوٹ لکھا اور اسے ایک شخص کو دیا۔
 ایک شخص نے ایک روپے کا نوٹ لکھا اور اسے ایک شخص کو دیا۔
 ایک شخص نے ایک روپے کا نوٹ لکھا اور اسے ایک شخص کو دیا۔
 ایک شخص نے ایک روپے کا نوٹ لکھا اور اسے ایک شخص کو دیا۔
 ایک شخص نے ایک روپے کا نوٹ لکھا اور اسے ایک شخص کو دیا۔
 ایک شخص نے ایک روپے کا نوٹ لکھا اور اسے ایک شخص کو دیا۔
 ایک شخص نے ایک روپے کا نوٹ لکھا اور اسے ایک شخص کو دیا۔

۲۵۹

کون کون کی چیزیں حلال ہیں
 کون کون کی چیزیں حرام ہیں
 کون کون کی چیزیں مکروہ ہیں
 کون کون کی چیزیں نجس ہیں
 کون کون کی چیزیں کفار ہیں
 کون کون کی چیزیں کفر ہیں
 کون کون کی چیزیں کفر ہیں
 کون کون کی چیزیں کفر ہیں

ایک سخرایہ کھتا ہو تو حلال ہے	انفار ہی سب آنکے اسبات اٹھے	ہم کوڑیاں طلب کی تو لیں گے کھر کر کھر
ایک سخرایہ کھتا ہو تو حلال ہے	یہ ملے میں لڑو نگا وہ ملے کہ بس لڑے	وی لڑکلین جنہیں کہیں نفری مری مری
ایک سخرایہ کھتا ہو تو حلال ہے	تنخواہ دینے کو نہ درم اون کو نہ دام	ناچار ہوا نہوں نے کیا صلح کا پیام
ایک سخرایہ کھتا ہو تو حلال ہے	سکر لے وہ کہنے کہ اپنا نہیں یکام	رہنا انہوں نے کہ جنہیں یوں یہ خاص عام
ایک سخرایہ کھتا ہو تو حلال ہے	گزارں ہم تو کتنے تہہ کھا کھا کیا نہ چنے	انکے زبانے چپکونے لیکن اب بنے
ایک سخرایہ کھتا ہو تو حلال ہے	کو تو دل میں اونکی غذا آنکر ٹھنے	یہوں نے کہ ہرچہ ہمیں بھیجیں جس کے
ایک سخرایہ کھتا ہو تو حلال ہے	پکوا کے کج کو تو انہوں نے کری نہ ہوم	کل یوں کہیں گے واسطے میر کپا و بوم
ایک سخرایہ کھتا ہو تو حلال ہے	یہ نوکرے تو وہ کرمیامی ہی ہو جو شوم	تنخواہ اپنی لے یہ کہیں گے علی العموم
ایک سخرایہ کھتا ہو تو حلال ہے	اوشیں ہم اگر تو اسی شطرے ابائیں	عالم تمام کھاتا ہو جو گوشت سویہ کھائیں
ایک سخرایہ کھتا ہو تو حلال ہے	اسیندہ چیل و کو میچ ہرگز نہ دل چلائیں	کو کیو جو حلال کھے او سکوپہ نہائیں
ایک سخرایہ کھتا ہو تو حلال ہے	القصد کتنی دیر رہی جب یہ بات چیت	ہار سیاں نفسہ ہوئی پا جیو کی حیت
ایک سخرایہ کھتا ہو تو حلال ہے	بدلی حرام غریب کی ان خرشتوں نے ریت	شادی ہو تبتے گا تو بہن اسکا بنا کے گیت

کون کون کی چیزیں حلال ہیں
 کون کون کی چیزیں حرام ہیں
 کون کون کی چیزیں مکروہ ہیں
 کون کون کی چیزیں نجس ہیں
 کون کون کی چیزیں کفار ہیں
 کون کون کی چیزیں کفر ہیں
 کون کون کی چیزیں کفر ہیں
 کون کون کی چیزیں کفر ہیں

کون کون کی چیزیں حلال ہیں
 کون کون کی چیزیں حرام ہیں
 کون کون کی چیزیں مکروہ ہیں
 کون کون کی چیزیں نجس ہیں
 کون کون کی چیزیں کفار ہیں
 کون کون کی چیزیں کفر ہیں
 کون کون کی چیزیں کفر ہیں
 کون کون کی چیزیں کفر ہیں

کون کون کی چیزیں حلال ہیں
 کون کون کی چیزیں حرام ہیں
 کون کون کی چیزیں مکروہ ہیں
 کون کون کی چیزیں نجس ہیں
 کون کون کی چیزیں کفار ہیں
 کون کون کی چیزیں کفر ہیں
 کون کون کی چیزیں کفر ہیں
 کون کون کی چیزیں کفر ہیں

[Faint handwritten Persian script visible through the paper from the reverse side.]

وہ کوئی نیک نام بھی ہو
سہل چہ زور میں بھی ہے
سہل چہ زور میں بھی ہے
سہل چہ زور میں بھی ہے

یہاں تک کہ جو باتیں کہیں کہیں نہ ہوں
 نہ ہوں نہ ہوں نہ ہوں نہ ہوں نہ ہوں
 نہ ہوں نہ ہوں نہ ہوں نہ ہوں نہ ہوں
 نہ ہوں نہ ہوں نہ ہوں نہ ہوں نہ ہوں

عجبت ہی یہ کہ جو باتیں کہیں کہیں نہ ہوں	یہ کون حال ہو احوال تم پر ایسی
نہ لہوٹ پیوٹ کی آتیا ہو مواسو ہوا	
دلو تو کھل کر تین الامان ہو سو دا	جنون کی فوج کا یا نشان ہو سو دا
کیا جب ادب قلندر ندان ہو سو دا	دیا اوس دل و دیں بیاں ہو سو دا
پہرا گو دیکھیں جو کچھ ہو مواسو ہوا	

مسدس

صبرم کو جو چین میں ہو اسو اگا گدا	کہا اک بلبل نالان سو کہ عاشق زار
دیکھنا گل کاتنگ آہہ پھر کا خوش	کہہ تو کیا لطف ہو جو یوں فصل
دولت آہست کہ خون لکھنا	ورنہ باسعی عمل باغ خان
رات آما وہ صنم سکر مہر زار و نزار	شور خلخال میں بھانج تولا اکبار
کون ہو کہ ہو لگا دولت گیتی ای یاد	میں کہا خیر نہ اسن باکھو ما نوز سحر
دولت آہست کہ فی خون لکھنا	ورنہ باسعی عمل باغ خان

مسدس دیگر مجموعہ اعلیٰ

اک قصہ میں سنا تھا مردم سہ قضا	بیت انخلا گستاہا مز اعلیٰ پیارا
ناگاہ کہڈی ویر گڈی زجا سپہارا	تب رو کو اوس جگہ پوٹیکو تین تیار
دل میر و در دستم جدا لان خوار	در داکہ راز پنہاں بد شکار
وہ دوڑ کر سچاری بیت انخلا تک اگر	پہر کہتی ہوئی بہاگی اس بات کو بنا کر
اک مار گزرتو مہی شاید یہ بہاگی گڈر	جب اوس جگہ یہ اوس مادھی آہر کر
اکشتی تسکنا یم نامی باد شطر بخیر	باشد کہ باز بنیم آن ریشہارا

یہاں تک کہ جو باتیں کہیں کہیں نہ ہوں
 نہ ہوں نہ ہوں نہ ہوں نہ ہوں نہ ہوں
 نہ ہوں نہ ہوں نہ ہوں نہ ہوں نہ ہوں
 نہ ہوں نہ ہوں نہ ہوں نہ ہوں نہ ہوں

۳۶۵

یہاں تک کہ جو باتیں کہیں کہیں نہ ہوں
 نہ ہوں نہ ہوں نہ ہوں نہ ہوں نہ ہوں
 نہ ہوں نہ ہوں نہ ہوں نہ ہوں نہ ہوں
 نہ ہوں نہ ہوں نہ ہوں نہ ہوں نہ ہوں

یہاں تک کہ جو باتیں کہیں کہیں نہ ہوں
 نہ ہوں نہ ہوں نہ ہوں نہ ہوں نہ ہوں
 نہ ہوں نہ ہوں نہ ہوں نہ ہوں نہ ہوں
 نہ ہوں نہ ہوں نہ ہوں نہ ہوں نہ ہوں

[illegible]

۱۔ اگر کسی شخص کو کسی اور شخص سے
 ۲۔ اگر کسی شخص کو کسی اور شخص سے
 ۳۔ اگر کسی شخص کو کسی اور شخص سے
 ۴۔ اگر کسی شخص کو کسی اور شخص سے
 ۵۔ اگر کسی شخص کو کسی اور شخص سے
 ۶۔ اگر کسی شخص کو کسی اور شخص سے
 ۷۔ اگر کسی شخص کو کسی اور شخص سے
 ۸۔ اگر کسی شخص کو کسی اور شخص سے
 ۹۔ اگر کسی شخص کو کسی اور شخص سے
 ۱۰۔ اگر کسی شخص کو کسی اور شخص سے

کس کا
 فاختہ خند ی پال
 یار پیاروں
 داور جی سے
 کلکتہ سے
 بیان کا
 بے بیچ
 ہر وہ
 چہ چہ
 لکھنؤ

آئینوں میں لڑکیاں آخر قصہ بہرے
اگر سیر ہو جا اس وقت دور بہرے
والد نہیں ہی اس میں میر قصہ بہرے
تو جو کہ تان پر کا جا کر تنور بہرے
تو گاندہ سیتی اپنی دال سور بہرے
ہرگز نہیں ہی تجس یہ بات دور بہرے
سمجھا غلط تھا دلیں کے بیشور بہرے
پہر اتنا کہنا تجھ کو کیا تھا ضرور بہرے
کسکا ہی سوچ دلیں اب یہ تصور بہرے
وہ جاو جو حسین تیرا سارا غرور بہرے
ہو دیکھا اسکو شکر او نکو سرور بہرے
کہنا او ٹھیک ہر اک اہل قبور بہرے
پوچھو گی اب یہ تیری سن مجھ دو بہرے

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

خدیجہ بنت ابی طالبؓ کی ولادت کا زمانہ
 ۱۰۰۰ سال قبل مسیح کے قریب تھا
 جبکہ وہ اپنے والد کے ساتھ
 مدینہ منورہ میں مقیم تھیں
 اور ان کے پاس ایک چھوٹا سا
 کاروبار تھا جس سے ان کا
 گذر بسر تھا۔

دیکر جھٹکا جڑی وہ ایسی لات
 دودھ اسکو چھٹی کا یاد آیا
 پستی وہ اسکی بیٹی روتی تھی
 جھٹ وہ خصر پکڑے تب گلی ٹ
 بڑی صاحب کی پر دوانی ہے
 لے اوس جادیا اونکو چڑھا
 دون ای خندی تجھ اگر میں طلاق
 شینج کی ذات سو نکتا ہوں
 ساری اسبات کی یہ عسرت ہے
 لیکن اوس سو خصم نہ ماتہ اوٹھا
 باندہ کنی اپنا یون بری سلوب
 مان بھی اوس بند کی نپت تھی
 میں ہی اپنی بڑوں کی کرتی ہوں
 کسیون کی چھوڑا ہی نوروزی
 اور و خدیان میں سب اجلا
 کیون چودا نے میں میر لگتی ہر گ
 لگا کہنے کہ اس سے کیا بہتر
 لیے جاتا ہی کیا شرافت کو
 یہ سخن تو زبان پرست لا

اوس نے دائرہ ہی پکڑ کے اینویات
 اور سیر بیان تک ہ ٹکرایا
 ماتہ میں اسکے اوسکی جوتی تھی
 کہیں جب اسکی پیر اسپر چوٹ
 اسکی یہ گت بری بنائی ہے
 لوگ ہمسائے کے یہ سنکے صدا
 تب یہ کہتا ہے کیا وہ قرم ساق
 اسلے جی میں اب دہلتا ہوں
 پنج کی اپنی جھکو غیرت ہے
 یون ہزاروں سو جورو کیون چکا
 شینج کی ذات میں نہیں خوب
 تیری ہی گہرانے کی یہ چال
 وہ بھی رکھتی تھی ہر کسی سویت
 اسلے کہتا ہوں زدل سوری
 اپنی تو ذات کی ہی بس شرافت
 تب تو زن بولی اوس سے ہوا
 جب کہ قابل ہوا وہ ماجہ خسر
 دیکھو ہڑوے کی حماقت کو
 پھر یہ زن بولی اوس سے چن چلا

خدیجہ بنت ابی طالبؓ کی ولادت کا زمانہ
 ۱۰۰۰ سال قبل مسیح کے قریب تھا
 جبکہ وہ اپنے والد کے ساتھ
 مدینہ منورہ میں مقیم تھیں
 اور ان کے پاس ایک چھوٹا سا
 کاروبار تھا جس سے ان کا
 گذر بسر تھا۔

خدیجہ بنت ابی طالبؓ کی ولادت کا زمانہ
 ۱۰۰۰ سال قبل مسیح کے قریب تھا
 جبکہ وہ اپنے والد کے ساتھ
 مدینہ منورہ میں مقیم تھیں
 اور ان کے پاس ایک چھوٹا سا
 کاروبار تھا جس سے ان کا
 گذر بسر تھا۔

خدیجہ بنت ابی طالبؓ کی ولادت کا زمانہ
 ۱۰۰۰ سال قبل مسیح کے قریب تھا
 جبکہ وہ اپنے والد کے ساتھ
 مدینہ منورہ میں مقیم تھیں
 اور ان کے پاس ایک چھوٹا سا
 کاروبار تھا جس سے ان کا
 گذر بسر تھا۔

بنی اصفهان هر پیشین بجای گزین از
مهاجرت بیست از غلای سنگ
مطعم افق عیال بر
بر کس از عاقله بدوش
کل بر آید کوش
پیدا کند او است
خونم است
مغلق عیال
بنی اصفهان
بنی اصفهان

[illegible]

بندش الفاظ کی غلط اسکے
پیش مصرع میں لفظ یہ سہ مراد
پر نکلتا ہے اس سے یوں بڑکد
لا مکان بھی ایک بازگاہ طفلی بڑا
عوض کوئی مکان جو لفظ فصیح
ہو گریبان گیر گردن تیرے لشکر کا ہو
خون سوا ایسی جا میں لفظ لہو
اور لالی کا حرف کرد و حک
تازہ تشبیہ ہو شفق کی بہان
اسی ہو الاول ہو الآخر کمالک تہنیر
کیا ہو الاول و ہو الآخر
حق کی جانب پہری ہو انکی ضمیر
کیا یہ خاطر میں آپ کی آیا
یہ شہادت تیری تائید انا بشکی تھی
یہ شہادت تیری کلمہ کی شہادت ہو تمام
ورنہ تم نے شہدہ و شک احمد بنی ہو
مطلب اس ہر سہ شعر سے مخدوم
کرتے ہو تم خطاب یوں بامام
ہو بنی و امام حق کی ذات

بر ہی ہر معنی کے منط اسکے
آپ کو ہے بزرگے اجداد
سب تصدق پدر سے تاجد
کوئی مکان تمہیں نہیں پاتا میں خالی اسلام
بولتو کوئی جا تو تہا یہ صحیح
تاقیامت کم نہیں ہوتی ہو لالی اسلام
نہیں آیا محاورے میں کہو
ہو نہ ثابت شفق سے یہ جب تک
معنی جو چاہو اسمین تم سو کہاں
وہی ہو الظاہر ہو الباطن و والی اسلام
کیا ہو الباطن و ہو الظاہر
اس سوا جس پہ کیے تے تکفیر
مالک اسکا حسین بھڑایا
کیا حدیث شکم تم نے بنالی اسلام
عید ہو کی بات تم نے ساری یا لی اسلام
لی مع اندر کے ہو تم ہر وقت حالی اسلام
کیا بند ہی نے آپ کا معلوم
ہو تمہارا یہ مدعا کے کلام
حق کو کیا کام از حیات و ممات

م
ش
م
ش
م
ش
م
ش
م
ش

بندش الفاظ کی غلط اسکے
پیش مصرع میں لفظ یہ سہ مراد
پر نکلتا ہے اس سے یوں بڑکد
لا مکان بھی ایک بازگاہ طفلی بڑا
عوض کوئی مکان جو لفظ فصیح
ہو گریبان گیر گردن تیرے لشکر کا ہو
خون سوا ایسی جا میں لفظ لہو
اور لالی کا حرف کرد و حک
تازہ تشبیہ ہو شفق کی بہان
اسی ہو الاول ہو الآخر کمالک تہنیر
کیا ہو الاول و ہو الآخر
حق کی جانب پہری ہو انکی ضمیر
کیا یہ خاطر میں آپ کی آیا
یہ شہادت تیری تائید انا بشکی تھی
یہ شہادت تیری کلمہ کی شہادت ہو تمام
ورنہ تم نے شہدہ و شک احمد بنی ہو
مطلب اس ہر سہ شعر سے مخدوم
کرتے ہو تم خطاب یوں بامام
ہو بنی و امام حق کی ذات

بندش الفاظ کی غلط اسکے
پیش مصرع میں لفظ یہ سہ مراد
پر نکلتا ہے اس سے یوں بڑکد
لا مکان بھی ایک بازگاہ طفلی بڑا
عوض کوئی مکان جو لفظ فصیح
ہو گریبان گیر گردن تیرے لشکر کا ہو
خون سوا ایسی جا میں لفظ لہو
اور لالی کا حرف کرد و حک
تازہ تشبیہ ہو شفق کی بہان
اسی ہو الاول ہو الآخر کمالک تہنیر
کیا ہو الاول و ہو الآخر
حق کی جانب پہری ہو انکی ضمیر
کیا یہ خاطر میں آپ کی آیا
یہ شہادت تیری تائید انا بشکی تھی
یہ شہادت تیری کلمہ کی شہادت ہو تمام
ورنہ تم نے شہدہ و شک احمد بنی ہو
مطلب اس ہر سہ شعر سے مخدوم
کرتے ہو تم خطاب یوں بامام
ہو بنی و امام حق کی ذات

بندش الفاظ کی غلط اسکے
پیش مصرع میں لفظ یہ سہ مراد
پر نکلتا ہے اس سے یوں بڑکد
لا مکان بھی ایک بازگاہ طفلی بڑا
عوض کوئی مکان جو لفظ فصیح
ہو گریبان گیر گردن تیرے لشکر کا ہو
خون سوا ایسی جا میں لفظ لہو
اور لالی کا حرف کرد و حک
تازہ تشبیہ ہو شفق کی بہان
اسی ہو الاول ہو الآخر کمالک تہنیر
کیا ہو الاول و ہو الآخر
حق کی جانب پہری ہو انکی ضمیر
کیا یہ خاطر میں آپ کی آیا
یہ شہادت تیری تائید انا بشکی تھی
یہ شہادت تیری کلمہ کی شہادت ہو تمام
ورنہ تم نے شہدہ و شک احمد بنی ہو
مطلب اس ہر سہ شعر سے مخدوم
کرتے ہو تم خطاب یوں بامام
ہو بنی و امام حق کی ذات

جو لکھنؤ تو اس میں تھا بھل
عمل ہی دوست حق کو کہنے پر
اور اسکے کلام کی تائید
میں سخی میں سلام تو اکثر
نکلتا ہوا اس سلام میں ایک
بس جوئے ربط اس قدر ہو سلام

اناشہ پڑھتین کیا ہو عمل
ہو سکے ہو کرے وہ فضل اگر
جس پہ بٹھرا وہی یہ کفر شدید
لفظ و معنی میں بہتر از بہتر
کہ نغین اسمین السلام کو بٹھور
نہجے تم سارے بہ نذر انام

قلمیہ میر پر آئینہ داران معنی کو سب میں ہو کہ محض عنایت حق تعالیٰ کی ہو جو طوطا
 ناطقہ شیریں سخن ہو پس یہ چند مصرعے کہ از قبیل رنجہ در رنجہ خامہ و زبان اپنی سر
 صفحہ کاغذ پر تحریر پائی لازم ہو کہ تحویل سخن سامعہ سبحان روزگار کروں باز ما اون
 اشخاص کی ہمیشہ مورد تحسین و افرین ہوں مطلع قیمت و قدر شا ساسی پونہ بیچیم
 ورنہ دریا میں جفت بھی نہیں گوہر سو کم ہضمون سینہ میں بیش از مرغ اسیر نہیں
 کہ ہو بیچ قفس کے جتو زبان پر آیا فریاد بلبیل ہو و اسطر کو س داورس کو غرض جس
 اہل سخن کا ہر مضفی زینت لب ہو سر شرتہ حسن معانی کا اس کلام کی اوس سحر
 طلب ہو اگر حق تعالیٰ فر صبح کاغذ سپیکہ مانند شام سیہ کر نیکو یہ خاکسار خلق کیا ہو
 تو ہر انسان کو فانوس داغ میں چراغ ہوش دیا ہو چاہے کہ دیکھ کر نگتہ چینی کرے ورنہ
 گزند زہر آلود سوز اہل کا ہو کورسی پر چند کلام شہادان سلف پر بھی غلطی کا گمان ہے
 کہ واسطے کہ انسان مرکب السخا و السخیان لیکن خدایت کے زہین شعور کرامت کیا ہو
 وہ سمجھتے ہیں ناگاہ اگر لکھیتی کی بدیہ قدری زرقاب نخل آدی تو اسپر کو غرض غور نہیں اور بیخود
 صرافہ ایسا کہچہ بات ہو تو اس کو کھین نہیں پس لازم ہو ہر ہوش کو ربط الفاظ سخن کی سمجھ دینی

[illegible][illegible][illegible][illegible]

[illegible]

[illegible]

ایتی مین ادھر عایدین نے پکارا م
کہ بابا جی مین کیا کروں گا بچارا م
اسی بابا اکیلا مین اب کیا کروں گا م
اسی بابا مصیبت مین کیا کیا ہوں گا م
مین تم بعد احوال کسکو کہوں گا م
اس آتشکد مین مین کب تک ہوں گا م
جھوٹے ناموس کید پر لیجاؤں م
کہان جا کے عورات کو مین چہیاؤں م
ولیکن مین اب انکو کید پر لیجاؤں م
کہان سو مین اب یہاں مین کو لیاؤں م
کہا شہ نے ہر ایک کو چھاتی لگا کر م
بوقت مصیبت ز آیات اطر م
یہ قرآن کے شبیرن کو سدھارو م
کہ دیکھو اب اگر جو ہو مرد بارو م
کئی بند یہ جو کئے عور مین نے م
قوافی والفاظ مین اور مین نے م
اسی ناکارو مین متوجہ حجت ادا کی م
پیرائو رفیقون کو شہ نے مذاکی م
کہ وہمہ کے یون گوش ز دہر و تاب م

سر اپنی کے تین چار پانی سے مارا م
مراد دل عجب طرح سو مضطرب م
یہ ناموس کید پر مین لہو ہر ونگا م
مین بجا جانوں قسمت مین کیا کیا م
بچوں کا بلکن مین کیونکر سہو ننگا م
مراد دل تو تند ورسا ملتہب م
یہی چاہتا ہوں کہ سر کو کٹاؤں م
کروں کیا وصیت کا پاس ادب ہو م
مین چہنہ کو اون کو کید پر گہناؤں م
یہ صحرا تو بیرون جد عرب ہو م
کہ اسی بیکسو صبر ہے ابتلا پر م
قصیرا حمیلہ ہمین منتخب ہو م
کہ ہے ہو مخالف کو منہ پر پکار م
کہ یہ دست و تیغ امیر عرب ہو م
دست انکا پایا کیڑا ک طور مین م
قباحت نہیں پاشی یہ کیا سبب م
تہمین کہ حکایات ساری خدائی م
کہ اسی یارو یہ قوم دارا حشر ہو م
سوا شہ کے جب پا چکے شہادت م

ایسی مین ادھر عایدین نے پکارا م
کہ بابا جی مین کیا کروں گا بچارا م
اسی بابا اکیلا مین اب کیا کروں گا م
اسی بابا مصیبت مین کیا کیا ہوں گا م
مین تم بعد احوال کسکو کہوں گا م
اس آتشکد مین مین کب تک ہوں گا م
جھوٹے ناموس کید پر لیجاؤں م
کہان جا کے عورات کو مین چہیاؤں م
ولیکن مین اب انکو کید پر لیجاؤں م
کہان سو مین اب یہاں مین کو لیاؤں م
کہا شہ نے ہر ایک کو چھاتی لگا کر م
بوقت مصیبت ز آیات اطر م
یہ قرآن کے شبیرن کو سدھارو م
کہ دیکھو اب اگر جو ہو مرد بارو م
کئی بند یہ جو کئے عور مین نے م
قوافی والفاظ مین اور مین نے م
اسی ناکارو مین متوجہ حجت ادا کی م
پیرائو رفیقون کو شہ نے مذاکی م
کہ وہمہ کے یون گوش ز دہر و تاب م

[illegible]

مسلم

جہاں وہ بیکوگی ٹہنی گل کی و تسلیم میں خم ہو
جنہ کا مرتبہ نزدیک حق و جگہ کی حق
جناب الہی میں تم بھی سلاہ پناہنہن لائق
صلوات اوس پر خدا بھی محمد نام ہو
ادب سے دور ہو وہ اور مانع کون ہو
علامہ ہند کی جہت کہہ اسے اسوہ اکبرہ
نظر چشم غایت کی کر ہو وہ ہر جہاں کہہ

کلام
 ہفت ہفتن کی جناب کا جو کوئی ہم ہی
 اور تو غلام کا یہ غلام باب ہوا
 زمان عرض بندگی کا مری صفت
 جسے جناب پہنچ خدا کا سلام
 کہتا ہوں جو پہل اہل تو کو بصدیقین
 خفگی طر فتن ایں سے سو بار آفرین
 من بعد اوست کو ہر یون بادل آفرین
 کلیات سنو
 ۳۴۲

اوس مینج جیا کو خدا کا سلام ہے
اوس راضی رضا کو خدا کا سلام ہے
اُتی تھو جسکو دریہ بدینو میں صبح و شام
غلامان ہو خاک و خونین و جب کا وہام
سو گر بلا میں جا کر شہید اس طرح ہوا
کہ بل کی خاک و خونین جو تہا پر لڑا
چالیں روز دشتِ بلا میں و شاہین
لذایہ جسکو تن پہ زبیدا و اہل کین
تا تم میں جسکو روئی میں انسان اور ملک
یہ غلاما سما سہ ہوا جا کے تا سماک
مانا ہو جس کا حضرت پیغمبر خدا

پادشاه مملوک اراض و سما کا
پیدا ہوا تھواری بیوخت ای
اٹھنے گیا جو دیوان کا
خانہ تھواری شانین
خانہ کا صبح و سہا کا سلام
مملوک و مملوخت اعلیٰ
سب سلطان باوردی سلام
پادشہ جو درود کا باوردی
اسعدین شفق ہو یہ گیتی
اسعدین وفا کا سلام
اسعدین وفا کا سلام

فان زاد اسرار و معجزات من در قوت
افشای پند بیول باو صبا کاسلام
سوی که عیال بر جوین آردیب
پناه دامن بود بر سحر و جاد
رستمی هر کائنات جهان اسلام
خاکبانی از افلاک سرای شاه زنگ
سلامت را کا سلام بر

ہر سحر لیا اوب سوا ایسا لیر سلام
 اول لیا سیر کے تین چھ سو درو
 جا کر ہر دھن یہ اسکو دسوی صدی
 بعد اسکو دیکھو جا کر بدشت کر بلا
 اسکو ہر فرزند کو کہ باہر اراند وہ غم
 حضرت باقر امام پنجین سخی جوین
 بعد از ان پونجا سو جا کر شتابی سوسا
 دوسوی کاظم امام رہنا ہین اگر جودہ
 بعد اسکو پونج کر شہر خراسان کین
 بعد حضرت تقی کو کہ با دات نام
 عرض کیجو ہر نقی سوا باخشوع و باع
 اسکو بعد از کہن کو جا ز حسن العسکری
 تہجہ کہتا ہی یہ سودا اسن خانو

پونچھواں ذکر دین کہ جو ہین رہنمایہ اسلام
بعد ازین نزول علی مرتضیٰ میرا اسلام
جو ہوا ہر گشتہ ستم و غامیرا اسلام
ہر جو وہ مقتول شمشیر غامیرا اسلام
وہ جو تھا اک مورد رنج و بلا میرا اسلام
خلد میں خدمت میں اونکی ہلکا ہوا میرا اسلام
حضرت جعفر کو باصدق و غامیرا اسلام
جا کر اونکی بندگی میں کرار میرا اسلام
کہیو جا کر جانب موسیٰ رہنمایہ اسلام
وہ جو برحق ہین گو شاہ اقلیایہ اسلام
ہر دو عالم کا ہر جو وہ پیشوا میرا اسلام
دو جہاں کا ہر جو وہ یک رہنمایہ اسلام
مہدی مادی سو کہ صبح مسامیرا اسلام

اے محمدؐ کی دو عالم میں نشانی اسلام
کہتو ہیں قرآن مطلق شریعت کی ذات کو
فخر ہو آدمؑ کی خلقت کو تمہاری ذات ہو
بضغہ ہستی کہ اخیر الفنا کو مصطفیٰ
کہتو ہیں جسکو شہادتِ ربّہ اعلیٰ ہو

اوسى امام سينا حيدر کو ثانی السلام
اوس کلام اللہ کو تم ہو معانی السلام
اسی خدا کو منظر راز نہانی السلام
اوس سرور سیدنا احمد کی جانی السلام
اسی امام رتبہ اعلیٰ کو ثانی السلام

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

[illegible][illegible][illegible]

[illegible]

سخن یہ سن کر لگا کہنہ وہ شہِ افاق
رضای حق کی ملاقات کا ہونے مشاق
خدا کی مرضی ہو دل کو مری محبت ہو
جنہو کو ذائقہ ہو دوراوسکی لذت ہو
ہیمن یہ مرتبہ پشتین سے جدا آیا
اور اب جو مجھ تک اوسے تیرے ہاتھ پہلایا
خجبر سن اوسکو گلہ گوشتہ کر لگ لہو دیا
شہِ اوس سے ملک و فراغت سے اس طرح سویا
حرم کی اور کہوں پہیر کیا نصیب کو
فلک نے پہنک دیا سر پہ اوج غیب کو
چلے جو شام وہ آفت رسید ہو اسیر
سنا کئی ہیں کہ عابد کی تابہ عمر خیر
نہ سنا تہا کوئی ایسا بنجر خدا کی ذات
کٹی نہی جنکی رفاقت سے راہِ دین نہا
پیادہ وہ حرم اونٹون پہنے حجاب سے
برہنہ پاؤں غریب اور دشت یہ پر خار
کہہ تو مانگو تہا پانی کسو سے وہ معصوم
لہو کہہ تہا کلامی کے قسمت محروم
کوئی جو دیو تہا پانی پہی اس میں

[illegible][illegible]

جہان کو دین کے لئے جو کچھ دے گا وہ کچھ دے گا
 دنیا کو دین کے لئے جو کچھ دے گا وہ کچھ دے گا
 جہان کو دین کے لئے جو کچھ دے گا وہ کچھ دے گا
 دنیا کو دین کے لئے جو کچھ دے گا وہ کچھ دے گا

مرثیہ امام قاسم

یار و ستم تو یہ سنو چرخ کہن کا
 سنجوگ یہ کچھ باندھا ہو دولہ شہر کا
 دہر ناگن اس بیاہ کا زہار خانوں
 گرداوسلو کہڑی پیڑ میں سبیلہ ورائوں
 غم دل پہ خلاق کو عوض منہ ہو کر چہرہ یا
 دو لہن کو بدل جوڑی کو زہر سالہ نہا
 آور کیا کہوں میں بیاہ کی نوبت فخر تھی
 گہر کو یہ عوض رہنشی کے آگ لگائی
 کیونکہ یہ تماشہ نکری چرخ نظاری
 ہرنا دوسو لیٹو ہوئی آتی ہیں شراری
 آرائش اب اس بیاہ کی کیا یگانہ
 ہر زخمی کو دیا گہاٹ ہو اک تختہ گلزار
 سینہ کو یہ کچھ دیکھ نہ زہر مرے کوٹا
 آرائش شادی کی بدل گہر کو یہ یوٹا
 رنگ کہلنے کا شادی کی دیکھا عجیب
 معلوم ہوا تب جو برقی بین کی غور
 کاٹا ہوا وہ سر تہا جو ساق کا جتاوا
 دولہن لیے استین دولہ کی چڑھاوا

ٹھانا ہو عجب طرح سو بیاہ جن کا
 جوتا کفن کا ہو سوڈورا ہو لگن کا
 کردار فلک میں سمجھتا ہوں توجاؤں
 بہر طاس و ہرا خون کا ہو نام لگن کا
 سرشہ کا جگہ تیل کی نیر سے چڑھا یا
 ہو خلعت نوشہ کے لیے فکر کفن کا
 جہاتی ہر زن مرد کی دزات پٹائی
 لڑتلی سر ہرگز نہ بچا تار سن کا
 آہن تو ہوائی ہیں اب اور شک شاہ
 منہ دل کا انارونکی ہوا رشک ہر کا
 کسطح تہی چشم خلاق میں ہو وار
 بہر لوتہ پہ چادر تہی گویا رشک چمن کا
 لٹس کو ہجوم اکو تماشیک ٹوٹا
 چوڑا کسی سجد میں کو نہ بہرخت بدن کا
 خرخون کی چھٹیو کو نہ تھا کیرنہ کچھ اور
 رنگ کہیلنے کی جا انہیں میدان تہاؤں کا
 گردن کا خطر زخم تہا شک کا کلاوا
 ساق کا یہ دستور ہو کہہ کوٹون کا

جہان کو دین کے لئے جو کچھ دے گا وہ کچھ دے گا
 دنیا کو دین کے لئے جو کچھ دے گا وہ کچھ دے گا
 جہان کو دین کے لئے جو کچھ دے گا وہ کچھ دے گا
 دنیا کو دین کے لئے جو کچھ دے گا وہ کچھ دے گا

۳۸۵
 حیات

جہان کو دین کے لئے جو کچھ دے گا وہ کچھ دے گا
 دنیا کو دین کے لئے جو کچھ دے گا وہ کچھ دے گا
 جہان کو دین کے لئے جو کچھ دے گا وہ کچھ دے گا
 دنیا کو دین کے لئے جو کچھ دے گا وہ کچھ دے گا

جہان کو دین کے لئے جو کچھ دے گا وہ کچھ دے گا
 دنیا کو دین کے لئے جو کچھ دے گا وہ کچھ دے گا
 جہان کو دین کے لئے جو کچھ دے گا وہ کچھ دے گا
 دنیا کو دین کے لئے جو کچھ دے گا وہ کچھ دے گا

بہارِ نخل کسب کو مین کو سوار
 جتنی تو اہلیت اور ہنر در در
 بامِ نخل کسب کو مین کو سوار
 جتنی تو اہلیت اور ہنر در در

<p>تھی مائے مہارادسکو جو تہا بہانی دہن کا بیٹھی کوڑا پڑی سو ہی سو جھکو بڑا غم اس دھوکہ کو پیرانہ وانیک دہن کا کرتا ہو شب تخت کوئی گہر سو جلدی دیکھا دہنی مصحف جو کیا قصہ عدن کا بیوہ یہ کہا فو لگی ہو تو ہی سہا گن کبر کھوج رسالت کی مٹا سر و سمن کا سن سنگ گذرتی مین مجھو یہ سیاقین کیا فکر کروں انکی زبان اور دہن کا بن سرتن داماد مین کس کو کہاں اس شاد سی جب نور گیا ادسکو نین کا اس بیاہ مین اب نہ گی اپنی سو ہر وہ تن نگری کو کیا خبر کہ یوں ارہ کا رتن کا اوسجا نہ نظر لائے تہا سنگا مہ محشر ہوتا تھا جگر آب زر مین اور زمین کا اس مرثیہ کو کہو سو کہہ دہلین یہ سید سایہ ہو تر سو سر پہ شہید و نکو چرن کا</p>	<p>پتھر تھی دہن ناقہ پر ہو مقصد و چادر مان گتو تھی دہن کی یہ سرور و کرم اب لوگ کٹم کو ہی کہتے ہونگو با ہم یہ بولتے ہونگو جو وہ مین لوگ جوانی دو لہ کو تین شکل دہن کی خوشی کوئی تو کہیگا ہر عجب بہاگ کی دہن بولی کوئی مین کیا کہوں شادی اور چھید سو مین کلچو کو سو خلق کی تین اور خلق سمجھتی نہیں یہ دہر کی گہاں بیٹھی کا جلا پا جو سو کیونکر وہ تہاں آنکھ مین کہو سطح مین سجد مین سو ملاو سنہ دیکھنا بیٹھی کا مری او سکوننگ شیش سو فلک کی یہ شب عقد گرسنگ کرتی تھی بہا مین غرض اب در و خضر چہٹ ادسکو کہوں کیا کی مین با تو کو سو واندہ لڑاپو تو اعمال سو جون یہ جس قدر تہارت پہ قیامت کا ہونو خور</p>	<p>یہ دہن کو سوار جتنی تو اہلیت اور ہنر در در بامِ نخل کسب کو مین کو سوار جتنی تو اہلیت اور ہنر در در</p>
--	---	--

<p>کوئی پڑا کیا ادسکو کوئی سنا کیا</p>	<p>احوال روزگار موتخ لکھا کیا</p>	<p>کوئی پڑا کیا ادسکو کوئی سنا کیا</p>
--	-----------------------------------	--

بہارِ نخل کسب کو مین کو سوار
 جتنی تو اہلیت اور ہنر در در
 بامِ نخل کسب کو مین کو سوار
 جتنی تو اہلیت اور ہنر در در

گذری میں ارٹو نکو موسیٰ آج تین دن
کانٹو ہماری خلق میں پڑ گئی میں نیرن
پانی سو بھی نہ تنو کیا آج تک سلوک
آتی ہو منہ پولنو میں لوہو کی ہلوک
ستھ جو یہ گناہ کہ جتنو ہیں آج تک
مر نیکو تو رینگو گہوا سمین کیا ہو شک
لو تہین ہم اپنی کار لین فصت تلمی
آل بنی پاتنی تو اب مہر تم کرو
اس سو زیادہ ہمکو تم اب زارست کرو
رسو ہی شہر و کوچہ و بازارست کرو
بہتر ہو گر کرو ہمیں خضت مدینو کو
ہند اکرو ملک ایک تو زہر اکو سینو کو
کہتا تھا عابدین بھی بامنت تمام
مانین تھو یہ سخن کوئی وہ زادہ حرام
القسمہ بختیونہ وہ غارت کو کر کر بار
نقا و دی روان ہو کر بل سٹی بکا
کہتا ہے اگر ناقل جالسوز یہ سخن
بولایہ سن زید وہ ملعون سنگ دین
ایسا انھون لکو مرے شاد کو دیا

افسو نہیں ہمارے تہنہ اس میں ایک بہن
 جنگل کا چار پاء یہی پانی پیا کیا
 قطرہ تمہاری نائے کا ہر ہکون خون
 اس غم میں بسکہ سینہ ہمارا گنا کیا
 جگ میں کوئی موا نہیں موت تلک
 مرقونہ گئی پر اکیو ہم ادہ موا کیا
 حیدر کو چا ہو پر چین اور دہر کو لیچو
 جو کچھ کہ کر چلے ہو سو تہنہ ہلا کیا
 چڑھو اسے اشر و نہ نمودارست کرو
 کم ہر یہ جو تہنہ جو ہم پر روا کیا
 دلسی ہلا وال محمد کو کینے کو
 مدت ہوئی کہ نائے تمہاری جلا کیا
 رخصت انہو نکو تم کر لیچا و جھکوشام
 اپنا ہی دن لعینوں نے آخر کب کیا
 الطحرم کو جبر سے اوٹو نہ کر سوار
 چالیں دین میں آپ کو وہاں پونچھا کیا
 پونچھو حرم جو شام میں بار سنج و باجن
 اس دغ و غم سے فوج نے جھکوا کیا
 اس خرمی کو میری سراپا میں ہر دیا

[illegible]

عالمیادون ایسے سب کو
اگر سب کو اس کے
جو چاہا یا وہ اس کے
یوں کہ وہ عابدین کی
جو کہ وہ عابدین کی
ان کے عابدین کی
سن کے عابدین کی
داو اور ان کے
ان کے عابدین کی

[illegible][illegible]

یہی آئی ہو دلمین اہرس عورات کی ناری
 سنا عباس سے جب اکو شاہ دین دنیا
 کہا جان برادر اپنی جیت جو بند و بے
 غرض خست یہ یکدگر میں یہ کج زانی
 کہو ہاوند برق اسمیں اونکو تفرسی تہی
 چلا عباس جب فریوسن میں مشک کو ہر
 رکھا جن نے قدم تک اکی اپنا چوڑا لشکر
 جگہ سے اپنی کوئی خوف مار نہ ملتا تھا
 کوئی دیکھ اونکی جہیز نکودہ اوہن ملتا
 جو میں چلا یہی چلو میں پائیش و کم ہر
 چلا پیاسا ہی وہاں نہی مشک کو سودہ ہر
 یہ ماری بانگ تب لشکر یہیں سعد ملو
 جو پونچا مشک اب لیکر تو ماری جاو دو
 یہ سنکر فوج شام او سپر گریا سے جا کر
 کیا جون عدیہ نعر طرح بجلی کوں لگا کر
 کہا اتام حجت کو لہر عباس سے او دم
 جو اسن بانیکو تم دو گئی تو کیا دریا ہو کالم
 حرم کی بیچ مستور میری اہ نکتین
 بنی کی دخترین اک بوند کی خاطر بلیتین

ویا سرتا تو بین دیا یہ جایا مشک بہر
 کرورون در کرورون مشک اکھونو کو کوئی
 کہو گی خلق سر بہا نیکا اگر دیکر کٹوایا
 کہو جون ابراہیم منہ پہ منہ رکھتے شکاری
 مرخص اس طرح سالار دین اوسکو فرمایا
 تو لاڈلے رو بیدار کا فراوسکو قصد پر اکثر
 جہنم کو اوسو دوسرین اجل کرنا تہ ہجویا
 چلو تہا نیزہ اوس جاسی جہاں تیر چلتا
 لب دریا تلک پتوئیں طرح پونچیا
 بیا تشنگان ہر گلیا پھر سردم ہر
 عنان کو پھر کیر کب کر دریا سی نکل آیا
 کہ یہ تنہا جلا کر خانہ رین سیکڑن سوئے
 اسی بنیو یا تمیز تو سبکو قتل کر دیا
 پراڈنی بھی علم کر تیخ اوسکی سانچا
 کہ بہتوں کا جگر پشکر لہو اکھونو تریا
 سنو میر سخن بدترین خلقت آدم
 دواب اینو کو جس پانی تیر ذریعہ کر دیا
 زبانیں تشنگی سو اونکی تالو جس جھکتین
 اوہنیں پانی پیر کو آج یوں تیر آیا

[illegible][illegible]

که او را سکه مشک می یک پلین کوهان ایدیدیا
سبب زخونک حالت او سبب چنانی بود غشی
نذا اگر تو بی کی یا خا خا کنی ادر
سدا جوین به شاه که با او کا غن
بسان ابر گریان ایدو اس می
پراس احوال کورادی بی اس
که جت یک پوین می وون اجرائین
بطین نیزه می کا خور سرد سول
نشان خراسان کا نوشت ایدیدیا
خوش سحر وادگان ایدیدیا
وین او تو وادگان ایدیدیا
او ایدیدیا وادگان ایدیدیا
وین او تو وادگان ایدیدیا

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

۰ کیا کروغین تر سے تقریے کی تیاری

اور اسکو ساتھ کسی مملکت کی نزاری
ہمیشہ اگر محرم کو اک

مستند و حکم

میں ایک نصاریٰ سویلین ارفادادنی
عیسیٰ کو نواسی کو ہم عید کی قربانی
فرزند اگر ہوتا اپنی بھی پیر کے
کہتے کہ مسلمان ہیں ہم بھی مینہ ہر
جسوت کہی جھسریہ بات نصاریٰ
سو چاہیں جواب ایسا کیا کہ جس
من بعد تامل کر یہ اوسکے سخن کا رد
نزدیک ہمارے تو کا فر ہے ہی نہیں
سنکر یہ نصارا نے بولا متبسم ہو
سو من ہر یزید و سکی لعنت کہ فرما ہو
ارزوی کتب ہم یہ سنتی ہیں تمہارے
کی سحر کو بیٹو فرماید کہ مان یا مان
سرحد ہی سے کھاٹ اسکا نیرہ لڑے ٹھانوں
مست وقت نماز اپنا اس مجاہدین کو ہم
سنکر یہ ندا آئی صف باندہ وہ بدین
القصد میں اوپر قتل امام دین

پوچھا کہ مسلمان ہو لو بلا یہ وہ خطرہ
 کرتے تو ہمیں بہت سادہ دعا مسلمان
 سر کو تین ہم او سر کو کتہو تلخ بھر کر
 اور اب تو میں وہ کافر چکا کہ نہیں تانی
 ہر موسیٰ لگا میری سنت پر ہی عرق کئے
 یہ بوجہ کہ کیوں ناحق کہینچی میں پشانی
 لایا کہ عمل ایسا جس کو سوا سر زد
 کب راہ مسلمان ان شفیقوں کی ہم تانی
 یوں دین میں تمہارے ہی ہم حسرت قائم
 ہر چند کہ وہ عاصی اس امر کا ہو با
 گہوڑی سر گر اجس دم فرزند شد مردان
 ہو و بگی نرید اگر تم سب کی شناختی
 فرصت نہ تڑپو کی درہ ہر اس و دم
 آخر تمہیں شکل اپنی ایزد کو ہو کیلانی
 شمر اگر سوا سب کی در ماتہ میں تین گیز
 سب شکر کی مسجد میں کہ گئے ہیں

بولا کہ تمہارا دین
ایسا ہی ہے جیسا کہ
میں نے تم کو بتایا ہے
میں نے تم کو بتایا ہے
میں نے تم کو بتایا ہے

آلودہ ہو لو ہو سو اوس سو یہ کی پیشانی
 طوق اوس کی کل منی من ایک کی پیشانی
 اس حال پہ اوٹو ٹو کی سو تنی اوس سو سرانی
 وانسو سو اوس کی پکڑا جب تنو کو ٹوایا
 چلنی کی طرح اوس میں آخر نہ پانی
 جلتو نہ تین با حق کا سیکو جلتی ہو
 یہاں کا مگر حالت یہ تھی میں کہانی
 گر قتل میں ہی یہاں ساتھ نہ کر سکی
 خوش ہوئے تیرے ہم تنو یہ بات جو تم کی
 عقبی میں مجھ کو منہ کیونکر دکھاؤ گی
 لعنت کر نیکر تم کو کیا اسو کیا جانی
 خاموش ہو بعضے دل اپنی میں بل کہا کر
 خاطر میں لگو لا ز یہ و سو سے شیطان
 اوس بخش مٹھ کو سمون کہند اوں
 جس ظلم کو دنیا میں کہو کہ سہ لاشانی
 نزدیک یہ تھا سو میں اوراق فلک ہم
 او بخش مٹھ کی کر نیکو نگہ بانی
 دس غسل و جازہ پڑہ سو نہ زمین سار
 در دفن کفن چھوڑ مو او نہ تن بوزانی

اور نوچنڑ کی خاطر بال اپنی جھٹکتی تھی
عابد جو بچا رہا ہی اوسن بوجہ کا وہ بچا
اوتری نہیں تپ اوسکی حسد اور بھڑائی
عباس حج دریا سی بہر مشک نکل آیا
مہندہ تر و نکاتب تمنی اوسن مشک پہ بڑا
کیون طنز و تعرض سی باتیں بنا ہو
اکسمین غر و نکو اس طرح ملائی ہو
یہ عین کرم تھی اگر اس طرح سی ملو
نیز و نہ سہا کہ ہی سر شام کو لیجاو
حیران ہوں کہ محشر میں کس طور سے دوں
افعال یہ پوچھیں تو کیا بات بناو
یہ حرف سن اکثر کو انسو چلے کر
لغنی ہی شقی اوغین سبالتی جھجلا کر
چاہا یہ لعینوں نے وہاں بڑو نکو گواہین
عشرت کو تین اوسکی وہ ظلم بھی اہل ان
یہ ٹھان کو وہ ملعون گھوڑیہ چھوڑ
اک شیر ہوا پیدا سیت میں از ہم
مرین بعد کہ وہاں انکو جتنے کو تھی
اور ال محمد کو تھی قتال جو بچا رہی

[illegible]

۲۸

جدا دور

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

جفا و جور کیا کیا کہیں اور س قوم شکر کے
 نہ چھوڑا تا تہ میں جہلا و دلہن لہا کی مادر
 کہ جب خیمہ میں بیٹھو طمع ریاں در زر کے
 ردا تک سب کے سر سے لگیں وہ بھیا کن کے

جب ان غریب زدون سے کچھ نہ پا دیا تو درہم سے

خوض میں کیا کہو، لہا کا سر سے لہو کج
جلا یا غم ز اس شاد دیکھ اک عالم کو تن کو

اوٹھی شادی نبی کی آل میں فارغ خدمت سے

محبوب اس کے لئے زمین جو یہ شاد و یکی صورت ہو
 محبت کیونکہ شاد و مسرور ہے اور اس کی صورت
 سخن کا سرسری انداز ان جواب نصیحتیں

مجموع الفتاویٰ زمانہ بنو کہ طبع مانتی سے

جود ہو یا چاہتا ہوں نامہ اعمال سدا
خوشم کو رات دن کر عجب تو یا مال سدا

سچا نامہ اگر تو آتے کو نارحمہ سے

مرثیہ بجناب حضرت امام حسن علیہ السلام

وہ چاہتے ہیں زبان سے سرسری کچھ اور
الم سوال محمد کے ہے یہ سلا کچھ اور
بغیر مرثیہ سمجھو نہوں لو احسان
مخالفت ہی بہلا اسکی کفر یا کچھ اور
وہ دل نہیں نہوا ہوا الم سے جسکو فرق
غزا ہی لاکھ طرح کی یہ سہ غزا کچھ اور

[illegible]

متہار سے خون سردی کو سب پھونکنے
 نہ کی حرم کی اونہوں نے تشنگی یہ نظر
 غذا کا ذکر تو کیا ہے بغیر خون جگر
 نت اوٹھ کر پیاسے اوکا بدین گیا سو کہہ
 لگو تہی جسک ہڑی منزل میں اس غم کو تہی
 ہر ایک لعنتی کیا کیا نہ اوس سے بکھاتا
 نہ نکلی اوس سے وہ از بین بول سکتا تھا
 نہ کوئی محرم حال اوس کا نہ کوئی ہمارا
 کہیں سے گوش تک اسکو پہنچی آواز
 سوال کر کر داؤ نکا غرض وہ شرمین
 نہ لیگے وہ نکال انسو اپنے دل کا کین
 نہ کر بس آگے تو سودا یہ کرہ خاموش
 لبو ہر اک کو جگر کا یہ مارتا ہی جوش

نہیں تسلی دل اپنی اس سوا کچھ اور
کہ قطرہ آب سے ہو خلق خشک افونکاتر
ملی نہ عابد بیمار کو دو اکھ اور
بغیر بانیکر ہو جامِ خشک جیسے روکھ
غم بدر کیں اوسکو نہتی غدا کچھ اور
جو کچھ کہی تھا کوئی مہنہ وہ اوسکا مکت تھا
بغیر پاؤ کی زنجیر کے سدا کچھ اور
سخن دلا سے کا اس سے کر مہنہ وہ شہ ساز
نہ اون نے طعن و تعرض سوا سنا کچھ اور
کشان کشان گو لیکر سو میرید لعین
سوا می لعن کو دنیا سے بھیجنا کچھ اور
فلک کی پشت سے گزرا ہی سامنے تماش
کہ اونکی چشم سے جگر خون جگر بہا کچھ اور

مرثیہ بجناب حضرت ماسم

نسی ریشاد می سیاه کی کسی توفی فلک لایلی
سیر جاتی نقار ہو میں زیاد فغان شہنائی ہو
آرائش کو تختوں پر بیا بنوں موم شمع چراغ
عطر حقاوت سودا نوشتہ اگر ہو باغ
نوشتہ کہ ہمراہ برانی وہ جو سچو گے ہیں

کس کی کیا زینکا ہو جایا کس کی کیا کی جانی
سوز جگر سے توش باز سی ہر ایک آہ سوائی ہو
اوس کے بدلے میں ہر ایک کی جہانی پرکھو داغ
روشنی کے چاروں کناروں پر لگو لگو الگ لگائی ہو
اپنی اپنی لہو سوانگی سبکی سو سو ہر ایک ہین

[illegible][illegible]

کون دہن چھٹ اس دہن سے تیار ہوا ہے
یادیں بد و بد کہ کام میں لایا ہے
شعبہ میں اور دکانوں میں لایا ہے
ادس کے گھر میں لایا ہے

[illegible][illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

چکر پھری ہوئی جس نے دو کلاں پہن
 سینہ کو انہی ملک کو تھی یہاں نہ کہشت
 شمع کی طرح لگا کر یہ وہاں رہتے ہیں
 سارے کو تئیں کچھ بات نہیں بناتی
 جوں قلم حرف کو آ کر زبان سے نہیں
 سر او نہ نکلی جو کہا تو ہیں دو جاک کو سر
 تنکو زخموں کی طرح خنجر زبان سے ہیں
 آج بیسہر ہوڑا دشت میں کو وہ نہ جا
 موسیٰ سر پہیہ راگندہ کھان رہتے ہیں
 نہ رہی دست تئیں بکشتہ واپسین خلخال
 مثل شبنم و مصیبت وہ گانے ہیں
 زخم ہیں انکو دلوں کو ابھی اتنے لے
 جس جگہ بیٹھ کر وہ ماتمیان سے ہیں
 کہ کر بن در دل انہی کو یہاں سے ظہا
 اس طرح غم دل کر کے بیان نہیں
 اس مصیبت میں تسلی نہیں نک و اگر
 کب سے باوید خروخاب چکان نہیں
 دو نظر دہی ہوا نک تو پکار کر حسین
 اوں کی ماتم میں ہم فشرہ لان رہتے ہیں

کلیات شعرا

[illegible][illegible]

جو حصر کلام میں یہ قرار دیا گیا ہے
یہ خاک کی ہوتا سواری میں ہی
اگر ماری ہوئی فرشتہ کی ہوتی
تو یہ دعا ہے کہ تو میں ہی ہوں
جلال ہو کہ تو میں ہی ہوں
نکسوط ہو کہ تو میں ہی ہوں
میرے ایک سوالی کی اس صورت میں

[illegible]

وہاں پہنچ کر اس نے دیکھا کہ وہاں ایک بڑی سیڑھی تھی جس سے اُپر چل کر ایک کھدائی میں داخل ہو سکتے تھے۔

وہ میں ہونے لگا کسی جسکو جو سر سجا ہو گیا
تو گریانی سے اسکی نہ منہ پہرا حسین
پیران سلف پر ہوا ہو کیا کیا کچھ
اس امر میں نہیں طاقت زبان بلا حسین
وہ ہو کہینچے عیسیٰ کو دار رخ و محن
کہ سب ہیں تاج مرضی حق ورا حسین
کہ روز حشر کہیں چھکویں خوشنشان
کھڑا ہو آج سووی حبیب سوا حسین
بنی کی گود میں بیٹھو تہو کر کے جاقسیم
یہ دونوں آنکھیں ہیں سری عین حسین
خدا کہی ہو کہ مرگ انہیں سری ہو کس قبول
کہا کہ لڑ جو چاہو تو ماورا حسین
کر لگا دلو علی کو غم حسین دو نیم
کہیںکی فاطمہ یوں جھگڑ کہہ دای حسین
کہ میں ہوں سر و عن بنی ام ابن مام
کچھ اس نقب سے یہ کیا معنی و ملین حسین
بر ب کہیہ کہے جاؤ نگاہی میں سخن
یہی ہو امرا سی طرح کٹا حسین
گلوئی تشنہ سے میری لہو چا تو چا

دیا جواب یہ اوس نفس نے مغاوا اللہ
 اوگر اور اوسکو تینک کاٹیں کہ یہ گمراہ
 جفا جی جی پر نہیں ہوتا تھا کچھ
 عوض میں اسکو کسی نے کہہنا تھا کچھ
 سوا اسوارہ سو دو ٹکڑی ذکر یا کاتن
 تمہیں یہ کہہ کر گستاخانہ میں گردن
 دیا میں اس لیے سر پر خنجر بڑا
 تو البصیر رضا خدا جہا نہیں دیکھتا
 مجھ پر یاد کہ اگر دوزمین اور ابراہیم
 تو دیکھ دو نوٹو کہہ لگی رسول کہیم
 کہ اسمیں تم ہی کو آؤ پیام کہ کر نزل
 تو دلیں سوچ کر اوس دم خدا کا وکیل
 جگمرا ہی جلا دیکھا داغ ابراہیم
 پیشگی جہا قی حسن کی یہ منکر کہیم
 امور مرتبہ بس مجھے ہو گئی ہیں تمام
 ولی ہی سیرتیں اپنی بندگی سو کام
 جو محسوس ہو چوہ روح الامیں دیت کی سخن
 کہ خلق گر کر میری روم روم گردن
 بہ جو کہ راہ خدا میں ہوا جدا تو ہوا

[illegible]

مرطبیہ نہ کرو جا کے جبریل پر عرض
ادامی میں پورہی پس یہ کرنا فرض
کہا اکام روح الامیں امی سرور
دیت یہ انکو تین دیوہی خالق اکبر
کہا امام سے روح الامیں ہر ہدم
خدا کی راہ میں اگر قسمل تیغ ستم
نہ در دلی کی کاچھو نہ دکھ ہی ہا سیکا
یہ روم روم تصدق ہی کبریائی کا
تھی تو عین ہی رحمت ہوا یہ تیغ خوب
پراس عطا بھی منہ پینہ سو ادب
یہ سن امام سے روح الامیں ہر دم
حسین جان گرامی خدا امت کرد
بسحق شاہ شہیدان تیغ ستم
نہو وہی چشم ہی اسکی بچہ محرم غم

فیج تیر یکا میں سے ادا کیا حق
 دیت لی تب کی سزا کو جب حسین
 جو عرض میں کروں ارشاد ہوا بارگاہ
 شہید تیغ ستم وہ جو ہے سوا حسین
 دیت کہ دینی میں اونکو مجھ نہ شادی غم
 اگر ہوئی تو ہوئی خویش اقرار حسین
 نہ فکر بیٹو کا دل میں غم جوانی کا
 حسین اوسے فدا ہے سب فدا حسین
 دیت ہی دینی میں جس کے اگر خوشی ہو
 تو ہو یا مر کہ امت کو بخشو حسین
 چلا یہ عرش کو کتا ہوا وہ روز بند
 رو بہ امت اگر جان کن ہے حسین
 آہی غم نہ سودا کو چٹ حسین کے غم
 جو بعد مرگ ہو دفن تو گر بلا حسین

مرثیہ حضرت امام حسین علی

جسکو دیکھا زیر فلک غمیں آج مکہ پر
ہنسکے تانہ تانبہ دلسی جسا دہن کجا نچا
غور کرو دیوار سی در تک جس گم کو افانک
آہ و فغا نسبی بہر می ہموئی نگر کی گلی گلی

جو صورت اب نظر پر پی ہو گی و میری سر
جسکی اشک کنکھوں پر جل رہی تھی جگہ کا پتہ
برامو الو ہو کر سر او سکا ہر ایک تہہ پر
جون کو چہ نہیج کا ہو کیون شیوان گہر گہر

[illegible][illegible][illegible]

کون

ہو کی حیاتی پال بر غنہ کے پیر ہوں
 خلک سے گویا غم و الم فی باغ جہاں اجار
 حرک حرک کو جس کی ملاح سکھا سکھا کر
 نہانی کہہ کر نہانی طور پر ہی تیرا
 ٹیک کر اور گہا اپنی مگر ہی تیرے
 کیسکی جسطرح لغزش ازیر کڑا سو نہ کہ
 سبب اس کی سبب کا ہدایت کو ہی
 تمام کڑی ہو ایاں الم جو میں ہیں نہ
 جہن میں روئے شہنم سطر حسرت کی کار
 جو لغزہ قمر یکجا سینہ توہ بھی رزق و تار
 کہ لو تہ جسطرح خون حق کی ہو طریقی
 جو اور غنہ کہ اوہ کلاہین کئی کلوئی ہیں انبار
 اوہ ہر خنار سے موج جو جہاں ایک پت
 مہا ہی پیاستم کو خیر سبز دریا جانی
 رسول کہتے ہیں گو دلیک تر و تصدق جہاں
 قیاس کچھ تو نہ فلکات نہونگی اس قدر تیرے
 کہ دہار پانکی حلق او سلی کئی غیر از خود
 کہ او کی گئی سم چھٹ رہو لیو کہ نہ قدم تیرے
 نہ گوارو نہ کو نہ کفایت او نہ با تو نہ گوارے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

۵۴
 حیات و موت

مرثیہ منفردہ

[illegible]

درین کاخو رشید دنیا سگیا وقت زوال
 آج رورویون پکارین میں سرچاگل
 دیکھنا جنکا غبار لودہ تہا سہر و بال
 بار لایا شاخ بر باغ رسالت کا نہال
 لیجئے میں آج ہم اس باغ کا میوہ سیال
 ناقہ صالح سی تو بہتر کہیں تیری سیال
 اوسکی امت پر خدا کی امر سی آیان زوال
 کاٹ نیری پر یہاں اور تن لیا لو ہو میں ال
 لیجئے میں شام کو زنجیر کر یہ بد سگال
 جسکے دھڑی قافلہ وارد ہوا جاقال
 منہ بقیہ کی طوف کر یوں لگی کرنی مقال
 آسمان نیچی نظر لگیا نیکا کہ احتمال
 آج تک اوسکی نہیں فن و کفن کا کچھ حال
 آج رعین کی دیکھو اوسکو کہ ہو اسکا حال
 یوں رخت خشک کا کاڑی نہ کوئی ڈال ڈال
 ٹوٹ کر تن میں ہر سو متیں ہو باوہال
 ٹکڑی ٹکڑی یہ جسد رعین جو اسکو سنہال
 بعد اوسکی خانہ رنجیر سی ہمو نکال
 رات دن ہم پر اسیری میں صوبت ہو کمال

روز عاشورہ ہی کچھ کم روز محشر نہیں
 گوش تک جبریل کو پونہچی تہی جی
 یا رسول اللہ گیسو خون آغشته بین
 شامیان کہتے ہیں ستر ستر یہ کہ نہ راہ ظن
 سب خلعت لینی کی امید پر پیش نہ یہ
 داد و لودہ ہماری اب کہ تر دیکھ خدا
 ناقہ جو مرکب تھا صالح کا سوا اوسکو دیکھو
 یہ تو را کب دوش کا تیری تہا جسکو کواج
 اہلیت اوسکو جو ہم باقی رہتا اب ہمیں
 لکھتے ہیں اکثر کتب میں راویان مغیر
 جا شرمی نقش سادہ پر جو زیب کی لکھہ
 یہ جگر گوشہ وہ تیرا ہی نہ ملا تو تیرے
 تابش خورشید سی سو کہی ہو گرد و خاک میں
 خلد میں کیا فارغ البال اوسکی حالت ہو
 عضو عضو اوسکا حد ایسا کیا ہو سچ
 کہنے ڈالی تیر چلی اوسکی کسکو ہو خبر
 اگر خست سی شتاب اب کر بلا کہ شتمیز
 اولاً تہمیر و تکفیر اگر اس نقش کی
 جلد ہمو ہو چوڑا ان ظالموں کی قید کو

صلوٰۃ
 چمن
 رومی
 جگر
 سوا
 شامیان
 لکھتے
 اہلیت
 لکھتے
 جا شرمی
 یہ جگر
 تابش
 خلد
 عضو
 کہنے
 اگر خست
 اولاً
 جلد

درین کاخو رشید دنیا سگیا وقت زوال
 آج رورویون پکارین میں سرچاگل
 دیکھنا جنکا غبار لودہ تہا سہر و بال
 بار لایا شاخ بر باغ رسالت کا نہال
 لیجئے میں آج ہم اس باغ کا میوہ سیال
 ناقہ صالح سی تو بہتر کہیں تیری سیال
 اوسکی امت پر خدا کی امر سی آیان زوال
 کاٹ نیری پر یہاں اور تن لیا لو ہو میں ال
 لیجئے میں شام کو زنجیر کر یہ بد سگال
 جسکے دھڑی قافلہ وارد ہوا جاقال
 منہ بقیہ کی طوف کر یوں لگی کرنی مقال
 آسمان نیچی نظر لگیا نیکا کہ احتمال
 آج تک اوسکی نہیں فن و کفن کا کچھ حال
 آج رعین کی دیکھو اوسکو کہ ہو اسکا حال
 یوں رخت خشک کا کاڑی نہ کوئی ڈال ڈال
 ٹوٹ کر تن میں ہر سو متیں ہو باوہال
 ٹکڑی ٹکڑی یہ جسد رعین جو اسکو سنہال
 بعد اوسکی خانہ رنجیر سی ہمو نکال
 رات دن ہم پر اسیری میں صوبت ہو کمال

میرا کے اسکے غصہ سے خبر نہیں معلوم
 غریب بکسین سچا دہ وہ ہے تو مظلوم
 میدان جیتو وہ مظلوم تو کراؤ کو اسیر
 سوار کراؤ نہیں افسوس نہ پورہ پیر
 جو گدڑی اونہ صعوبات رو کھن سویا
 تمام روز و شب ایسی ہی گدڑی تھی
 سووم کامرشیہ کیا خوب تین سو اکہ
 موالیونین ترانام تاج شہر را

ہو اکہ یا نہو اوسدن! ونگا تلوقوم
 کہین تہی پانی ہمین ہر سو تہی راج
 جدا جدا کیا ہر ایک کو تین زنجیر
 چلو شب ہمین غم بیشتر ہر آج
 کہ تہا سرونکی پتا بارگشت حشر پیا
 بیان جسا سہونکی زبان پر آج
 دیا ہر خون جگر چشم سامعون سہی بجا
 شہا حیرنے اسی اوسکا دیدہ راج

مرشد

عجب کہا ہو کہ نبی فرماست کہ لیو
تب نواسہ کو اوستہی قرار است کہ لیو
ایک حصہ بنی قبول او سن برکایا کیا
وہ سکنے بعد ایشین شہت شہادت کیا
فوج نہ آنا غم اور سوانی جوان و پیر کا
کر بلا میں آنکر طر کیا شمشیر کا
آچک رہائی بہت خوب تہ تیغ و تبر
آج فرزند محمد نے کیا ہوا پیر
یون روایت ہو کہ بعد از قتل شاہ کر بلا
گہر کی تاراجی کو اپنی نو چشم مصطفیٰ

بعد سیر کو ن ہر غمخوار امت کو لے کر
سر پہی ہر حاضر جو بیود کار سے لے کر
جن کو شکر و سب جگہ انافا کر دیا
ظالمون پر باندہ کرتہ راستہ کو لے کر
کر دیا سینہ سپر سے جفا کو تیر کا
سار می خورش واقربا اکبارت کو لے کر
تب لگا یوں کہنہ اپنا رکھہ کو سرخبر
سبط حکو ظلم کو سوار امت کو لے کر
خیمہ لٹری دیکھ کر ہر آہ عابد نے کہا
ظالمون کو کر گیا مختار امت کے لیے

۱۰
درگاه و موقوفه
ای که در این شهر است
و در آنجا که در این شهر است
و در آنجا که در این شهر است

خلق و صفا
خداوند
فقطه خون
خلدین
جب سوار اوس
و کمالش
یون پادشاه
اس تن نازک
اگر وقت
موا که نشین
سوزن
که از آن
تو زبان

کون ای بیانی بختین اب سب
کے بلکے کچھ سداغین مہ فوٹین
یہ حق یہ خونین کا پیدلا راست
یا شفق یک زمین تر ایسے
جگہ سواستی اس جفا سہنی کی
تو یہ ہم سہل یہ دشوار است
خوئی خون غلوم کا اگر کای
کو دخلی شہر بانوی بن
کے یہ ایاصہ ہزار افوس
کو کوئی نہار است کہ
سچان مر ایک کی

[illegible]

[illegible]

ہو گیا راضی رضا ہی حق پہ میسر حسین
 یمن سوار بختیان بی بی حجاز را لطم
 تن ہو خاک و خونیں غلطان کھگو بہا
 کاش میں بھی مری جسم تو را میں نیکو
 سر بر بندہ تو پڑا ہو خاک و خون کی بیچ اور
 حضرت زینب غرض کہ تین تین ہائی
 چپ ہو سو و اک بہلا اس کو شہر کا تو
 کیون نہ آخر ہو سیر کی نوا سنی ادا
 جان تک اپنی گنوا پید اکی امر نشانی

عزیز و شہد امین ہمنو جو کلبا دیکھا
مصیبت اولیا اور انبیا کی سنی کلبا
لقب آئم زکیا کہنچی سو حوا کی جدی سو
پڑی بین تخمین کرم ایوب کی ہسبرتی سو
غم فرقت سو حوا کی یاد مزار و گریبان تہو
اور ایسا بھرمین یوسف کو پیہر کینٹا
سنسا ہو گا جو کچہ فرعون سر موسیٰ کو لایا
ستم کی تیغ سو صالح کا نابقہ پی ملایا
بنی جوتہار ماہران مرضی الہی میں

[illegible]

باب فی التعلیم و التدریس

لو تہہ نون کا تہہ ہی ڈال کر نگر نگر فریاد

١٠٠

باجو بنین قانا حال سکا کہ میں صبا
 بی طیرت سرادیس کو جی رہا
 سہا سہا کو کون کون سا
 سہا سہا کو کون کون سا
 سہا سہا کو کون کون سا
 سہا سہا کو کون کون سا

باندھا تھا گلن تیرے سکھ کرے کو مائے	کیا میں جانے تھی ہو یوں بھر گئی ساتہ
دولہا کی ان بیاہ چن میں کو ہو چلو کر میں	دشمن سے نہ بھی ہ کی چن رخ کی مجھ کوئی چاؤ میں شاہ کی میں تھی تو نکو ہر نہ نہ سوئی
بیاہ کی شب سارا کٹم سر پر ڈالو دھول	دولہا کی چو تھی کے دن پہنچ کر ہوں پھول
مارو سر پر میں گود باری کو ہو پی انا جاہت	ایسی نہ بھی بکھی ہو کینو کی خوشہ کرات اسی مصحف بھی تکی کہہ میں یہ فلک اچھی
دولہا کی قسمت میں مرنا بیاہ کے روز	جیوے دولہن جب ملک دولہا کا ہو سوز
بدلی ہو کر گھر میں بیٹی کر تابوت کو لاوے	کوئی بھی بکھی ہو اسی ٹیٹی کو جو بیاہ جاوے کہا نا جو اس باہ میں چا خون جگر دیا کہوے
پانی اتنا نہو میر خلق میں جو مر تو نکلی جو آوے	یہ شادی دیکھی نہیں کہتے ہوں گے لوگ جس شادی کی رسم میں ہو سو سو رہو گے
اکس نشہ کی آٹھ پہر یوں سن کو ہوتا ہوگا	جو جو ادھل سہا کون جفا یہ ہوتا ہوگا آتش غشاد میں اسکی دل عالم کا دھتا ہوگا
پوچھا ہو گا جو نام اسکا سن والا ہوگا	بیٹا تھا یہ حسن کا فاسم کل نا نو بن میں جو نے سرٹا چھوڑ دینا گانو
دولہا اور دولہن کا جگمگے بکھا کسو سے سچو	دولہن تیری کہتی تھی بکھو دولہا ہو میرا کھیا

خفت میں جو کون کون سا
 خفت میں جو کون کون سا
 خفت میں جو کون کون سا
 خفت میں جو کون کون سا
 خفت میں جو کون کون سا
 خفت میں جو کون کون سا

قربانوں چاہا نہ تھا نقد نہ
 بن کہا ہر دست کی جہیز
 بن کہا ہر دست کی جہیز
 بن کہا ہر دست کی جہیز
 بن کہا ہر دست کی جہیز
 بن کہا ہر دست کی جہیز

<p>دوست تقدیر جبر مستکن گنگا</p> <p>غافل بر سر ساقی کعبه</p> <p>کیون ندانم در کجایم</p> <p>شبنوازنی چون حکایت میکند</p> <p>عاف بر کلام</p> <p>کمر خض جلدای قیام</p> <p>کرم تا بوی خوش</p> <p>کرم تا بوی خوش</p> <p>صبر سر سرین</p> <p>صبر سر سرین</p> <p>ای هم بر یک بجای میکند</p> <p>از جلدای شکایت میکند</p> <p>آل تری ای ز سر تا پای کرم</p> <p>عین لطف این کلام کی</p> <p>پیر جگر اسات کلام کی</p> <p>جبر خواس کلام کی</p> <p>راقت است کلام کی</p> <p>شبنوازنی چون حکایت میکند</p> <p>شاه دین الفقه کلام کی</p> <p>حقیق عالم بین</p> <p>دشمنی تو خاک سر بر خاص عالم</p>	
سب سحر به بند چلاش کر مگر	از جلدای شکایت میکند
سیر جینی کی خبر جگر سنفو	در گذر خط لکنت است کجیو
بیول جانا تم نه و راقداون کو	پراوٹھا کر جب قلم لکنت لگو
بر کے آہ سر و یکد یکد کہو	شبنوازنی چون حکایت میکند
جد کی جامر قد یہ بولا پیر امام	دلین تہا زیر قدم ہونین تمام
دہرے چاٹا نہ یہاں میر اقام	شکن ہر چند اس سو کرنا ہو حرام
پریہ دل ارزوہ اخی خیر لانا نام	از جلدای شکایت میکند
اس سفر کا دکھ کروں میں کیا مان	ساتہ ہو عابد مرے وہ ناتوان
تن پہ جسکے ہنسیں گل و دلی کا نشان	سر سورتا پا ہو یک خشک استخوان
بات کرتا ہے تو کہتے ہے کھان	شبنوازنی چون حکایت میکند
ضعف کر مار جاو سکا ہو خیال	آٹھ پہر او سکو پرا ہنا ڈال
اس مصیبت کو مری کچھ خیال	ساتہ لے جانا تو ہو اسکا وبال
رہنہ کو کہتا ہوں تو میرا وہ لال	از جلدای شکایت میکند
میں تو ہوں سب طرح راضی برضا	پر تاسف ہی تو اتنی بات کا

حکایت ہوا

مفتد جی کہتے تھے رور در نام

اگر بنیبر کے ای بار نام

از جلدای شکایت میکند

جبر خلاصیت ہو وہ عالی نسب

یون کچھ تھا ہر آہ سر شب

کچھ ہی ای دل خست طلب

کچھ ہی ای دست تبا رو شب

خاتمہ تقدیر جی کہتا ہے

شبنوازنی چون حکایت میکند

آہ جس صورت سحر بن مقطم

از جلدای شکایت میکند

خاکمونی بن عین باخند بن خبا

میں کی فصل کسا ہوں وہ ماجرا

میں کی فصل کسا ہوں وہ ماجرا

میں کی فصل کسا ہوں وہ ماجرا

الحمد لله الذي جعلنا من عباده المخلصين

[illegible]

مجلس شورای ملی

اس کے لئے کہ اس کی خدمت پہلے
میں رضا میں قیاس ہے کہ

میں یہ سمجھا
سائنس جی اسواسطی
پاکو کوئی نہ پائیں علی
سائنس کا پتہ لگے

از جایی که در آنجا
سنگی که در آنجا
فاطمه است
و این است که در آنجا
صحنه است

۵۱۸

بشوازی چون حمایت یکنه
سوداوتقاوش هوا یایک تپ

حال ہوا

از جمله اشکالاتی که میسر می شود

کتابخانه قاسم کلین احوال رقم

ظالموں نے کر کے قتل بے سبب	شاہ دین کا سر گھیا نیری چپ
دیکھ مشغول تلاوت اوسکی لب	ہو رہی اکثر توحیران کر عجب
بول اوسنے بعضو لعین نے ادب	
از جہاں یہاں شکایت میکند	
لیگئے سر کو تو دین کے راہزن	تلہا کر رہ گیا لو ہو میں تن
دور از تابوت و محروم از کفن	شکو تھا جس ماجرا میں نہ دن
خامہ یوں کرتا ہی تفصیل سخن	
بشنواز نے چون حکایت میکند	
نصف شب گزری کہ از سوخ فلک	وارد اک محل ہوا وہاں یک بیک
صاحب محل نے سراپا ٹٹک	بولی اسی فرزند سینو سہ تنک
او ہٹے لگ میر کہ یہ دل راج تک	
از جہاں یہاں شکایت میکند	
کہہ تو اب ابی سبط ختم المرسلین	کیا ہوا تجھ سے گناہ اہل کین
فرج ناحق کیوں کیا تیر کی تین	سر تو اوس مظلوم تن پر تھا نہیں
نرخ لولا با و از خرین	
بشنوا زنی چون حکایت میکند	
اسی کہ سرتاپا میں تجھ پر چون پسند	غم نکرا اس امر میں دل کی پسند
سر ہوا نزدیک حق میرا بلند	شکو تجھ دل ہی کو ہی امر مند

سے

کس کی طرح کہو کون نہیں
عمر جو دنیا میں ملک
کوئی نہ ملے گی
کون ملکات کی اس
علی ابن ابیطالب
علی بن ابی طالب
اوی

سب سے پہلے کہتا ہے کہ بادشاہ کا تخت
 سر نہا ہے مری باجانی کی پر
 جو کھڑا ہے اور کھڑا ہے
 ایک تو اٹھ کر بیٹھ کر
 اور ایک تو اٹھ کر بیٹھ کر
 اور ایک تو اٹھ کر بیٹھ کر

اوسمی ہی نہیں تہا تیری ما تہوں غمناک جن اور حورو ملک ڈالتی ہیں سر پر خاک	
یہ وہ فرزند علی تھا کہ جسو صبح و شام اور کہتی تھی سہی خور دو کلان ملکہ تمام	اگے روح الامین کرتا تھا مدینہ میں سلام جن انسان ملک حور کا پیشک ہوا نام
اسکو کربل میں کس ذبح پیا سا مہیات کیا دکھا دیکھا محمد کو تو اب رو بد ذات	
خویش و فرزند و عزیزاوسکی تہی جتنی بیار اہلیت اوسکی جو باقی میں سے بیار	دشنہ و تیغ سے تیرے لہو کو سبار قید میں کوفیوں کی جاتی میں وہ بیچار
نہ اونہیں چین ہی دیکھ نہ اونہیں راستہ آرام اس مصیبت میں چلے جاتے ہیں کربل سے شام	
لیے جاتی ہیں جس اہی ہو خارتان پا برہنہ چلوان زمین عباتشہ	نہیں تالاب و کوئیں کھالیں منہ لہان سر لہا اور وہ شخاص پست شہ
جنگی محل کی طرف دیکھ نہ سکتا تھا فلک ہر دم کی نہ پڑھی جن پہ نظر آج تلک	
اس طرح جاتی ہیں گرداؤنگی چلو کھنا مست و سرشار ہر اک کیف میں کھینچنا	سیکے ماتہ میں ہر دف کیسکے ماتہ ستار عابدین کی تین جاتی تھی ڈھنچہ ہزار
کیا کرے ماسی وہ اوسکا کوئی عجزا نہیں اب سواروں نے کے کچا اوسکو سر و کار نہیں	
یوں جاتے ہی جو اوسکو سپہ ظلم کی صف کوئی اونہیں نہیں ایسا جو کہ ہو فک و فک	

غرض اس طرح کی ایک داستان
 لکھنے سے پہلے کہ بادشاہ کا تخت
 سر نہا ہے مری باجانی کی پر
 جو کھڑا ہے اور کھڑا ہے
 ایک تو اٹھ کر بیٹھ کر
 اور ایک تو اٹھ کر بیٹھ کر
 اور ایک تو اٹھ کر بیٹھ کر

ایک بار اس کا کھانا
 ایک بار اس کا کھانا
 ایک بار اس کا کھانا
 ایک بار اس کا کھانا
 ایک بار اس کا کھانا
 ایک بار اس کا کھانا

ایسی باتیں ان باندھنے کے لئے
اوس سحر کے شفا کے لئے کہ

سودا اب چشم مجا نگو به نظر
ایک اسکا

سناں میں شکر کو زعم ہے

ابن چشمه و اسکات و نوین و نوین

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

یہ کہ خلق میں باقی چھوڑ کر یار

ایہا چلے
انجین کا کوئی بابی
سیچو نیو مار قضا
سلاخ

سو وہ اس حال سے البتہ نہیں جینے کا
کہاں مقدور ہو اب اوسکو دوا کا

حسرت طرح خانے ہمکن۔ مزد و مہربانی خلعت زر

کیا کہوں جیسی مصیبت سوزہ انرا دم

تاب عابد کو نہاوس آن تہی کہنوں کی

اوس لحد تک یہ کیا دیکھا عابد کو خطاب کیون ترا باب لڑا اگر نہ تھی لڑائی کی تباہ


ہی کا طوق تیری پاؤں میں تیرے زنجیر

جو کیا باب فی میری خدا گوہا یا
مفت ایسا تو جہنم میں مکان بنوایا

کوه تا به این راهین اب او سگاسر
اس سنجو به حور اشفتد او شداد
قتل عاید که او مالک جاو

وہی ہے جس نے ہمیں پیدا کیا اور جو ہمیں دیکھتا ہے۔

نظر منین از خون



تب او سگهری یه کهار و کوشاه و چون
 کجا در چاره نه تم دهنونده هیو بغیر اصبر
 مشکا که هر کجا عمامه رسول بسر
 امیر حمزه کی پشت اپنی سر لگا که سپر
 که شور آه و فغان خیر او دها ناگاه
 ابی قحمت کرد اتنی فغان و داد پلاه
 گما که دوده بن جان بلب همی صحر کا
 اورا که کیا کیدین احوال او سکی مادر کا
 مشکا که مان سوتب او شخو کوشه دین
 گنو او دهر کو بچشم تر و دل غمگین
 گما یه و نسو که ای قوم ملک خدا سو درو
 تم اپنی لحد کو آتش سو اسقدر نه بهر و
 بهلا جو نزد تمهار سو گنا بهگار مین او
 رواهین کسینی هب مین اتق کرنا جو
 سن اس سخن کی تین شاه سو دیا جو آب
 نه ایک قطر تیر کجا که بهو کرین سرب
 پیرا که کیا کهون یار و عداوت عدو
 جد بهر کمر سو تیر لیس طفل کوشه دین
 و تیر آه قضا را بخلق آن معصوم

که میری بعد بهو کیسا همی تم به جو روبر
 تمهار سو حق مین یو نهین چا سپر سو بیدر
 زره بهنکر حائل کی ذوالفقار و سپر
 چله جو حرب کا که فهد حضرت شبر
 ده شور سکر لگو کهنی یون جرم سو شاه
 سبب یه کیا سو که و تین ملک کوشه
 بهو بهر خشک غلو طفل ناز پرور کا
 که قطره بهر نهین پستانین تشنگی سو شبر
 لگو اپنی گود مین آو درو خان نه زین
 که هر سو دشت مین حیدر که و گره و شبر
 هلاک آل بنی کونه تشنگی سو کرد
 برای تشنه لبان آب دو قلیل و کثیر
 تو خوب تشنگی اس طفل که کرد تم غور
 مری سو پیاس کا مار عبت نه تقصیر
 بهار سو قضی مین بهو که اگر چا نکا آب
 که سو نه ب تین بهجت حضور جرم غفر
 که ایک او نهین سو نامر و پیکر که کمان
 ملا که فاق سو سو فار او دهر کو بهنیکا تیر
 یون آکا که چیدا بازو می نشه مظلوم

نصیب ای سگهری که یه کهار و کوشاه و چون
 کجا در چاره نه تم دهنونده هیو بغیر اصبر
 مشکا که هر کجا عمامه رسول بسر
 امیر حمزه کی پشت اپنی سر لگا که سپر
 که شور آه و فغان خیر او دها ناگاه
 ابی قحمت کرد اتنی فغان و داد پلاه
 گما که دوده بن جان بلب همی صحر کا
 اورا که کیا کیدین احوال او سکی مادر کا
 مشکا که مان سوتب او شخو کوشه دین
 گنو او دهر کو بچشم تر و دل غمگین
 گما یه و نسو که ای قوم ملک خدا سو درو
 تم اپنی لحد کو آتش سو اسقدر نه بهر و
 بهلا جو نزد تمهار سو گنا بهگار مین او
 رواهین کسینی هب مین اتق کرنا جو
 سن اس سخن کی تین شاه سو دیا جو آب
 نه ایک قطر تیر کجا که بهو کرین سرب
 پیرا که کیا کهون یار و عداوت عدو
 جد بهر کمر سو تیر لیس طفل کوشه دین
 و تیر آه قضا را بخلق آن معصوم

میری بعد بهو کیسا همی تم به جو روبر
 تمهار سو حق مین یو نهین چا سپر سو بیدر
 زره بهنکر حائل کی ذوالفقار و سپر
 چله جو حرب کا که فهد حضرت شبر
 ده شور سکر لگو کهنی یون جرم سو شاه
 سبب یه کیا سو که و تین ملک کوشه
 بهو بهر خشک غلو طفل ناز پرور کا
 که قطره بهر نهین پستانین تشنگی سو شبر
 لگو اپنی گود مین آو درو خان نه زین
 که هر سو دشت مین حیدر که و گره و شبر
 هلاک آل بنی کونه تشنگی سو کرد
 برای تشنه لبان آب دو قلیل و کثیر
 تو خوب تشنگی اس طفل که کرد تم غور
 مری سو پیاس کا مار عبت نه تقصیر
 بهار سو قضی مین بهو که اگر چا نکا آب
 که سو نه ب تین بهجت حضور جرم غفر
 که ایک او نهین سو نامر و پیکر که کمان
 ملا که فاق سو سو فار او دهر کو بهنیکا تیر
 یون آکا که چیدا بازو می نشه مظلوم

۴۱۹
 حیات

نصیب ای سگهری که یه کهار و کوشاه و چون
 کجا در چاره نه تم دهنونده هیو بغیر اصبر
 مشکا که هر کجا عمامه رسول بسر
 امیر حمزه کی پشت اپنی سر لگا که سپر
 که شور آه و فغان خیر او دها ناگاه
 ابی قحمت کرد اتنی فغان و داد پلاه
 گما که دوده بن جان بلب همی صحر کا
 اورا که کیا کیدین احوال او سکی مادر کا
 مشکا که مان سوتب او شخو کوشه دین
 گنو او دهر کو بچشم تر و دل غمگین
 گما یه و نسو که ای قوم ملک خدا سو درو
 تم اپنی لحد کو آتش سو اسقدر نه بهر و
 بهلا جو نزد تمهار سو گنا بهگار مین او
 رواهین کسینی هب مین اتق کرنا جو
 سن اس سخن کی تین شاه سو دیا جو آب
 نه ایک قطر تیر کجا که بهو کرین سرب
 پیرا که کیا کهون یار و عداوت عدو
 جد بهر کمر سو تیر لیس طفل کوشه دین
 و تیر آه قضا را بخلق آن معصوم

گدزی جو فاطمہ پہ اوسے ہم سوچو چہیے
 غارت کیو اسطرح جو چلو سو خیمہ گاہ
 گدزی جو فاطمہ پہ اوسے ہم سوچو چہیے
 نزدیک تہا کہ عرش تلک غم سو گداز
 گدزی جو فاطمہ پہ اوسے ہم سوچو چہیے
 دھونڈ میں تہو دھسو کا گریبان گداز
 گدزی جو فاطمہ پہ اوسے ہم سوچو چہیے
 دامن تہا کسو کو جوتن پر رہی قبا
 گدزی جو فاطمہ پہ اوسے ہم سوچو چہیے
 اونٹون پہ ہر حجاز و عمار سی کیا سوار
 گدزی جو فاطمہ پہ اوسے ہم سوچو چہیے
 زنجیر اوسکو پاؤ نہیں اور طوق تہا گل
 گدزی جو فاطمہ پہ اوسے ہم سوچو چہیے
 منزل تمام نشی اوسے شک آہن
 گدزی جو فاطمہ پہ اوسے ہم سوچو چہیے
 چلنا تہا اوسکو راہ کاہر یکدم گھٹن
 گدزی جو فاطمہ پہ اوسے ہم سوچو چہیے
 مانگا جواون میں کو پانی کسو سو جب
 گدزی جو فاطمہ پہ اوسے ہم سوچو چہیے

پرکٹ کرسان پر کہا جب حسین
 کہ توج اوس غریب کو جسم دہریہ
 دنیا تو جوں انس پہ تاریک تہی پر گاہ
 غارت پہ خیمہ بیچ کھا دست جب از
 ہر چند اسمقام میں جو کسو سچ ہی باز
 اہل حرم پر و اسطرح ہشت کو کہنہ
 جسم اوتار می پاؤ نشی نیکی پانچ
 چوڑی سر پہ ایک کو اونٹون رو
 پر کاؤ نشی سکیند کہ جب وری چہنا
 زنجیر کہ جب اہل حرم کو اسیر وار
 اور دمی اونٹون عابد بیار کو مھار
 جاتا تہا وہ غریب چلا خاک منہ
 جسوقت عابد میں اسطرح لیجے
 تہا اوسے ہم تلک نہ کسی رسو یا ہن
 جب پاؤں بیچ اوسکو لگا خار تہن
 از بسکہ ناتوانی سو کا پتہ تہا اوکاتن
 چلنو کو جب کسو کو کہا سخت اوسے سخن
 جسوقت تشنگی سو ہو خشک اوسکو لب
 اور کوزہ دیکھتا لیا چہ میں اس جب

گدزی جو فاطمہ پہ اوسے ہم سوچو چہیے
 غارت کیو اسطرح جو چلو سو خیمہ گاہ
 گدزی جو فاطمہ پہ اوسے ہم سوچو چہیے
 نزدیک تہا کہ عرش تلک غم سو گداز
 گدزی جو فاطمہ پہ اوسے ہم سوچو چہیے
 دھونڈ میں تہو دھسو کا گریبان گداز
 گدزی جو فاطمہ پہ اوسے ہم سوچو چہیے
 دامن تہا کسو کو جوتن پر رہی قبا
 گدزی جو فاطمہ پہ اوسے ہم سوچو چہیے
 اونٹون پہ ہر حجاز و عمار سی کیا سوار
 گدزی جو فاطمہ پہ اوسے ہم سوچو چہیے
 زنجیر اوسکو پاؤ نہیں اور طوق تہا گل
 گدزی جو فاطمہ پہ اوسے ہم سوچو چہیے
 منزل تمام نشی اوسے شک آہن
 گدزی جو فاطمہ پہ اوسے ہم سوچو چہیے
 چلنا تہا اوسکو راہ کاہر یکدم گھٹن
 گدزی جو فاطمہ پہ اوسے ہم سوچو چہیے
 مانگا جواون میں کو پانی کسو سو جب
 گدزی جو فاطمہ پہ اوسے ہم سوچو چہیے

گدزی جو فاطمہ پہ اوسے ہم سوچو چہیے
 غارت کیو اسطرح جو چلو سو خیمہ گاہ
 گدزی جو فاطمہ پہ اوسے ہم سوچو چہیے
 نزدیک تہا کہ عرش تلک غم سو گداز
 گدزی جو فاطمہ پہ اوسے ہم سوچو چہیے
 دھونڈ میں تہو دھسو کا گریبان گداز
 گدزی جو فاطمہ پہ اوسے ہم سوچو چہیے
 دامن تہا کسو کو جوتن پر رہی قبا
 گدزی جو فاطمہ پہ اوسے ہم سوچو چہیے
 اونٹون پہ ہر حجاز و عمار سی کیا سوار
 گدزی جو فاطمہ پہ اوسے ہم سوچو چہیے
 زنجیر اوسکو پاؤ نہیں اور طوق تہا گل
 گدزی جو فاطمہ پہ اوسے ہم سوچو چہیے
 منزل تمام نشی اوسے شک آہن
 گدزی جو فاطمہ پہ اوسے ہم سوچو چہیے
 چلنا تہا اوسکو راہ کاہر یکدم گھٹن
 گدزی جو فاطمہ پہ اوسے ہم سوچو چہیے
 مانگا جواون میں کو پانی کسو سو جب
 گدزی جو فاطمہ پہ اوسے ہم سوچو چہیے

خدا ہی جائز دہتی عین آنسو حسین
ہزار حیف فلکے دیانہ اسکو حسین
میں دہنتا کہ تمہیں چوٹا کوفات
کشان کشان سو کر بل چلا قضا کلمات
جو چاہو بعد مگر باؤ تم مرا احوال
نشان مسلخ قصاب دیگا صور حال
بگوش دل یہ مری بار و آج سن لیجو
زبان پیدال کرد و قطع ہو پانی تم پیجو
مرا ضرور ہی اتنا تو دوستو نکو درد
کہ ہو گا اگر سنہ اور ششہ فوج روزبرد
جو بانٹو اپنی محبت تم اپنی لکون سر
رہیگا حشر کردن آشنا پستون سر
جو عابدین پہر جیتا ادھر کو قسمت
غم او کو دلکا پہلانا ہر ایک صورت
یہ سن وصیت جانکاہ سب ہو ملو
کہا یہ سنہ بھی کر دعا کہ پیش رسول
لکھا ہو راوئی یون بھی او عین ایک صحاب
بنی جو خانہ خوابو یہ پوچھو دو گرجواب
تب اس سے ہو کر مخلص تم اسکو بجا دو

کسین تمہیں میں سدا اسکی سرت وین
پڑا تھا تم میں نبی کا نشان حسین غیب
نہیں ہوا سمیں کسو کہ چہ اختیار کی بات
بند ما ہوا بگلور سیماں حسین غیب
خطوط لکھنے کا میری طرف کچھ خیال
کہ اس طرح سو پڑا ہو گا وہاں حسین غیب
کسی ہی دم میں فراموش محکومت کچھ
کہ ہم پیالہ تھا باد و ستان حسین غیب
غذا کی گرمی سو پانی سین تھن ہر دم
چنچر ستم دشمنان حسین غیب
سلوک اوسمیں سو کچھ میر بھی تمہیں سے
خدا کو سامنے طرب اللسان حسین غیب
نہ کہو دور و دوسو اپنی تم شفقت سو
کہ ادا کسو سمجھو ہی بہتر زجان حسین غیب
باہ و نا کہ کیا عرض جان دل سو قبول
کہ یگا شکر تمہارا بیان حسین غیب
یہ ہم نشینوں سو کہن لگا چشم ریا ب
ہوا رضا سو تمہاری دان حسین غیب
جو روز حشر یہ بدنامی اپنی سر پر لو

[illegible]

قضاے بابا ہو اسکے یہ طرح اویس
بابا ہو محسن نے دہن لایا
غرض محسن نے دہن لایا
ولکے کا شفا طبعین با قریب
نزدان یعنی آسمان صحن
اس کے گزرا اویس چو
اب اس کے زنا ہو منع صواب
اب اس کے زنا ہو منع صواب
بابا ہو محسن نے دہن لایا
بابا ہو محسن نے دہن لایا

۳۲۴
 فی بین بجا کون اسطی نور و لانا
 که سن سنا و الو کاخت بین گهر بنیان
 جزا و ساسکی نیکه هر بان جبین و زین
 هر شیه در شهادت و فرزندان
 دیگر که صبحی که بدن بزم
 پوچا که بدن بزم

[illegible]

صبر می آید و چنانکه در این مین اوین

[illegible]

میں اور نہیں ہونڈ ہستی یہی حق ہوگیا تاہو نہ
 ہم سخن کہ تو ہوا سچ کہ اس آشنا میں
 اوسکی حالت کا سبب سے جو میں چھا
 کیا ترس اگر میں ظلم کر دوں یہ رواد
 نکلے تو کوفی سر اک قافلہ میں نہ ناشا
 قافلہ سمین جلا جلد قضا رانا کا
 ہو گئی صبح تو اک تخیل میں لاؤ نہا
 وارد او سجا ہوا اگر زن حارث کی تیر
 یا نہیں دیکھ کر جو عکس کیے اون نے تیر
 دیکھ کر اونسو کہا اون نے کہ صاحبزادو
 کیسے آئے اس تخیل تلے بیٹھو ہو
 سکتے ہو کہ دو فرزند ہیں سلم کو ہم
 نہ کوئی دست ہی سجا نہ کوئی ہیم
 تب کہا اون نے کہ پیر سی میں جاؤں با
 چلے تم کہ ہیں ہوا سکر کوئی مہنا
 غرض او سجا میں جو وہ خادمہ تی تھی
 میگئی بی بی گھر او کو بزم و امن
 چو چا تو نے یہ ہیں کون جو ابی ہیں
 منتری بی بی قدم پر گری ہو کر گر لیا

[illegible]

پایانی

[illegible]

مرین چا پسو براتی ہو کر سظلوم
سبھون نو روپی رو جان پئی
کہ شہ کی چو تھی کو تھو کر ہون پھول
کہین یون کیلینو دین چو تھی ائی
رہیگا جگ میں اس شادی کا ماتم
نہیں شادی یہ آفت ہو سائی
کہ ہو اس غم سو عالم جان لرب
کہ جیسی تو نے یہ خلقت رو لائی

نہ ہی یہ بیاہ جسکی حشر تک دھوم
 بچاری سمہ نہونکو کہنا معلوم
 کہین یہ بیاہ کاویکھا ہی معمول
 بنی سخاک کر منہ سے ملی دھول
 غرض ارض و سما تا ہو گی برہم
 کر یگانیک و بد کر دلیں گھر غم
 خموش ہو سو وایمان اگر بنو اب
 ترا کو نین سے براوے مطلب

وہی

سید و وہ جان و او یلا
نہین جگ میں نشان او یلا
شاہ کون و مکان و او یلا
رخم تیغ و سنان و او یلا
شیر بن پاسان و او یلا
اسی محمد کی جان و او یلا
کیا گردن میں بیان و او یلا
خشک منہ میں زبان و او یلا
تھکو مارا ندان و او یلا
ہو کے بے خانان و او یلا

اسی امام زمان واویلا
 آج تجھ یادگار حیدر کا
 رن مین سے سر پڑا ہی تیرا تن
 نازک اندام پر ترے رن مین
 لوتہ پر تیری گولی آج نہیں
 تجھ بغیر از یہ نہ سے سونا
 جو کہ گدڑا ہی تجھ پہ جو رستم
 خلق سیراب تشنگی سے تری
 ظالموں نے بلا کے یہاں بدعا
 خاک و خون مین پڑا ہی تیرا تن

[illegible]

[illegible]

اب سیکھنے ہی تمہاری یار رسول
 باپ بن بابا کی پیاری یار رسول
 باپ کھد ہر ہی جو دکھلاؤں اس
 یہ تو نادان ہو بچاری یار رسول
 رات رور و کر مین اپنا سر ڈھینا
 اوسکو بابا کہہ پکاری یار رسول
 مامی بابا مامی بابا بہر ہی رٹ
 رات یوں کتنی ہی ساری یار رسول
 مان کہیں تو جا کے بابا کو بکار
 خون دل ہوتا ہے جاری یار رسول
 بی بی کی خاطر کھلونے لایگا
 میں تو اب پہلا کر ماری یار رسول
 جھوٹی باتیں میں بناؤں تاکجا
 دیکھ اسکی بقراری یار رسول
 رونے سے ذرہ تھمتی ہے اگر
 لا کے یہ ملعون ماری یار رسول
 سکو اسکی باپ کر اس سے چپاؤ
 کون سنتا ہے ہماری یار رسول
 پھر نہیں جینے کا اسکی احتمال

۳۴

2

مہربان کرتی تھی جب یا نویرین
بیٹ سرگاہی ہو تھی وحسین

تہا عجب ارض و سما میں روشن
گاہ روز کر بیکاری یا رسول

مرثیہ دیگر

غم پر مجنون حسین دول عالم دادی
حاکم نے پیرین خلق کے سوکاری
غم ہو سینہ میں تو کیونکر نہ شک ہجوم
ملکی باہم یہ محرم میں مجازی ہیں موم
پہر ہی زسرت وجہ سن ہر یکا سا
دیکھ کر اوسکو یہ ہو جا سکا
آہ ہو اوسکا علم اور شہادت سکی فوج
گرہ کو عشرت کو معاف کیے اوسکا اوج
ایک دن غم خوشی کی یہ کہا سن غم
کام دنیا کا ترس مانتے رہی رہی درہم
سنکے بولاجو ادیت میں میں مجھ جیاب
اذکر احوال کو ملک دیکھو تو روجیاب
وہ مسلمان ہیں کہین لہجہ گریبا جاک
وہ مسلمان ہیں منہ پیشین ہو کر غنا
وہ ہی دیندار جسواں بنی کا ہودہ
وہ ہی دیندار علی چہر ہی سہی ہودہ

اشک کی فوج ہو زنجیر بہ از فولا دی
چشم سر تا بقدم راہ اوسو بتلا دی
طفل و دیوانہ جلا کر میں لازم ملزوم
جسکو دیکھوں میں مانتے انکو سہی ہرادی
شعلہ کر دی ہو اوسو ماہ محرم کا ہلال
کہ نہ ویرانہ ہی چوڑی ہو نہ پہر آبادی
آئی ہو سینہ سہی و چشم تلک کر موج
تاب کیا رہے سکھ دلیچ سرور شادی
تجسس نے چین ہو ماحور ملک آدم
دلکو افاق کو تین کسے یہ ایدادی
حق دین کو اس وقت کو سمجھ جیاب
تیرے سکھ دینے میں جن شخصوں کو دل میں دی
وہ مسلمان ہیں ڈالین پسیر پھا
وہ مسلمان ہیں تجھو دلیچ جنوں جادی
وہ ہی دیندار بہرے آج کو دن دم سرد
وہ ہی دیندار جسواں اندون میں ایدادی

وہ دن جب دن ہو خطیر میں جان ہو	زبان پر سبکی حرف الامان ہو
یہ اوسدن آئندہ ہی حیران ہو	کہ اس عاصی کو تو بخشا ہی صفر

مستطاب حضرت

مقبول حق ہو جسکو کچھ غم حسین کا ہو
جن بشر میں شیون باہم حسین کا ہو
یہ غم ہی اقیامت ہر دم ہو ہی ہو یا
آواز صو جیسے ہر ایک کا ہو نفرا
پوچھی جو کوئی مجھ سے کیا روئے جواب اسکو
ہر بشر جہان میں بلتا ہوا ہے اسکو
پانی سے اسی عزیز و سبکی سے زندگانی
دیو بیک کون اسکو دیاں جام بہر پانی
سب خویش و اقربا تو اسکو کئی نہیں ہے
سیراب جس جگہ میں میں خوش و طرب ہے
سب یار و یار و دوست مارے پیر میں عزیز
اندیشہ ملک کو تو یار و ملک چمکے نیر
جان بلب آ رہا ہے دل زندگی سے تویر
کوئی نہ پاس دلتی تھا وہ جہنم بانوں
نی دوست پاس اسکو کوئی نہ آشنا ہو
آگہ نہیں ہو اس کو کوئی مگر خدا

میں نے

م

سرخان و خان

محمود علی خان

سید تقی زبیدی

بہارِ نبویؐ

بجانب اینها اوست که در

وہ دن جس دن ہو خطر میری جان ہو
 یہ اوس دن آئندہ میری جان ہو
 مرثیہ حضرت
 مقبول حق ہو جسکو کچھ غم حسین کا ہو
 جن بشر میں شیون باہم حسین کا ہو
 یہ غم ہی تاقیامت ہر دم ہو ہی ہو
 آواز صور جیسے ہر ایک کا ہو
 پوچھو جو کوئی مجھے کھیا روں جواب اسکو
 ہر دہائے ہر جان میں بلتا ہوا اب اسکو
 پانی سوا سی غریزہ سبکی ہر زندگانی
 دیو یگا کون اسکو دہان جام بہر پانی
 سب نبولیش و اقر بانو اسکو کتہ پانی
 سیراب جس جگہ میں میں خوش طربا
 سب یار و یار و اسکو مار سی پیر میں ہر تلوار
 اندیشہ ٹک کر تو یار و ملکہ چمکے نیر
 جان بلب آریا ہو دل زندگی ہر تیر
 کوئی نہ پاس اولسنی تھا وہ چہ نہ پاس
 فی دوست پاس اسکو کوئی نہ تھا
 اکہ نہیں ہر اوس کو کوئی مگر خدا

ز بدن پر سبکی رفت الامان ہو
 اکہ اس عاصی کو تو بخشا ہی صغر

لازم جان میں تا تم ہر دم حسین کا ہو
 یہ غم حسین کا ہو تا تم حسین کا ہو
 ہو غریب ہو دین افلاک جاسی بجا
 شیون ز شور محشر کیا کم حسین کا ہو
 کب اس تم کی آوی سنیکلی باک اسکو
 خنجر سی حلق پیاسا تو ام حسین کا ہو
 پوہنچا نہ جسکو اوس مرگ بنو جہنمیانی
 جسکو میں سوچتا ہوں جمع حسین کا ہو
 پانی لڑا نیلودہ کسکو تین چار ہو
 ہو ٹوٹی تشنگی سوا دہان دم حسین کا ہو
 کوئی نہیں ہر اوس کا اب بیکسی کس میں
 غربت سوا کوئی ہی ہر دم حسین کا ہو
 اندیشہ آبرو کا اور فکر پاس ناموس
 میں کیا کہوں کہ یہ کچھ عالم حسین کا ہو
 ڈالو دشمن اوپر ایسی فلک تباہی
 اس حال میں مجھو محرم حسین کا ہو

غافل کی غافلیت کی وجہ سے
 دنیا کی باتوں میں غرق ہو کر
 حق کی بات کو بھول جاتا ہے
 اور اللہ کی رحمت سے محروم
 ہو جاتا ہے۔

حال سے خلق کی غافلیت کی وجہ سے
 کوئی کربل میں مدینہ سے جوانی تھی
 نہ سرزن پہ ہو چادر نہ تن میں وہ پہ
 چاہتی ہیں کہین پوشش کو قطع جاتا
 در پہ سپین سے خلق کی فوبت باجے
 سخت کی رات کر دن کو قضا کی بات
 عوض خلعت شاد نہ ملاشتہ کو گفن
 درد سے دل پر ہم کرنے نہ پانی دوبات
 شام سے صبح تلک لیکو دو لہا کا نام
 بیاہ کا دن نہیں لہا کا یہ ہو رفوفا
 سینہ کوئی ہو کوئی کر کر گریبان کو چاک
 شاد کی آج تلک لیکو نہیں یہ حال
 پان جو کہا وہی سو ہو سہی کی تنین غار
 نشہ نوشہ کو کیا فوج لب آب فرات
 ورنہ ہر شادی میں سب کی دین لہا کا
 فوجہ کرتی ہیں منڈی ہو کر تو ملی بیٹھ جوت
 ڈوبی مایہ نہیں سہو کو میں لہو سے روتال
 شادی کی لوگوں کو دیکھو ہو کہین اوقات
 زہر کا گھوٹ ہوا وہ جو یہاں تھا شربت

چرخ کی بدستی آج ہوئی ہر اثبات
 دین کے راہ زونے ہو فرا ہم بہات
 غارت اسطرح کیا ماسی سمیر کا گھر
 مرزا کو تو موسیٰ جی سے سچو جو اکثر
 گھر کو شادی کی عوض روشنی کو آتش د
 دو لہا دو لہن کو عجب بہاگ ہیں باجے
 دونوں سدا ہستی ہوئی گئی شج کر کو طر
 کس گھڑی سیاہ اوٹھا یا تھا کہ دو دو لہز
 صبح سے شین میں سیر نہ براتی تاشم
 دیکھ کر حال یہ کہتی ہیں گھر کو خالص
 کوئی روتا ہو کھڑا ڈال کر سہی خاک
 کسکا ماتم ہو یہ پوچھو ہو کوئی ہو غناک
 غیر رنج نہ سدا ہن کر کھل دیکھا مار
 اور شربت سے جو پوچھو تو کرون یہ کفا
 یہ عجب سیاہ ہو حسین نہ کہین رنگ رگ
 اس نو بل کر عرض ہمیں عجب دیکھو بہاگ
 چشم ہر ایک کی خوتاب سے ہر مالا مال
 گردو لہن کے سہی تپتی ہیں کہو کی سوال
 کون ساعت تھی بخانین کہ ہوئی

غافل کی غافلیت کی وجہ سے
 دنیا کی باتوں میں غرق ہو کر
 حق کی بات کو بھول جاتا ہے
 اور اللہ کی رحمت سے محروم
 ہو جاتا ہے۔

غافل کی غافلیت کی وجہ سے
 دنیا کی باتوں میں غرق ہو کر
 حق کی بات کو بھول جاتا ہے
 اور اللہ کی رحمت سے محروم
 ہو جاتا ہے۔

و ہوتی تھی ہر دم میں جگر پیر میں
 جنگو میں آنا کیا تھا بر میں پال
 دیکھ نہیں سکتی تھی ہو کا سوہ لال
 گہر میں اب جھکو نظر آتے نہیں
 کوئی تو ڈھونڈ ہو بھلا جا کر کہیں
 صدقہ میں جاتی تھی جن پر کرنگاہ
 تھاکا جھکا بنی کی بوسہ گاہ
 گر نظر آتے وہ جھکو لا کہہ سیر
 میری آنکھوں میں ہر بن او کو انہیر
 صبح اوٹھ کر دیکھتی تھی او کی مکہ
 گی کہ ہر کیا جانیو وہ پا کر دگہ
 او کو غم میں رو تو میں روح الامین
 پوچھتی ہیں یا امیر المومنین
 حال دنیا کا جو کرتے ہیں نگاہ
 کہتی ہیں جن ملک بہر کے آہ
 آج سونا ہو مدینہ او نغیر
 ڈھونڈتی ہر تہ میں آنکھوں و چشم و طیر
 وہ جو تہ و دونوں ترے نور صبر
 کہہ جیتے پیر تہ ہر شام و سحر

سو میری آنکھوں کو تار کی کیا ہے
 شست شو کرتی تھی جگر سر کہاں
 تشنہ لب دریا کنار کی کیا ہے
 رو تو غم سے یہ آنکھیں ہیں
 بیوٹن بکسین سچا کی کیا ہے
 گر کہیں جاتی تو میں نکلتی تھی اہ
 وہی پیڑ کے دولار کی کیا ہے
 دیکھتی سو او کو ہوتی تھی نہ سیر
 مامی میرے ماہ پار کی کیا ہے
 دیکھتی سو او کو تھا مجھ دلو سکھ
 مجھی کہیا کے دکھیا کی کیا ہے
 سرٹیک پیغمبران مرسلین
 عرش کو وہی گوشتوار کی کیا ہے
 لے زمین تا آسمان سب ہو سیاہ
 دین و دنیا کے سٹار کی کیا ہے
 خالی ہو وہ جا بھان کرتے تھی سیر
 تہو جو تخت دل تمہار کی کیا ہے
 ماتی پیغمبر کے زہرا کے پیر
 وہ جو ہر اک کو دوار کی کیا ہے

جنگو میں آنا کیا تھا بر میں پال
 دیکھ نہیں سکتی تھی ہو کا سوہ لال
 گہر میں اب جھکو نظر آتے نہیں
 کوئی تو ڈھونڈ ہو بھلا جا کر کہیں
 صدقہ میں جاتی تھی جن پر کرنگاہ
 تھاکا جھکا بنی کی بوسہ گاہ
 گر نظر آتے وہ جھکو لا کہہ سیر
 میری آنکھوں میں ہر بن او کو انہیر
 صبح اوٹھ کر دیکھتی تھی او کی مکہ
 گی کہ ہر کیا جانیو وہ پا کر دگہ
 او کو غم میں رو تو میں روح الامین
 پوچھتی ہیں یا امیر المومنین
 حال دنیا کا جو کرتے ہیں نگاہ
 کہتی ہیں جن ملک بہر کے آہ
 آج سونا ہو مدینہ او نغیر
 ڈھونڈتی ہر تہ میں آنکھوں و چشم و طیر
 وہ جو تہ و دونوں ترے نور صبر
 کہہ جیتے پیر تہ ہر شام و سحر

جنگو میں آنا کیا تھا بر میں پال
 دیکھ نہیں سکتی تھی ہو کا سوہ لال
 گہر میں اب جھکو نظر آتے نہیں
 کوئی تو ڈھونڈ ہو بھلا جا کر کہیں
 صدقہ میں جاتی تھی جن پر کرنگاہ
 تھاکا جھکا بنی کی بوسہ گاہ
 گر نظر آتے وہ جھکو لا کہہ سیر
 میری آنکھوں میں ہر بن او کو انہیر
 صبح اوٹھ کر دیکھتی تھی او کی مکہ
 گی کہ ہر کیا جانیو وہ پا کر دگہ
 او کو غم میں رو تو میں روح الامین
 پوچھتی ہیں یا امیر المومنین
 حال دنیا کا جو کرتے ہیں نگاہ
 کہتی ہیں جن ملک بہر کے آہ
 آج سونا ہو مدینہ او نغیر
 ڈھونڈتی ہر تہ میں آنکھوں و چشم و طیر
 وہ جو تہ و دونوں ترے نور صبر
 کہہ جیتے پیر تہ ہر شام و سحر

یا برینہ سرعرا یں دل بریان فوس
دسمدم او کو تین جن جگر ہوا قات
شور او کو فی کیا شو قیاست کومات
نہیں ستو میں یہ ملعون جمار ہی اسی
حال دشمن کو بھی دشمن یہ نہو یہ طاری
تجد بن اب کس کو کین چال اپنا ظہار
دیکھو دور بھی دیکھو دغا آخر کار
ظالموں جہین دیکھو فی یہ اپنی کردار
حلق پیاسی یہ سمجھو میں چلی ہو تلوار
اسی مقدور کہاں اگر جو احوال پر
خون پتہ ہو سر نوکون یہ تیر کی چو
مطلب طرح محمدی کہیں تہیں خوب
لوزین تا بہ زمین حشر کا عالم تہا جب
سود اگر پو نہ کہہ اگر کہ احوال تمام
پنجتن پاک کا تو اپنی تین کہو غلام

قریب دوست دودہ کو چہ بازار چلے
 سروسایہ نہیں کچھ سر پہ بھجرق کی کشت
 اس خرابی سو تری عزت اظہار چلے
 طعن و طنز ان کی سر میں نہ خم دلون پر کاری
 جب طرح قید میں ہم سید ابرار چلے
 تیری اگر جو کہا تو تہو کہ ہم میں دیندار
 خانہ دین کو تین کر کر یہ سہار چلے
 صورت اس حال کی آنکھوں میں پھر نہ ہار چلے
 پانکی اگر سہاری جو کہیں دھار چلے
 فی کفن لاشوں کو ان کی ملوئی گور گور چلے
 مامی میں شہر دین کی کردہ سزار چلے
 اہل بیت بنویں ملتی جاتی تہو سب
 قتل گہ پر سو وہ بادیدہ خونبار چلے
 سنے یہ مرثیہ بتیاب میں شاہ عوام
 تیری مذہب کی اگر نرم من تکرار چلے

مرتبہ حضرت

بولی میں مرغ چھین آج کہ نالان میں ہم
ہو یہ سبیل کو زبان و کہ پریشان میں ہم
جامہ ماتمیان ہو بہ تن نیلو فر

کہتے ہیں گل کہ سدا چاک گریبان میں
نہرستہ سخن یون ہو کہ حیران میں
آتش غم سے ہر لالی کانت او شمع جگر

قمری کو کھجور کا پتہ دیا اور کہا کہ اس پتہ پر جا کر
 میری خدمت میں پہنچ کر بتا دے کہ میں نے تم کو
 کھجور کا پتہ دیا ہے اور تم کو کھجور کا پتہ
 دینا ہے اور تم کو کھجور کا پتہ دینا ہے
 اور تم کو کھجور کا پتہ دینا ہے اور تم کو
 کھجور کا پتہ دینا ہے اور تم کو کھجور کا پتہ
 دینا ہے اور تم کو کھجور کا پتہ دینا ہے

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

[illegible]

کلمہ منصفی کے ساتھ اس کا صورت
 دیکھا جائے گا کہ اس کا صورت
 کلمہ منصفی کے ساتھ اس کا صورت
 دیکھا جائے گا کہ اس کا صورت

زندہ گانی سو کیا سخت فرہم کی نہ
 آہ ہر تین تو آتی ہو چلی گوشت کو پاس
 اس مصیبت سے جہنم شلم نہ جاؤ زمین
 کہیں جگر تیغ کیہو سامنے آجاؤ زمین
 قید سے گرہیں آزاد کرین اب یہ لیتیم
 پوچھو جو کوئی کہ ہو کون یہ کسکا شیخیم
 بیٹا اوسکا یہ جسے کہتے رسول نقیض
 کہتے ہیں کہ ہر اسی فاطمہ کو نور الحسن
 سودہ ان ظالموں کے ماتہ سب تکھ نظر
 چلو پانی بھی پلا اوسکی نہ کاٹی کرون
 چور ہو جب وہ گرا گھوڑے پر روڑیں
 خلع کا وقت اگر ماتہ سے مل جاتا کہین
 سرنواسی کا بنی اس پر کو لین تن سے اوتا
 زہری اسلام وزہری دین زہری یہ نہیلا
 کہ چکر قطع سخن اس کو اب اہل حرم
 باز پرس انکو محشر میں ٹرگی جسم

کلمہ منصفی کے ساتھ اس کا صورت
 دیکھا جائے گا کہ اس کا صورت
 کلمہ منصفی کے ساتھ اس کا صورت
 دیکھا جائے گا کہ اس کا صورت

مرثیہ حضرت

یار و سنو تو خالق اگر کیوں اسط	انصاف سے جواب دو حیدر کو اسط
وہ بوسہ کہہ بنی تھی پیغمبر کو اسط	یا ظالمون کی برش خنجر کیوں اسط

کلمہ منصفی کے ساتھ اس کا صورت
 دیکھا جائے گا کہ اس کا صورت
 کلمہ منصفی کے ساتھ اس کا صورت
 دیکھا جائے گا کہ اس کا صورت

کیا دیکھی ہم تہین کہ تہین ہو یا ہو ہم
 غریب کو تہین دیکھ ہماری وہ کچھ دیا
 آرٹھی تمہاری آویگا وہاں یہ لیا دیا
 گر قفل ہی انون کا تمہارا ہو مدعا
 چاہو جو زر تو دیکھ لو ہو جس جگہ رہا
 یہ سنکو وہ لعین لگے کیسے ٹوٹنے
 باہم لگو قسوت قلبی سے بولنے
 سب کچھ غرض کہ چین لیا سکوا بار
 چوڑین کیسی خیر سے کچھ نہ بکار
 تنبوقات آتش کین سے جلایے
 سر پر کیسے تھا تو نہ تہا تن کو کچھ لیے
 انقصہ کام از کوئی پایا جب انصرام
 پونچھو جو حجابہ ملک مان کیا قیام
 میں آچکی کہیں نظر آئی جو کچھ وہ ٹھانوا
 گر ماتہ تہا دست کیسا جدا تھا پائوا
 لو تہوں پہ چاڑھی نظر اڑکی جو مانگا
 زینب پکاری ہو تو ان تہو نیچا
 اسی بیگناہ کشتہ مذبح کی سبب
 میں کہوں کہ اتنی تو تہو نہیں پاوان تھو کہ

داغ جگر رسول کی دھڑکیو اسطے
 جس سے کہ شکر جہنم سے کھا حق کیا
 سکوا جہاں بلاتین کی حشر کوا اسطے
 حاضر تمہاری سامنے سب میں تنگ کیا
 قفل و کلید کچھ نہیں یہاں کہہ کوا اسطے
 ہر اک مکان کہو در اور پتھر کہو کوا اسطے
 کپڑا کسو کر کہیو نہ چادر کوا اسطے
 خلخال تک تو دھڑکیو اسولی اوتا
 گوش سکینہ حیرن جو گوہر کوا اسطے
 کپڑی پھوڑی تن کی سیو دران سے
 تن پر کیسے تھا تو نہ تہا سر کوا اسطے
 لیکر حرم روانہ ہو تو تب سے شام
 دکھلا نیکو وہ عورت اظہر کوا اسطے
 جس جا کھا ہوا تھا رسول خدا کا کوا
 یہ شکل اور آل پیر کوا اسطے
 تاریک تیرہ ہو گیا آنکھو نہیں وہ جہاں
 بیانی جگہ دیو اپنی ہی خواہر کوا اسطے
 پونچھی ہوں تہہ تک ان کو میں بھلا
 پہچانتو کوسر نہو سیکر کوا اسطے

شام کا چاندین کا کون چاند
 شام کا چاندین کا کون چاند
 شام کا چاندین کا کون چاند
 شام کا چاندین کا کون چاند

۲۳۹
 حیات جاوید

میں نے دیکھا ہے کہ
 میں نے دیکھا ہے کہ
 میں نے دیکھا ہے کہ
 میں نے دیکھا ہے کہ

میں نے دیکھا ہے کہ
 میں نے دیکھا ہے کہ
 میں نے دیکھا ہے کہ
 میں نے دیکھا ہے کہ

[illegible]

ای سر خدا که این زمین من جمیع کوه و جلده لا
 یوللا و این کوه طشت بر کوه قله کار صفا
 دیلم و جواد و قزوین و آذربایجان و گیلان
 جلاد و اسفند و قزوین و آذربایجان و گیلان
 ای سر خدا که این زمین من جمیع کوه و جلده لا
 یوللا و این کوه طشت بر کوه قله کار صفا
 دیلم و جواد و قزوین و آذربایجان و گیلان
 جلاد و اسفند و قزوین و آذربایجان و گیلان

[illegible]

[illegible]

بنی جواد و خاندان منزه به یاری ایزد
 کس که در راه حق و عدل رود
 در این راه بسیار دشواریهاست
 اما با توکل بر خداوند
 هر چه باشد بر او آید
 و این کتاب را به مناسبت
 روز ولادت حضرت امام حسین
 علیه السلام در روز دوشنبه
 ماه رجب سال ۱۲۸۵
 در شهر کربلا
 بنویسید

غرض هر بیان سبکی نیست بخونگی ندیان بهی برین	جسمم با نوا آه و فغان بختی سخی کو که برین
ای هر چه از صغیر میر لال	
دیگر مرثیه مثلث	
بنت نبی کو بیار به لال با حسینا و حسنین	کهان پیه و آخ نال با حسینا و حسنین
مکتب یلمو عترت کا حال با حسینا و حسنین	
اهل حرم باشو و شین کتر من چه این روز	که هر گری و سی من کو چسین و کسین غیر
حسینی کا بنین بهمن حال با حسینا و حسنین	
رور و کر و صبح و شام ازین خاک دلا	سهرهائی کو شین من کام میگر من یون (نام)
تجه من بکویت و بال با حسینا و حسنین	
بابا تیرا آج ملولان ازین سیرین مول	تیغ جفا سرتو مقتول تبه من افی ز ندر
هو می تیم بهی اطفال با حسینا و حسنین	
سرتو تا پانو مجروح بغین بر این توندوج	پایسی گئی بدن سرتو شام ملک بر صبح
دهوپ سرتو تبه من پال با حسینا و حسنین	
رود می سرتو ایک بهن متری کبه کبه سحر	گور نه تجمو سرتو کفن عیان تیرا خاکین تن
سرتو تیر سرتو کی ببال با حسینا و حسنین	
ایک جوان با طفل صغیر میو بر ضرب تیغ و تیر	رهر جویم سرتو ز بخیر لیکو چل شامی دیو تیر
تجه من بهمن بهمن به احوال با حسینا و حسنین	
عاید پیاده هم بدین سوار و شونگی تاه او سکهها	پایسی بر بنده ده سالار و سن من سرتو خار
لمو سرتو سرتو لال با حسینا و حسنین	

گور و کفن و این خجگاه و زمین من کربلا
 لونه کو تیر و تونی تب که من و اگر با غضب
 ایک ایک در سرتو نال با حسینا و حسنین
 مطلب در سرتو من کون تیر به مردم
 برود جهان من و تیرا تیر ملک سرتو
 که تیر با تیر نال با حسینا و حسنین
 بیاد من
 نوچی سوار و فغانک خطبه تیر
 سرتو کو این نال ازین سرتو
 که تیر چنان کبه سال با حسینا و حسنین
 دیگر مرثیه مرثیه
 پوچو تیر سرتو بارید و دل جلا کوه
 احوال این صید و یک بکلا کوه
 با سرتو تیر سرتو سرتو
 روغن کجا روغن ایسا سوانه
 راضی کا راضی ایسا سوانه
 سرتو سرتو سرتو

این کتاب را به مناسبت روز ولادت حضرت امام حسین علیه السلام در روز دوشنبه ماه رجب سال ۱۲۸۵ در شهر کربلا بنویسید

بہا سنی ہتھی چڑھو دلاور نہیں سارے
 ستراقدم دودل یا جند کی انکاری
 کوئی لڑا ہی رہیں جسطرح یہ لڑی ہیں
 فالیرسی زیادہ ہر سمت سرٹ رہی ہیں
 وہ شخص زمین یار یوں بخیر ہو سکو
 اور حال سو کچھ اپنی او سکو خبر ہو
 چھاتی او پر بنی کی تھالوٹی جو والا
 جب تک جیسے محمد ناز و نعم سو پالا
 گردِ ملال او سکے بیٹھتی تھی روپر
 ہر دم جگہ تھی جسکو دوش بنی کو اوپر
 کیا چرخ کی جفا کو دنیا میں کوئی کم تھا
 ہر ایک فاطمہ کا اون پیچ ہوش دم تھا
 ہو گیا ستم جو ہو وین مقصود اس وجہ
 سوا بکھا رد ریا پیاسی بچو نکالے
 بازو بنی کہیں تھے جس شخص کے پردہ کو
 تیغ جفا سوز ظالم لیجا میں کاٹ سر کو
 یہ ظلم جو ہوا ہو کیا ہو بیان اسکا
 دوزخ کی آہ سو دہان نا نا بچا جسکا
 جب سر پہنہ عابد گرمی سو رہا چاہا

آتی ہی تجھ گئی سب گھوڑوں سے ملو تو
ہو جاسی را کہہ گایوں ہر اک لا کہو تو
کیا زخم تن پہ اپنی کہا فی ہین جو زمین
اس طرح کہیٹ کسکا پہولا پہلا کہو تو
ہر اک نگس لہو میں آں اوسکو منہ ڈبو
رو مال فاطمہ نے جسکو چلا کہو تو
اور گود بچ اپنی بیٹیا کہہ اوسکو ڈالا
تن اوسکا خاک و خونیں کیونکر لا کہو تو
روح الامین کر لڑا پڑتا تھا موہو
لوک سنان پہ وہ سر کیونکر چلا کہو تو
یہ خاندان عالی کب لائق ستم تھا
ایسوں کو سر پہ یہ کچھ رنج و بلا کہو تو
کل وقف مسکین کو شر طفیل جنکے
پانی تلے نہ شیریں نے تلدا کہو تو
کر لشنہ فوج یار داسطرحکے بشر کو
رہ جاتن لہو میں یون تلدا کہو تو
ان ظالموں بغیر از ایسا جگر مو کسکا
اقتش دہر خیمہ اوسکا یہاں میں چلا کہو تو
غیر از ستم کسیند سر کو نہ اوسکو ڈالنا

[illegible][illegible]

یاروندن و فرزندش آوردن و فرزندش آوردن
 الی بنی که غم من نیست چشم زار بودم
 بود اندیشه شک کا بهیچ جا نداشت
 به چشم شغفت ای دست زارگان بودم
 فرزند کس کا بهیچ جا نداشت
 کس زن کا قدر و رتبه کی نیست
 ای اقربا یک کا قدر و رتبه کی نیست
 انصاف می بیند که از فریب
 غم کما می گوید که ای سوزان
 و ناله ای که سوزان
 می بیند که سوزان
 می بیند که سوزان
 می بیند که سوزان

[illegible]

کین ستر کسکایان
کب یار جانک
چو تنک
اقرار کرد
بیت یک
چالین
چهر
تار مژه
کسکایان
سرکات

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

اولاد علی بن ابی طالب
علیه السلام و اولاد
اسماء بنت ابی بکر
علیهما السلام

[illegible]

[illegible]

ساتھ بکے تیری دلہن کے تئیں
دینگے اوسکے ہاتھ اونٹوں کی مہار
جائینگے کرتی ہوئیں سب چھاگ
سیس دن دلہا کا نیر جو پر سوار
سامھو نکو دمدم بہرتی تہی تین
نالہ و فریاد میں ستے کو مہار
دیکھو بھیج ال محمد پر سلام
سب طرح بخشیکا تھک کو کر دگار

اس طرح لیجائیں گوا اب اہل کین
وہ جو بہائی ہو دولہن کا عابدین
اشتر وں پر سجدہ نہیں اندوہناک
عابدین پیادہ جلو میں سینیہ چاک
مان غرض نقشہ کی کرتی تھی بین
لو زمین سے تافلک تھا شور و شن
سودا اس مرثیہ کو اب ختم
ہو گویا محشر میں ترے حامی نام

کاش سوختن و زنده ماندن
فرزند پدر را با نظر خیر
یعین هر دو به کمال بیگونی
ان بخت گشتن با نیت بد
بسیار عمل کردن با نیت بد
بل نیست بنوی دست تقدی

مرشد میراج

نیر بن ہڑتے ہین بستان کی شہر حیدر کے
خشت لب یکہ او ہین چشم بن حیدر کے
گاہ تو کوہ پہ برسی ہی گہر حیدر کے
بوندا پانی کی لے لخت جگر حیدر کے
یوف تجکو نگر ہی غنسی چشم اپنی تر
موج خون پونہج ہی آتا بکر حیدر کے
سبر و شاداب رہی سنگ ہی ت
آب بن ہو تو ہین اب گہر حیدر کے
ظلم کی تیغ ہی مار ہی گہر وہ بیچار
پہرے امین اہل حرم خاک بسر حیدر کے

یونچ اسی برکہ مرہامی شجر حید کے
سائے ٹہری میں طری نور صحر حید کے
گذرا اسی بارتیر اکہ تو نہیں کنج پر
حیف حدیف کہ ترسی میں لب دریا
دوبو ہو آب بغیر آل محمد کا کہہ
اشک کی سیل گئی فاطمہ کو سر گندہ
قیض سوئم کو زمین پر تر و تازہ نبات
وامی تحت کہ جہاں میں بلب آب نبات
خوش و فرزند وطن ہو سب آوار
پسین از فکر نہیں باقی جو رہی کہیار

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

[illegible]

کہ وہ سب زکریا ایک کے اندام میں جی
حق تعالیٰ کرے اس قوم کو جلد ہی نابود
ان لصیون نے خدا جانی سمجھ کر کہا سود
یا بنی تیری یہ ہر سر کو یہ دکھلاتی ہیں
یوں غریب کو ترس شام لے جاتی ہیں
راہ چلے سو ہمیں ایک پل آرام نہیں
ہنسکے کہتا ہوں یہ ملعون یہ ہم سے نہیں
تہی غرض حضرت کلثوم کی زبان گفتار
سن سن ان باتوں کو تو ہر کھڑے زار و زار
سود اب صبر کو دیکھ دل بربان میں
صعد میں آئے دو پر تجھ سر سیدائیں

قتل عام اگر چاہا ہو مگر حیدر کے
کہ یہ ہین زیر فلک دو جہانکرمزد
کرے جو کونیزون کو ضرر حیدر کے
پہر ہین اسم باسم آن کو بتلہ دین
جلد پوہنچو کعبہ قہر ہر گہر حیدر کے
جس کو پوہنچو ہین لیجئے اسی ہین
خوش و فرزند گہ اور جد ہر حیدر کے
ہر سخن آب کر تہا دل سنگ تہا
شام سوال حرم تا بہ سحر حیدر کے
اگر سنو کی نہیں تا کسی انسان ہین
قرۃ العین ہی دین طفر حیدر کے

مرکز و غیر

جب سے میں کیا ہو گردون محرم کا ہلال
کہہ نہیں سکتا کسی سے یاو اپنی دلکا حال
پوچھ کر کوئی سبب کیا کہوں اوس سے پرد
سایس لگتی ہے تو کرتا ہوں تلاش آب سیر
سخت مشکل ہے جو کہی تو نہیں سنو کی تاب
تسخ و تیرا ویر برساتا ہوا ہونکو در جواب
دل مرا کیونکر نہ ہو دی اضطراب قلعی میز

روز و شب محکوم با کرتاسور و دشواری
ابرور یا حاجب یکم تو ہی میرا روال
کس طرح دکھلاؤ نکاح محشر میں نیار و دور
دوبی یانی بن کشتی جسمین ہی احمد گل
اوچپ رہنومین دل ہو آتش عکس کباب
جس طرک کر تو ہی و مظلوم پانچا سوال
یہ ستم نوع بشر پر مین یکھا خلق مین

کو چ کا دن اور تاریخ سفر یا با قرار
 اس سفر کا سب کو چ آخرت جانا مال
 جا کر بولا اس دام علیک حق کر حبیب
 امر ربح کتغافل کا ہوتا احتمال
 خوش و فزندان کو منگیا نہیں ہر عالم
 سو میں فائق اوس سچ سمجھا ہوں رضا و اجلا
 قطع میں موت تک گردن پر نشان اسکا پڑا
 پونچھیں آنکھیں تپنے اپنے ماتہ سے لیکر بال
 ہوا اوس خط پر گردن میری خبر سو جدا
 میں تو کسٹھو ان جانا ہوں سمیت اہل و عیال
 سو گیا اس گفتگو میں وہ شہ عالم مقام
 اسی جو اہر خانہ حق کو گہر و کسیر لال
 یکسو پر رضا حق سودہ باہر نہو
 بندگی بیان ہو پیر ادگی کا کیا خیال
 اور تھکو فاطمہ کے بطن سے پیدا کیا
 کاندہ ہو سیکر میری کیساں تیرے مال
 گو نبوت یا امامت کی سفاک حق میں ہم
 کہتی ہو اوس جانبوت اور اتنا کیا کمال
 اس سے بہتر ہی نہیں جہنم کو راصواب

آخر کار ان کو کہنے کو مانا نہ ہوا
 جتنو ساکن تہو دین کو وہ روئے زار
 بہر نصرت کے درویشی میں ہر محنت
 کر مرض جلد تاسطک پونچھو وہ عرب
 سر جہاں بیکاتن سے جھکے پیر کو ہر غم
 مان بگرد درستی سے مرقد کی جھیر ہر ستم
 گرچہ ہوں شخص میں جس کا گریبان تبا
 دیکھ کر اوس خط کو روئیں سہ قد خیر لہنا
 سو نظر آتی ہو یوں اب مجھ کو مرضی خدا
 پوچھو کیا اس میں میں کہتی ہیں ہر الہام
 ناقلاں جانکر اگر گریہ کرے تین کلام
 خواب میں اگر لگی کہو اوس حیران نام
 فاطمہ کو کوئی کہہ اس درد سے بدتر نہو
 اس میں گو تیغ قصا سے ہر پیر سر نہو
 گرچہ مجھ کو مرتبہ حق و نبوت کا دیا
 پر تر سے سر کے لیے پیش خباب کبرا
 مطلقا اس میں مارا نہیں ہوں ہر دم
 جس جگہ کہہ دیتا ہوں نے نیازی کا علم
 یہ زبانی فاطمہ کی تھکو دیتا ہوں حنا

کو چ کا دن اور تاریخ سفر یا با قرار
 اس سفر کا سب کو چ آخرت جانا مال
 جا کر بولا اس دام علیک حق کر حبیب
 امر ربح کتغافل کا ہوتا احتمال
 خوش و فزندان کو منگیا نہیں ہر عالم
 سو میں فائق اوس سچ سمجھا ہوں رضا و اجلا
 قطع میں موت تک گردن پر نشان اسکا پڑا
 پونچھیں آنکھیں تپنے اپنے ماتہ سے لیکر بال
 ہوا اوس خط پر گردن میری خبر سو جدا
 میں تو کسٹھو ان جانا ہوں سمیت اہل و عیال
 سو گیا اس گفتگو میں وہ شہ عالم مقام
 اسی جو اہر خانہ حق کو گہر و کسیر لال
 یکسو پر رضا حق سودہ باہر نہو
 بندگی بیان ہو پیر ادگی کا کیا خیال
 اور تھکو فاطمہ کے بطن سے پیدا کیا
 کاندہ ہو سیکر میری کیساں تیرے مال
 گو نبوت یا امامت کی سفاک حق میں ہم
 کہتی ہو اوس جانبوت اور اتنا کیا کمال
 اس سے بہتر ہی نہیں جہنم کو راصواب

کو چ کا دن اور تاریخ سفر یا با قرار
 اس سفر کا سب کو چ آخرت جانا مال
 جا کر بولا اس دام علیک حق کر حبیب
 امر ربح کتغافل کا ہوتا احتمال
 خوش و فزندان کو منگیا نہیں ہر عالم
 سو میں فائق اوس سچ سمجھا ہوں رضا و اجلا
 قطع میں موت تک گردن پر نشان اسکا پڑا
 پونچھیں آنکھیں تپنے اپنے ماتہ سے لیکر بال
 ہوا اوس خط پر گردن میری خبر سو جدا
 میں تو کسٹھو ان جانا ہوں سمیت اہل و عیال
 سو گیا اس گفتگو میں وہ شہ عالم مقام
 اسی جو اہر خانہ حق کو گہر و کسیر لال
 یکسو پر رضا حق سودہ باہر نہو
 بندگی بیان ہو پیر ادگی کا کیا خیال
 اور تھکو فاطمہ کے بطن سے پیدا کیا
 کاندہ ہو سیکر میری کیساں تیرے مال
 گو نبوت یا امامت کی سفاک حق میں ہم
 کہتی ہو اوس جانبوت اور اتنا کیا کمال
 اس سے بہتر ہی نہیں جہنم کو راصواب

کو چ کا دن اور تاریخ سفر یا با قرار
 اس سفر کا سب کو چ آخرت جانا مال
 جا کر بولا اس دام علیک حق کر حبیب
 امر ربح کتغافل کا ہوتا احتمال
 خوش و فزندان کو منگیا نہیں ہر عالم
 سو میں فائق اوس سچ سمجھا ہوں رضا و اجلا
 قطع میں موت تک گردن پر نشان اسکا پڑا
 پونچھیں آنکھیں تپنے اپنے ماتہ سے لیکر بال
 ہوا اوس خط پر گردن میری خبر سو جدا
 میں تو کسٹھو ان جانا ہوں سمیت اہل و عیال
 سو گیا اس گفتگو میں وہ شہ عالم مقام
 اسی جو اہر خانہ حق کو گہر و کسیر لال
 یکسو پر رضا حق سودہ باہر نہو
 بندگی بیان ہو پیر ادگی کا کیا خیال
 اور تھکو فاطمہ کے بطن سے پیدا کیا
 کاندہ ہو سیکر میری کیساں تیرے مال
 گو نبوت یا امامت کی سفاک حق میں ہم
 کہتی ہو اوس جانبوت اور اتنا کیا کمال
 اس سے بہتر ہی نہیں جہنم کو راصواب

[illegible]

[illegible]

مستطاعت بی فاکل علی حکام
 آجکون

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

آج کردن سر پادشاه و شخصوں کو گریست کچھ نکلاہ
کہیں تھے تہا جبریل اگر جسکے اونٹوں کی مھا
لنگے اونٹوں پر اونکو دی عاری سی کر سوار
جسکی جانب ہر وہ کودیکھنے کی تھی تاب
آج چادر بھی نہیں سر پر کہیں جس کو
اہل ست اونٹوں پر منزل میں محل
عابدیہ کھینچ جاو اونٹوں کی مھا
ایک قحط غریبوں کو پریشان ہیں جو
اس مصیبت سے نہیں جہن کی انہی اونکو اس
جگہ گئے اوسناتوان کا متقل شدہ پر ہوا
کہنے لگا اسی پر میں کیوں تھکا اگو ہوا
تن تن آما نظر آو وہ گرد و خاک سے
لختل شکیلین میں میر دیدہ نمناک
وہ مسلمان کہتے ہیں کافر سے جو کفر شدہ
سر ترا تیر پر کرتن سے جدا پیش زید
کیونکو پیغمبر ترا غم دل پہ سہتا ہونیکا
تن ترا یوں میں زیر جرح رہتا ہونیکا
کیونکہ روئے لاشت تیری میں میں روئے لاش
تھکوں پیغمبر تو بزم کی روحی فداک

خاک ہو یکیک حب ہو غضب ہو
 آج ہو سارا دن کی ایسا کہ سلوک روزگار
 بیو فایان عربی ہو غضب ہو
 اور جو ہر ملک پر او سرف کو حساب
 اون پر یہ رنج و غصہ ہو غضب ہو
 زینب کلثوم سر کو مان ہو شکنیں بار بار
 راتوں تن پر ہی تپے غضب ہو
 دوسرے کشتی ہو اون کو رات دن کی ہو
 ہو رہی ہیں جان بے غضب ہو
 پار نکلا دلیں اوس کی بیڑہ کر غم کا سوا
 تو مری جیٹھن میں اسے غضب ہو
 خون بہتا دیکھتا یوں ختم کو ہر جا کہ ہو
 ہو یہ احوال عجب ہے غضب ہو
 تشذیب نکل لکھن گردیا جگہ شہید
 لیچند اطلب ہے غضب ہو
 دم بد خون جگر اٹھو رہتا ہو بیگا
 خاک و خونین روز و شب غضب ہو
 تن پر تیغ ظلم کی طرح تیرا خاک خاک
 تھا تیرا یہ کہ ہے غضب ہو

[illegible][illegible][illegible][illegible]

[illegible]

در دیر از آنکه بود و در آنی که
 دل در دیر از آنکه بود و در آنی که
 آب در دیر از آنکه بود و در آنی که
 غم در دیر از آنکه بود و در آنی که
 سر در دیر از آنکه بود و در آنی که
 دود در دیر از آنکه بود و در آنی که

ظالموں کے ماتہ سے ہونے وطن
دشت غربت میں پڑا وہ بیکفن
فاطمہ کا وہ جودم اور ہوش تھا
جس کے سر کا تکیہ اونکا دوش تھا
حیث ہو سیراب ایسی جینے پر
لوٹتا تھا جو بنی کے سینے پر
میرے دل کا وہ کوئی سمجھ گیا
اوس پہ ہو معلوم سیری اہر
پانی سے سیراب ہو سب کائنات
تشہ لاکر برب آب فرات
دن تو اوس سر کو چلین نیری پیر
گرداوس کے بادہ پیوین بیٹہ کر
اہل بیت اوس کے ہون اونٹوں پر
پا برہنہ طلی کرے جو دشت خار
اوس پہ ہو ہر ایک منزل عذاب
گر طلب کرتا ہو پینے کو وہ آب
ہو گلے میں اوس کے طوق آئینے
وہ مہدم دکھلا دین برہی کی آبی
جو کوئی اس پہوپ میں پیادہ چلے

[illegible]

بن سگتہ ہندو

سو تو فیصل ہو گیا گتے ہی تیر
لے برا درتا پدر غم ابن غم
بیٹھ گئے دریاسی خونین ہر ستم
جا چھانے برب آب فرات
باپ کے سقم نے کانٹے پانوات
باپ کو میرے مجھ یک زمان
فوج گرد الا یہ یکس کر کے وہان
کانش ہوتا اوس جگہ میں دل جلا
کچھ نہ بس چلتا تو یہ تو تھا بسلا
مار بھی گرد التا میرے تین
ایسویں سے تو بہتر تھا کہین
درد دل سو میرے کون آگاہ ہو
بات دکھیا رون کی کب دلخواہ ہو
کوئی مجسا ہو سو میرا سمجھو درد
چہرہ ہمارا سی سکا ہو مژد
ضعف کے مار سی چلا اوس سونہ جا
جب قدم آگے رکھو تب اڑکھڑا
باپ کانیزے پہ سر ہو پیش پیش
ساتھ اوسکے ہونہ اوسکا قوم خوش

[illegible]

[illegible]

غزلت نبی العسکری
 سحر می سحر تو سحر
 محفل کی سحر می سحر
 او شکر و شکر می
 عز و زکی می
 حاتم و حاتم می
 نام پاک و نام می
 از علم پاک می

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

مرثیہ حضرت امام

Handwritten text in Persian script, likely a continuation of the historical account.

اگر یہ لکھی ہیں کہ جو خیمہ ہوا بر پا
 تھا اہل حرم جتنی اونہیں سامنے بلوا
 اس شہت میں اپنا پین کر دن نذر خدا
 ہر دوست مرا وہ جو اس امر میں صابر
 رہے وہ کہ یہ سن کہنہ لگین زینب کلثوم
 جس روز سی ہون ہم تری دیدار محرم
 گر تو نہ ہو دنیا میں تو کیا جی کر کریں گے
 ہر آن تری یاد میں رہو وہ کہ میری
 بول شہ دین اسمیں کچھ اپنا نہ چلیگا
 سر دھڑسے مری کاٹھ ڈرہ نہ ہلو گا
 غارت مے سر کٹھن کر بعد انتہیں ہونا
 مت روم اسے کہ تمہیں اگر ہو رونا
 جیو یگا سود بکھی کا جو کچھ روو گی باہم
 بہا تنکو روو گی کہ بہت تنکو ہر اک دم
 اکٹ کے لگی جسک ہر سی شمشیر روو گی
 عابد کو دکھ دیکھ کر زنجبیر روو گی
 جب کہہ چکو سردریہ سخن بدل غنا
 راوسی لکھا کر کے گریبان قلم چاک
 پانی شب ہشتم جو غریبوں نہ پایا

اور خیمو میں داخل ہو کر شہ جیسا کہ
 ہو کہ خدا کا مجھ کو آیا ہو یہ منشور
 جاؤں دینے کی طرف لیکن تمہیں بہر
 تم رہو رضا و سکی میں سب طرح میں
 وہ روز ہو فہرست شب روز ہو معدم
 اور طفل تری نام بی بی ہو مشہور
 ہم در دجائی کا تری کیونکہ بہرینے
 پڑ جائینگے پہر آنکھوں میں ہر ایک کی
 یہ امر کس طرح ہو ٹالانہ ٹلی گا
 کیسا ہی جو کا لگا لگا کر کوئی ہو
 بہرینہ تمہیں شفیق ہو نا تہو نہ ہونا
 کر یا مصیبت کو مری تا باب کو
 رونیک سبب میں بہت اور نہ جگمگ
 وہ وقت قریب آن کر پونچا ہو نہ
 اضع کے لگا جبکہ گل تیر رو گی
 اسو اسطی کہتا ہوں نہ تو روئے ہو
 غم زینب کلثوم کی آنکھوں کی پیا
 ہو ساتوین تاریخ محرم کا یہ مذکور
 ناچار ہو تب چشمہ شہ دین سے کہلایا

[illegible]

سراج
 مومنین
 حرمی
 بیگانه
 سواد
 ملا و تراب
 حاکم
 خواجگان
 نوایان
 نوایان

۴۵۰
کتابت

[illegible]

کتابخانه عمومی
مکتبہ اسلامیہ
لاہور

[Faint handwritten Persian script, likely bleed-through from the reverse side of the page.]

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

اسیکے چشم انکو حال پرکا سیکو تر سونگی
 اسی اثنائیں نے صغریٰ کو اپنی گود میں
 یہ بچا پیاس سے مر تاسی لاپا کہتیں
 یہ سن صغریٰ کوشہ کا ندھی لگامد آئے
 کہ اسی قوم آج تم پانی دوا بے کو پلو
 خدا سے ڈر کر پانی وسطیٰ طفل کو دے
 عوض آکا بھیجی ہے کچھ جو چاہے کہ سو
 اور اس کے گود دیکھو یہ بچا جھنڈے
 یہ اٹکا کیسی باور سرور اس کے ہر ہر
 نگاہی شہ مظلوم سے وہ یکنان ہو کر
 نڈیوین غیر بیعت اوس میں سے نہ کو قطرہ
 اگر سو طفل اسی پیاس شدت کے مر جاوے
 بچاؤ کی مرنیکا اسلوائے دل پنی یہ ہم لایں
 کہ ناگہ ایک تیرا باطن رشر کر اودھر
 یہ حالت دیکھ بولی شاہ دس معصوم ہو
 یہ کہکر کہیںچ ڈالائے شہ فی انہر بازو
 اسی حالت سے لجا کر کہا یہ شہر باغی
 یہ حالت دیکھ جیہ میں قیامت ہوئی
 سیکند لک صغریٰ کو بولی اسی میری

[illegible]

یتیموں پر مری ماتی موسیٰ ہی پیدا
 یہ ظالموں سے تو اب پوچھتے مابین باؤں
 حسن کا بیٹا جو قاسم تھا اوسمیں جان نہیں
 سوا ہی اوسکی کسی مرد کا نشان نہیں
 مویا ہی مشک کی عباس جاکو پانی پر
 ان اشتیاقوں کے سہیل زندگانی پر
 مدینہ چھوڑ کر دی کر بلا میں آئی تھی
 ہر ایک بات میں کیا مکرو فن کی تھی
 ہمارے گھر کو تو ان ظالموں نے لوٹا ہی
 یہ حال دیکھ کر دل سب کا غمسا ہی
 رحیمین جدا جب ہوا ہی خبر سے
 جو کوئی آدمی ترا خوشی و اقرار گھر سے
 جو ہو تو باپ سے مضموم کا ہیکل لڑے
 لب فرات پر اس طرح پیاسی کیوں
 مین تنہم دیکھ کر اکبر کے بقیرار ہوئی
 نیٹ میں غم سے اونہو کی نزار روزار ہو
 تباہی محکم کہ اب ہونڈ ہتی کہاں جاؤں
 سوا ہی تیری کسی حال اپنا دکھلاؤں
 تیاں کی ہون ہوت مین یہ سمجھا کر

میں تیرے سامنے کرتی ہوں اس لیے فرما
 کہ گھر علی کا کیا غم کس لیے پات
 ہو عابدین سوا وسیع طاقت تو انہیں
 کہ بیوہ و نکلی خبر گیری کا یہ اسکو اختیار
 کہ ہر می میں وہی ہوں باب کسی نو جوان
 لیا ہر آج مرا اپنی گردنوں پہ پال
 دغا سے شامیں قتل کو بلائی تھی
 و گرنہ یہاں تین لانا اوہ نہیں کس خیال
 بنی کی آل کو کی تیغ ظلم کو ٹاٹے
 مہو ہر بدر سی غم سے آسمان ملال
 خطاب اوس تن نازک کو یوں تو ہر
 یہ کہیو حشر کے دن ہر کنگا وصال
 دینو سے قدم اگر وہ کس لیے دہرتے
 ہر ایک چاہتی کیوں لب پر تبت زبان کو
 گل سے تیر کی اصغر کے بہاں پار موعی
 پڑی میں دو مری فرزندین گلزار
 کہیں جو روٹ گئی ہوں تو میں لاؤں
 کہ ہر گروہ مرنے نہ ہو سب اطفال
 اگر ہر ار تسلی دے کوئی مجھ کو پر

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

که در سحر و جادو
علی که باغ کا
جایگاهش بود
مردین جو بیرون
ملکانشاب مجسمه
غرض کرد و او را
جلال حسین
بزرگ حق تعالی
که نور عظمی

۲۴۶

ہجو زینین پر بری جن و دیو و عیسیٰ
 خورشید کو چھوڑ کر ورتین دست
 زیادہ اس کی ہندی سو ادب کلام کو
 ہوا یہ مرثیہ اب اس خط میں مقبول
 اسی کو حسین بخش گاہی ہر کلام
 علی گاہی کو کورم جگمگ اب لال
 مرثیہ حضرت
 شام کی دھند

[illegible]

چون که بر سر پهلوان
روین آنگین جان
آسمان در آید
چو باد فتنه را
دوبی زنی
کشت لگامی
دل که گشت
سرگشته
او سکو
و بدم
و سیاه

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

مطلب بانو

[illegible]

کاش که می دانستی که در این راه
چو منم که در این راه

نہایت ہی بڑھ رہا ہے۔

این کلمات نیز در این کتاب آمده است:

۴۲ م

[illegible][illegible]

میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں اس کو بھول جائوں گا۔

[illegible]

نہاں سے جس کو غصہ ہو اس کو سزا ہو
 نہاں سے جس کو غصہ ہو اس کو سزا ہو
 نہاں سے جس کو غصہ ہو اس کو سزا ہو
 نہاں سے جس کو غصہ ہو اس کو سزا ہو

ایضاً مرقیہ مخمس تر جیع بند حضرت	
دل خیر النساء جس دم کرا ہا	بنی سے یوں علی بو کہ شاہا
طریق دین جو امت نے بنا ہا	اوس میں کیا کہوں عالم بنا ہا
فاما ثم اما ثم اما	
ہمارے واسطو یہ ظلم سجد	بباطن نیک ہو ظاہر میں ہو بد
وے گزری ہو اتنا دلیلیں جذبہ	عمل ایسا ہوا اہل دین سے سزد
فاما ثم اما ثم اما	
حسینا تھا جو سب دل کا آرم	پلے ہو اوس پہ تیغ خون شام
پہ یہ غم ہو کہ بنیو غنیمت ہو نام	محمد سے کی امت اور یہ کام
فاما ثم اما ثم اما	
سراوسکا خنجر کین سجد کر	وہ ظلم لیگے نیر مڑتا کر
لہو میں رہ گیا تن تلملا کر	کریں یہ کچھ سری امت کہا کر
فاما ثم اما ثم اما	
نہ تھا عالم میں کچھ پائے کا توڑا	پیراوسکو نے بہت پوہنچا نہ توڑا
نہ قطرہ حلق میں اوسکے نچوڑا	یہ دنیا کے لیے منہ دین سوڑا
فاما ثم اما ثم اما	
شہا اوسکو حدیث میں آئی	ہوئی کیا خواب غفلت کی کہا فی
نہ آیا جسم دیکھ اوسکے جوانی	دیا ذرہ نہ وقت فرج یا فی
فاما ثم اما ثم اما	

۴۵
 کہیں باہم ہو گوشت و فانی محبت
 رتی لعل کی تو باس جنت
 کئی قوم عرب سے اتنی جنت
 رضای حق ہمیں ہر دم ہے منظور
 ہم اس عالم سے ہی ہیں شاد و مود
 عمل پر لگے اہل یہ مقنن
 فاما ثم اما ثم اما
 ہمیں دوست سے راہ حلالین
 اہل اس دنیا سے ہم در میان
 فاما ثم اما ثم اما
 ہمیں دوست سے راہ حلالین
 اہل اس دنیا سے ہم در میان
 فاما ثم اما ثم اما

کفن انہوں یوں کہہ کو کو کو
 کفن انہوں یوں کہہ کو کو کو
 کفن انہوں یوں کہہ کو کو کو
 کفن انہوں یوں کہہ کو کو کو

مجلس

مردم خوشتر جمع بند
 سبب از افرینش این عالم
 چنانچه که در کتب است
 و در این کتاب نیز

خلف سانی کوثر کاظمی
 خلیفه سانی کوثر کاظمی
 خلیفه سانی کوثر کاظمی

خلف سانی کوثر کاظمی
 خلیفه سانی کوثر کاظمی
 خلیفه سانی کوثر کاظمی

واحسینا واحسینا واحسینا واحسین	
په کلبه یونانی تن پیستری قرآن مین	وارون هر زخم بدن پر تیری اینی جان
نای بهانی دیکهون کن انگهوشی طیفانیز	اب بهی که که به سهولگی مرگ کی خوانا نيز
واحسینا واحسینا واحسینا واحسین	
جس سوزنا خوش دل نهو جویی کا تها بشیر	دولت کونین لیتی اکی تیری کوشش
شاد هوتی تهر عرب مین کیمه تیرا بشیر	یاد کرتا حشر جهکو بوسه سنگ هر سوشیر
واحسینا واحسینا واحسینا واحسین	
باب تیر اساتی کوثر امیر المومنین	مان تری خیر النساءیت شفیع المذین
سوغلوئی تشنه پر تیری چلو یون تیغ کیز	یه ستم زیر فلک کیمه کرگو اعدا دین
واحسینا واحسینا واحسینا واحسین	
کس طرح اب دلو میری زندگی سوساز	کسی صورت دیکهونگی آفامین کر چشم باز
جانکو مین کر چکی هون اینی اس غمکی نیاز	نخلی ای هر موسی میری یه صد آجا لگداز
واحسینا واحسینا واحسینا واحسین	
جنگو بون کیمه تنها آرام جهکو ایک تل	یون گنینه صورتین سوخاک مین احوال
تاب اس غمکی جولاو هر کمان بیژده	آب هوتی ای یه کیمه سوسری سهر کی سل
واحسینا واحسینا واحسینا واحسین	
مهر بان نریب غرض کتی بهین جسم سیز	ساموونکی برکی صورت بستی بهین
قصد اینو قتل کا کرتی تهر سکر موزن	جسگه سوسری منه سوزنهونکی یه نخله تها نزن
واحسینا واحسینا واحسینا واحسین	

خلف سانی کوثر کاظمی
 خلیفه سانی کوثر کاظمی
 خلیفه سانی کوثر کاظمی

خلف سانی کوثر کاظمی
 خلیفه سانی کوثر کاظمی
 خلیفه سانی کوثر کاظمی

خلف سانی کوثر کاظمی
 خلیفه سانی کوثر کاظمی
 خلیفه سانی کوثر کاظمی

خلف سانی کوثر کاظمی
 خلیفه سانی کوثر کاظمی
 خلیفه سانی کوثر کاظمی

خلف سانی کوثر کاظمی
 خلیفه سانی کوثر کاظمی
 خلیفه سانی کوثر کاظمی

خلف سانی کوثر کاظمی
 خلیفه سانی کوثر کاظمی
 خلیفه سانی کوثر کاظمی

وہ جس نے یہ سب کچھ دیکھا ہے

خاک پر وہ خور اور خواب
مجھ کو بھی موت آنی شتاب

[illegible]

کونکر پور میں کھجور کا بیڑا
زمین پر چلنے کو تیار کر کے
سہولت لانا ہے
جاگے پاس
کوئٹہ میں کھجور کا بیڑا

کتنی گندہ تھیں جو بیکار تھے
 کتنی بیکار تھیں جو بیکار تھے
 کتنی بیکار تھیں جو بیکار تھے
 کتنی بیکار تھیں جو بیکار تھے

دودھ کی برساتی تھی
 حلقہ کو تھام لیتی تھی
 لکڑی پر تھام لیتی تھی
 ایسا ہی کون کون
 اور علی کا مین ہون
 جانا ہون اس کے پاس
 کون کون کون کون
 کون کون کون کون

کون کون کون کون
 ایسا کون کون کون
 سرور کو یہ خبر
 جس کو نہ خبر
 اوس کا بیٹا لاڈ لہو
 ساتھ حرم کے جائیں
 کافر سے کون کون
 جو جو دکنہ کون
 اب مین کون کون
 مجھ پر جو کون
 کون کون کون کون

عابد کہتے ہیں یہ سب سے	روتا ہوں میں جگ میں تب سے
جب سے آیا چوڑا مدینا	پہیر سنا ہوا اپنا جب سے
میں دکھ سارا کو اب روبا	باپ چچا کر بل میں سویا
اکبر اور اصغر سایا ہوا	تنگی تک پہی خبر نیا ہی
کیا ساتھ ہمارا چوٹا	بیری نے گھر نش پر ٹوٹا

لکھی تھی جو کرم میں مسیحا مٹھ نہ ہوں
 ہونی تھی سو ہو چکی کاسین کہوں رسول

اہل سہم سب ہو کر پیاسی	اونٹوں پر اسوار نرا سے
مجھ سا کون بیت کا مارا	قتل ہوا گھر جس کا سارا
میں تنہا اونٹوں کو اگر	پیر سادھی کاٹنے لاگے
طوق پڑا گردن میں بیماری	نش اور پش کی بیماری
راہ چلی جاتی نہیں غم میں	طاقت نہیں اب ذرا دم میں

جو میں ملک بھی پہر کر دوں گار بہن مار
 یا بیری سو یوں کہوں ماری اتلوار

اپنا کوئی یار نہ یا ور	ورد ہمارا کس کو باور
مے جو سکینہ بہن ہماری	روتی ہو بابا کے پیاری
گوٹ گوٹ وہ اپنا سینا	کہتی ہو یوں اب کیا ہوجینا
بھائی بھائی کس کو کہو بگلی	کیونکر جیتی اب میں ہونگلی
ایسے بھائے جائیں مارے	کید ہر جا کر بہن پکارے

کون کون کون کون
 ایسا کون کون کون
 سرور کو یہ خبر
 جس کو نہ خبر
 اوس کا بیٹا لاڈ لہو
 ساتھ حرم کے جائیں
 کافر سے کون کون
 جو جو دکنہ کون
 اب مین کون کون
 مجھ پر جو کون
 کون کون کون کون

ایک ہی باری عزوجل پر سب جنتیہاں سے جان سب دہان

جنتی بہا ہے جان سے مرے
ایسا کون جو تھکے غامی کی چڑی
جھمکے ایک سس کے پیر ہادی
زین ہو حرم سوئے سجاد
ہو بیان میری بابت کا چادر
نات دور دست کی بایک دور
میں جو میں سنو توں پست

کتابت نمود

کون شہنشاہی ہوئی ہو
جس کے اٹار اور پیر ہو

سورۃ الشوریٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نادر خان عین جلال

الحمد لله رب العالمين

١٠٠

خانمہ مصطفیٰ خانم

قاسم دولہا کی وہ جوانی
یا داتے سے جھگو ہر دم
میرے چپ کی تھی جوشانی
برہنہ سے لاکے ہر تیرم

جب پوچھو نگا شام طبع کے دربار
یہ کہو نگا قتل کر رہی سے اکبار

گردون کو اب یہ خوش آیا
آل بنی کیا اس لائے تھے
جس کو اون نے یوں کنوایا
اک دلائی ویسی گہر کو
عقل سے بہرہ جسکو بہو کر
خواہش دل کی اس سے کہو کر

کیا ہے ان چرخ کو ایسا ہونے پر
ہمسون کی ہی بیت کی ذرہ بخانی پر

ہو جو محب ہمارا کوئے
حال ہمارے پر غم کھائے
ورد ہمارے ہیں جو جیوسا
قطرہ آنسو کا جو ڈالے
برو سے یا خلقت کو رو لالو
حق میں اوس کو ہر نیکی کوئی
جنت میں وہ بیشک جاوے
کو شر کا پائے وہ پیوے
بخشایش کا تخم وہ پائے
دورخ کی آنچ اوس نہ آئے

عالم جسکو میسو والے مدام امام
جگ میں تو بھی رویو لی اوسکا نام

ت

خانمہ الطبع
میرے چپ کی تھی جوشانی
برہنہ سے لاکے ہر تیرم
جب پوچھو نگا شام طبع کے دربار
یہ کہو نگا قتل کر رہی سے اکبار
گردون کو اب یہ خوش آیا
آل بنی کیا اس لائے تھے
جس کو اون نے یوں کنوایا
اک دلائی ویسی گہر کو
عقل سے بہرہ جسکو بہو کر
خواہش دل کی اس سے کہو کر
کیا ہے ان چرخ کو ایسا ہونے پر
ہمسون کی ہی بیت کی ذرہ بخانی پر
ہو جو محب ہمارا کوئے
حال ہمارے پر غم کھائے
ورد ہمارے ہیں جو جیوسا
قطرہ آنسو کا جو ڈالے
برو سے یا خلقت کو رو لالو
حق میں اوس کو ہر نیکی کوئی
جنت میں وہ بیشک جاوے
کو شر کا پائے وہ پیوے
بخشایش کا تخم وہ پائے
دورخ کی آنچ اوس نہ آئے
عالم جسکو میسو والے مدام امام
جگ میں تو بھی رویو لی اوسکا نام
ت

